غزہ میں تعلیم کی نسل کشی کے چونکا دینے والے اعداد و شمار ص:02

ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم

باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.351 Friday, 03 July 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۵۱)، بروز جمعہ، ۳؍جولائی، ۲۰۲۶ء، ۱۷؍محرم الحرام، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

رہبر انقلاب کی آخری رسومات میں دنیا کے 100 ملکوں کے نمائندوں کی شرکت متوقع

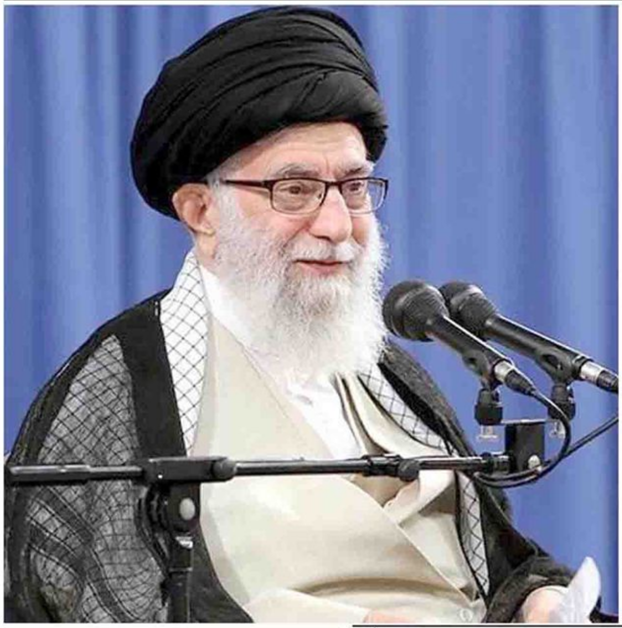

تہران (ایجنسی): ترجمان دفتر خارجہ اسماعیل بقائی نے جمعرات 2 جولائی کو ایران کے نیوز چینل سے گفتگو میں، دیگر ملکوں کے اعلی حکام اور رہنماؤں کی جانب سے شہید رہبر انقلاب کو خراج عقیدت واحترام پیش کرنے اور الوداعی رسومات کی تفصیلات بیان کیں۔

انھوں نے کہا کہ شہید رہبر انقلاب کے جسد پاک کا آخری دیدار، الوداعی رسومات اور جلوس جنازہ، صرف ایرانی قوم کے لئے ہی نہیں بلکہ علاقے کے عوام، مسلمین عالم اور دنیا کے سبھی حریت پسندوں کے لئے بھی اہم ترین تاریخی روداد ہے۔

ترجمان دفتر خارجہ نے بتایا کہ آپ کو خراج عقیدت واحترام پیش کرنے، الوداعی رسومات اور جنازے میں بہت بڑی تعداد میں دیگر ملکوں کی اعلی شخصیات اور عوامی دستے بھی شرکت کریں گے۔ اسماعیل بقائی نے بتایا کہ دنیا کے 100 ملکوں کے اعلی حکام رہنما شہید رہبر کی الوداعی رسومات میں شرکت کے لئے تہران آرہے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ جمعہ تین جولائی کو صبح آٹھ بجے سے، دنیا کے دیگر ملکوں کے اعلی حکام، اہم شخصیات اور رہنماؤں نیز عوامی دستوں کے ذریعے شہید رہبر کے جسد پاک کے آخری دیدار اور آپ کو خراج عقیدت واحترام پیش کرنے کی رسومات شروع ہوجائیں گی جو 12 بجے تک جاری رہیں گی اور ایک وقفے کے بعد ڈیڑھ یا دو بجے سے یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہوجائے گا۔

اسماعیل بقائی نے بتایا کہ شہید رہبر کی الوداعی رسومات کے موقع پر مجموعی طور پر دنیا کے تقریبا 100 ملکوں کی سربراہان، اعلی حکام اور اہم شخصیات ہماری مہمان ہوں گی۔

انھوں نے بتایا کہ ان اہم شخصیات میں، سربراہان مملکت، وزرائے اعظم، پارلیمانوں کے اسپیکر، وزرائے خارجہ اور حکومتوں کے خصوصی نمائندے شامل ہوں گے۔ ترجمان دفتر خارجہ نے بتایا کہ اعلی سطحی سرکاری وفود کے علاوہ مختلف ملکوں کے عوامی دستے بھی شہید رہبر کے جسد پاک کے آخری دیدار، الوداعی رسومات اور جنازے میں شرکت کے لئے ایران پہنچ رہے ہیں۔ ارنا کے مطابق جمعہ 3 جولائی کو دنیا مختلف ملکوں کے سربراہان مملکت اور دیگر اعلی حکام پر مشتمل اعلی سطحی سرکاری وفود اور غیر ملکی عوام دستوں کی جانب سے، شہید رہبر انقلاب کے جسد پاک کے آخری دیدار اور آپ کو خراج عقیدت واحترام پیش کرنے کی الوداعی رسومات کے بعد، آپ کی الوداعی رسومات کا پروگرام مندرجہ ذیل ہے:

1۔ سنیچر اور اتوار، 4 اور 5 جولائی کو تہران کی عیدگاہ امام خمینی رحمت اللہ علیہ کے میدان میں، عوام شہید رہبر اور آپ کے کنبے کے شہیدوں کے جسد ہائے پاک کا آخری دیدار کریں گے اور آپ کو خراج عقیدت واحترام پیش کریں گے۔ 2۔ پیر 6 جولائی کو تہران میں، عقیدت واحترام اور تاریخ شکوہ وعظمت کے ساتھ آپ کا جلوس جنازہ نکالا جائے گا۔

3۔ منگل 7 جولائی کو مقدس شہر قم میں تشیع جنازہ ہوگی

4۔ بدھ 8 جولائی کو عراق میں شہید رہبر انقلاب کے جسد پاک کی سرکاری سطح پر عظیم الشان استقبالیہ رسومات ادا کی جائیں گی جس کے بعد نجف اشرف اور کربلائے معلی میں روضہ ہائے اقدس کے طواف کی رسومات اور آپ کی تشیع جنازہ ہوگی۔

5۔ جمعرات 9 جولائی کو مشہد مقدس میں عظیم الشان اور تاریخی جلوس جنازہ کے بعد آپ کا جسد پاک روضہ امام رضا علیہ الصلوات والسلام میں سپرد خاک کیا جائے گا۔

وہ پرچم جس کی سربلندی کے لئے ہمارے ہردلعزیز رہبر نے پوری زندگی مجاہدت کی، کبھی سرنگوں نہیں ہوگا: ڈاکٹر مسعود پزشکیان

تہران: ارنا کی رپورٹ کے مطابق صدر مملکت ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے شہید رہبر انقلاب کے جسد پاک کے آخری دیدار، پرشکوہ الوداعی پروگرام اور جلوس جنازہ کے بارے میں ایک پیغام جاری کیا ہے۔ اس پیغام میں صدر مملکت نے کہا ہے کہ ایرانی عوام غمزدہ قلوب لیکن امید اور عزم محکم کے ساتھ، شہید رہبر کی راہ اور ان کے اہداف سے اپنی وفاداری کا ثبوت پیش کریں گے۔ صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ وہ پرچم جس کی سربلندی کے لئے ہمارے ہردلعزیز رہبر نے پوری زندگی مجاہدت کی، کبھی بھی سرنگوں نہیں ہوگا۔ صدر ایران نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ رہبر عظیم الشان کی شہادت سے، اگرچہ ہمارے عوام، امت اسلامیہ اور دنیا کے سبھی حریت پسندوں کے قلوب غم واندوہ سے بھر گئے لیکن یہ ناقابل انکار حقیقت بھی آشکار ہوگئی کہ اس نظام کے ستون، عظیم ملت ایران کے پختہ ایمان، اہداف اور عزم وارادے کی بنیادوں پر استوار ہیں۔

دوحہ مذاکرات میں مفاہمت کی یادداشت پر مثبت پیش رفت ہوئی ہے: پاکستان

کراچی: پاکستان جو کئی ماہ سے امریکہ اور ایران کے درمیان ثالث کا کردار ادا کر رہا ہے نے تصدیق کی ہے کہ دونوں فریقین نے دوحہ میں ثالثوں کے ذریعے ہونے والی بات چیت میں مثبت پیش رفت کی ہے۔ پاکستانی وزارت خارجہ نے آج جمعرات کو ایک بیان میں وضاحت کی کہ پاکستانی اور قطری ثالثوں نے دوحہ میں ایرانی اور امریکی وفود کے ساتھ الگ الگ ملاقاتیں کی ہیں اور اسلام آباد میں طے شدہ مفاہمت کی یادداشت پر بحث کے حوالے سے مثبت پیش رفت حاصل کی ہے۔ اس یادداشت کے بعد سوئٹزرلینڈ میں سربراہی اجلاس منعقد ہوا تھا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ سابق ایرانی رہنما علی خامنہ ای کی آخری رسومات کے بعد جلد از جلد مذاکرات دوبارہ شروع کرنے پر اتفاق کیا گیا ہے۔ یہ رسومات 4 جولائی سے شروع ہوکر 9 جولائی تک جاری رہیں گی۔ قطری وزارت خارجہ نے بھی آج دن کے اوائل میں تصدیق کی کہ قطری اور پاکستانی ثالثوں نے امریکی اور ایرانی مذاکرات کاروں کے ساتھ الگ الگ ملاقاتیں مکمل کر لی ہیں۔ انہوں نے سوئٹزرلینڈ کی جھیل لوسرن میں ہونے والی سمٹ کے نتائج کی بنیاد پر اسلام آباد میں دستخط شدہ مفاہمت کی یادداشت سے متعلق امور پر مثبت پیش رفت کا اشارہ دیا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں ہوئی جب دوحہ نے منگل اور بدھ کے روز امریکی اور ایرانی فریقین کے درمیان قطری اور پاکستانی ثالثوں کے ذریعے سفارتی نقل وحرکت اور تکنیکی مباحث دیکھے۔ یہ کوششیں گزشتہ ہفتے دونوں فریقین کے درمیان تبادلہ حملوں کے بعد کشیدگی کو کم کرنے کے سلسلے میں کی گئیں۔ اپنے ملک کے وفد کی قیادت کرنے والے ایرانی نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے اشارہ کیا کہ ایک مواصلاتی چینل کے قیام پر اتفاق کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ بات چیت میں بیرون ملک منجمد ایرانی اثاثوں کی قسمت پر بھی غور کیا گیا۔ امریکہ کے خصوصی ایلچی اسٹیٹ وٹکوف اور جیرڈ کشنر نے منگل کے روز دوحہ کا دورہ کیا جہاں انہوں نے قطر کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمن آل ثانی سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ امریکہ اور ایران کے درمیان جاری مذاکرات کی تازہ ترین پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ تاہم ان میں سے کوئی بھی امریکی ایرانی تکنیکی بات چیت میں شریک نہیں ہوا۔

نیتن یاہو اور کاٹس میں دم ہے تو ایران پر ایک میزائل داغ دیں، عبدالباری عطوان کا چیلنج

تہران: انہی بیانات میں سے ایک، یا زیادہ درست طور پر انہید ھمکیوں میں سے ایک، اسرائیلی وزیر جنگ اسرائیل کاٹس کا وہ بیان ہے جس اس نے کہا کہ "اگر ضرورت پڑی تو اسرائیل اپنی سلامتی کو لاحق خطرے کے حقیقت بننے کا انتظار نہیں کرے گا، اور ہم ایران پر فوری حملہ کرنے میں کوئی تردد نہیں کریں گے"

کاٹس نے گزشتہ چند دنوں میں لبنان میں "حزب اللہ" کی فائرنگ، میزائلوں اور ڈرونز سے مارے گئے اسرائیلی فوجیوں کی یاد میں منعقد پروگرام کے دوران مزید کہا کہ "سات اکتوبر (طوفان الاقصیٰ) کے واقعات نے ثابت کیا کہ خطرے کے سرحدوں تک پہنچنے کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اسرائیل نے ایران کے خلاف دو بار پیشگی حملے کیے ہیں، اور اگر ضرورت ہوئی تو ہم تیسرا حملہ بھی کریں گے۔"

سبحان اللہ جو حالات بدل دیتا ہے، اسرائیل کی ایسی دھمکیوں کو یقینا دو یا تین سال پہلے کوئی بھی سنجیدگی سے لے سکتا تھا لیکن پچھلی جنگوں میں جو صورت حال سامنے آئی ہے اس کی وجہ سے اب اس طرح کی دھمکیاں دراصل ایک جھوٹ کے سوا کچھ نہیں، ان دھمکیوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

مسٹر کاٹس کو کسی ایسے شخص کی ضرورت ہوگی جو انہیں یہ یاد دلائے کہ "اسرائیل" کو دو بڑی شکستیں ہوئی ہیں، جن میں سب سے نمایاں شکست موجودہ جنگ میں ملی ہے، اور دوسری شکست 12 روزہ جنگ میں ملی تھی جس کے دوران اسرائیل کو جنگ بند کرانے کے لئے امریکہ کی پناہ میں بھاگنا پڑا تھا اور اس سے جنگ بندی کے لئے منت وسماجت کرنی پڑی تھی کیونکہ ایرانی میزائل جلیل و خیبر، تل ابیب وحیفا اور ڈیمونا میں تباہی مچائے تھے۔

کاٹس کو کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے، جو ان کی توجہ اس طرف دلائے کہ امریکہ اور اس کی زبردست فوج کو، جن کے بل پر وہ ہمیشہ دھمکیاں دیتے تھے اور جنہیں وہ ایران کو تباہ کرنے اور مٹا دینے کا آخری وسیلہ سمجھتے تھے، حالیہ جنگ میں بڑی شکست ہوئی ہے اور امریکہ کے صدر نے شرمناک اور ذلت آمیز طریقے سے اپنی تمام شرائط اور دھمکیاں چھوڑ دیں، چنانچہ وہ ایرانی نظام جسے وہ تبدیل کرنا چاہتے تھے اب بھی قائم ہے اور زیادہ طاقتور بن گیا ہے، اور ایران آبنائے ہرمز پر اپنی حاکمیت کو قانونی حیثیت دے رہا ہے اور اسے کھولنے یا بند کرنے کا اختیار اور طاقت اس کے پاس ہی ہے۔

اس کے ساتھ ہی وہ اپنی تمام بندرگاہوں کی ناکہ بندی ختم کرا چکا ہے، اور اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ وہ امریکی فیصلے کے تحت قطر کے بینکوں میں منجمد 3 بلین ڈالر کی پہلی قسط حاصل کرنے کی تیاری کر رہا ہے، کیا ٹرمپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ایران کو امریکہ سے ایک سنٹ بھی نہیں ملے گا؟

ہم کاٹس اور اس کے آقا نیتن یاہو کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اب اپنی ان کھلی دھمکیوں پر عمل کرتے ہوئے تہران پر بس ایک میزائل داغیں، کیونکہ اس صورت میں ان کے پاس وزیر جنگ کی حیثیت سے اپنے ان فوجیوں کے جنازوں میں شرکت کرنے کا کافی وقت نہیں ہوگا جنہیں میزائل موت کے گھاٹ اتار چکے ہوں گے چاہے وہ میزائل ایران سے آئے ہوں، یمن یا جنوبی لبنان سے آئے ہوں، اور ہم انہیں ایک بار پھر چیلنج کرتے ہیں کہ وہ بیروت کے جنوبی مضافات یعنی ضاحیہ پر ایک میزائل فائر کرکے دیکھ لیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

آخر میں ہم کاٹس اور ان کے تمام جرنیلوں کے کان میں یہ بات ڈالنا چاہتے ہیں کہ عرب فوجوں پر چھ گھنٹوں میں تمہاری فتوحات کا دور ختم ہو چکا ہے، اور اس کے ساتھ ہی کچھ کمزور اور خوفزدہ عرب ممالک کا استحصال کرتے ہوئے دہشت گردی کے ذریعے "ابراہیم امن معاہدہ" مسلط کرنے کا دور بھی ختم ہوگیا ہے، کیونکہ تم مختلف قسم کی فوجوں اور مختلف اسلامی اور عربی قیادت کا سامنا کر رہے ہو، جو شہادت سے نہیں ڈرتیں، اور خون کے آخری قطرے تک جہاد کے لیے تیار ہیں، کیونکہ مزاحمت اور شہادت کی قیمت، ہتھیار ڈالنے کی قیمت سے کہیں زیادہ کم ہے.. تم بھی دیکھوگے کاٹس!

دمشق: پیلس آف جسٹس کے نزدیک دھماکہ، 5 افراد ہلاک اور 16 زخمی

دمشق: العربیہ/الحدث کے نامہ نگار نے جمعرات کے روز اطلاع دی کہ دارالحکومت میں پیلس آف جسٹس ※ کے قریب ایک کیفے کو دھماکے میں نشانہ بنایا گیا ہے۔ نامہ نگار کے مطابق دھماکے کے نتیجے میں 5 افراد ہلاک اور 16 زخمی ہوئے ہیں جن میں سے بعض کی حالت تشویش ناک ہے۔ ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ دھماکہ ایک بارودی آلے کے ذریعے کیا گیا جسے اس کیفے میں نصب کیا گیا تھا جہاں عام طور پر بہت سے شہری اور وکلاء آتے ہیں۔ ادھر سکیورٹی فورسز نے دھماکے کے مقام کے اردگرد سخت سکیورٹی حصار قائم کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں ایمبولینسیں پیلس آف جسٹس ※ کے قریب واقع اس جگہ کی طرف روانہ ہوگئیں۔ دمشق میں پیش آنے والا آخری سکیورٹی واقعہ 19 مئی 2026 کو پیش آیا تھا، جب باب شرقی کے علاقے ایک سرکاری محکمے کے نزدیک ایک کار بم اور بارودی آلے کا دھماکہ ہوا تھا، جس کے نتیجے میں ایک فوجی ہلاک اور 18 سے زائد افراد زخمی ہوئے تھے۔ اسی طرح گذشتہ اپریل میں دارالحکومت کے مغربی حصے المزہ کے محلے میں، جہاں سفارتی مشنوں کے دفاتر اور سکیورٹی دفاتر واقع ہیں، ایک شہری کار میں نصب بارودی آلہ پھٹا تھا، تاہم اس وقت نقصان صرف مادی تھا اور ڈرائیور زخمی ہوا تھا۔ جہاں تک شام کے دارالحکومت کو نشانہ بنانے والے سب سے نمایاں اور خطرناک ترین دھماکے کا تعلق ہے تو وہ 22 جون 2025 کو مار الیاس چرچ کا دھماکہ تھا۔ اس وقت ایک خودکش حملہ آور نے چرچ کے ہال میں داخل ہو کر نمازیوں پر فائرنگ کی، اور پھر خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔

لبنان میں قابض اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں 4297 شہری شہید ہوچکے: وزارت صحت

بیروت: لبنانی وزارت صحت نے آج بدھ کے روز اعلان کیا ہے کہ گذشتہ دو مارچ سے اب تک جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں شہداء کی تعداد 4297 اور زخمیوں کی تعداد 12196 تک پہنچ گئی ہے۔ وزارت نے اپنی روزانہ کی رپورٹ میں وضاحت کی کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 19 افراد شہید ہوئے، جس کے بعد یکم جولائی تک اسرائیلی جارحیت کے مجموعی شہداء کی تعداد 4297 اور زخمیوں کی تعداد 12196 ہوگئی ہے۔ وزارت نے یہ واضح نہیں کیا کہ نئی تعداد کا تعلق صرف گزشتہ گھنٹوں کے دوران ہونے والی شہادتوں سے ہے یا اس میں ان افراد کی لاشیں بھی شامل ہیں جو بمباری والے علاقوں سے بعد میں نکالی گئی ہیں۔ لبنانی وزارت صحت نے گذشتہ منگل کو جاری کردہ اپنے اعداد وشمار میں 4278 افراد کی شہادت اور 12196 کے زخمی ہونے کا اعلان کیا تھا، اس کے علاوہ لبنان پر جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں 10 لاکھ سے زائد افراد بے گھر بھی ہو چکے ہیں۔

غزہ جنگ کے آغاز سے اب تک 26 ہزار فوجی زخمی، اکثریت نفسیاتی عوارض کا شکار: قابض اسرائیل کا اعتراف

تل ابیب: قابض اسرائیل کی وزارت جنگ نے آج جمعرات کے روز دعویٰ کیا ہے کہ غزہ کی پٹی پر جنگ کے آغاز سے اب تک قابض فوج اور سکیورٹی فورسز کے تقریباً 26 ہزار 200 اہلکاروں نے علاج کروایا ہے، جن میں سے 65 فیصد افراد نفسیاتی عوارض کا شکار ہیں جن میں 'پوسٹ ٹرامیٹک اسٹریس ڈس آرڈر' شامل ہے۔ تاہم، یہ اعداد وشمار شدید فوجی سنسرشپ کے تابع ہیں، جس کی وجہ سے ان کی صداقت مشکوک ہے اور خدشہ ہے کہ اصل نقصانات اس سے کہیں زیادہ ہیں۔ جنگ کے ایک ہزار دن مکمل ہونے کے موقع پر جاری کردہ بیان میں وزارت نے کہا کہ بحالی کے شعبے (ری ہیبلیٹیشن) سے رجوع کرنے والے زخمیوں میں سے تقریباً 17 ہزار افراد نفسیاتی عوارض میں مبتلا ہیں، جبکہ 7 ہزار 700 جسمانی زخموں کے شکار ہیں، جن میں 97 افراد کے اعضاء کٹ چکے ہیں۔

وزارت نے وضاحت کی کہ کل زخمیوں میں 62 فیصد ریزرو فوجی، 21 فیصد لازمی سروس کے فوجی، 10 فیصد پولیس اہلکار اور 7 فیصد مستقل سروس والے فوجی شامل ہیں۔ بیان کے مطابق 92 فیصد زخمی مرد ہیں، جن میں سے 48 فیصد کی عمریں 30 سال سے کم، 30 فیصد کی عمریں 30 سے 39 سال کے درمیان، جبکہ 22 فیصد کی عمریں 40 سال سے زیادہ ہیں۔

قابض اسرائیل کی وزارت جنگ نے پیش گوئی کی ہے کہ بحالی کے شعبے میں علاج کروانے والے فوجیوں اور سکیورٹی اہلکاروں کی تعداد سنہ 2026ء کے اختتام تک 90 ہزار سے تجاوز کر جائے گی، اور سنہ 2028ء تک یہ تعداد ایک لاکھ کے قریب پہنچ جائے گی، جن میں سے تقریباً 50 ہزار افراد نفسیاتی زخموں کا شکار ہوں گے۔

وزارت نے مزید کہا کہ اس نے جنگ کے آغاز سے ہی بحالی کے شعبے کی خدمات کو وسیع کیا ہے، جس کے تحت نفسیاتی ماہرین کی تعداد چار ہزار تک کر دی گئی ہے جو جنگ سے پہلے کی نسبت چار گنا زیادہ ہے، جبکہ بحالی مراکز کی تعداد کو تین گنا بڑھا دیا گیا ہے۔

قابض فوج کے تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق، غزہ کی پٹی پر جنگ کے آغاز سے اب تک 964 افسر اور فوجی ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ 6 ہزار 424 زخمی ہوئے ہیں۔ قابض اسرائیل اپنی عسکری کارروائیوں کے دوران جانی اور مادی نقصانات سے متعلق معلومات جاری کرنے پر سخت فوجی سنسرشپ لاگو کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مبصرین کو شبہ ہے کہ اعلان کردہ اعداد وشمار نقصانات کی اصل وسعت کی عکاسی نہیں کرتے۔ ان اعداد وشمار کا اعلان غزہ پر اسرائیلی جنگ کے ایک ہزار دن مکمل ہونے کے موقع پر کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں فلسطینی اعداد وشمار کے مطابق 73 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور 1 لاکھ 73 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ پٹی کے بنیادی ڈھانچے کو وسیع پیمانے پر تباہی کا سامنا ہے۔

غزہ میں مزاحمتی سکیورٹی کا مزاحمتی قیادت کے قتل میں ملوث مخبر کی سزائے موت پر عملدرآمد

غزہ: غزہ کی پٹی میں مزاحمتی سکیورٹی نے اعلان کیا ہے کہ (م.م) نامی مخبر کو سزائے موت دے دی گئی ہے۔ یہ اقدام تمام انقلابی طریقہ کار مکمل ہونے کے بعد اٹھایا گیا، کیونکہ مذکورہ شخص قابض اسرائیلی انٹیلی جنس کے ساتھ رابطے اور مزاحمتی کارکنوں کے قتل میں ملوث ہونے کا مجرم قرار پایا تھا۔

مزاحمتی سکیورٹی نے بدھ کی شام ایک پریس بیان میں کہا کہ مجرم نے کئی ایسے قتل عام کروانے میں کردار ادا کیا جس کے نتیجے میں غزہ کی پٹی پر جاری نسل کشی کی جنگ کے دوران فلسطینی عوام کے کئی افراد شہید ہوئے۔ نیز، وہ مزاحمتی گروپوں کے رہنماؤں کے قتل کی متعدد کارروائیوں کا ذمہ دار بھی تھا، جن میں تازہ ترین واقعہ القسام بریگیڈز کے چیف آف اسٹاف شہید کمانڈر عزالدین الحداد المعروف 'ابو صہیب' کا بہیمانہ قتل ہے۔

مزاحمتی سکیورٹی نے اس بات پر زور دیا کہ قابض دشمن کے ساتھ تعاون کرنے والے اور فلسطینی عوام کے عزم و استقامت اور اتحاد کو کمزور کرنے کے اس کے منصوبوں میں ساتھ دینے والے مخبروں کا انجام یہی ہوگا۔

انہوں نے ہر اس شخص کو جو راہ بھٹک چکا ہے اور جس نے اپنی تقدیر کو قابض دشمن سے جوڑ لیا ہے، دعوت دی کہ بہت دیر ہونے سے پہلے قومی صف میں واپس آئے اور خود کو مزاحمتی سکیورٹی کے اداروں کے حوالے کر دے۔

مزاحمتی سکیورٹی نے اس بات پر زور دیا کہ یہ مخبر جو قومی صف سے خارج ہو چکے ہیں، یہ صرف اپنی نمائندگی کرتے ہیں اور یہ فلسطینی خاندانوں اور قبائل کے ان روایات و اقدار کے منافی ہیں، جن کا اندرونی اتحاد کو برقرار رکھنے اور قابض دشمن اور اس کے آلہ کاروں کے منصوبوں کا مقابلہ کرنے میں ایک کلیدی قومی کردار ہے۔

ایغور خاندانوں کی جدائی کا درد

بچوں کی بے بسی عالمی ضمیر کیلئے سوالیہ نشان

ایغور اور دیگر مسلم اقلیتوں کے ساتھ بڑے پیمانے پر حراست، نگرانی اور خاندانوں کی علیحدگی کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں

بیجنگ/سنکیانگ، (ایجنسی): چین کے سنکیانگ ایغور خودمختار خطے میں ایغور مسلمانوں کے انسانی حقوق کی صورت حال پر عالمی سطح پر تشویش کا اظہار مسلسل کیا جارہا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق بڑی تعداد

میں ایسے خاندان ہیں جن کے افراد حراست، قید یا دیگر سرکاری اقدامات کے باعث برسوں سے اپنے عزیزوں سے جدا ہیں، جس کے نتیجے میں ہزاروں بچے اپنے والدین کی جدائی کا کرب جھیلنے پر مجبور ہیں۔ ایسی ہی ایک دردناک تصویر میں ایک کمسن بچی اپنی والدہ سے بار بار پوچھتی ہے، "امی، ابو کب واپس آئیں گے؟" مگر ماں کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں، کیونکہ اسے خود بھی اپنے شوہر کے بارے میں کوئی مصدقہ اطلاع نہیں کہ وہ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ یہ منظر ان متعدد خاندانوں کی نمائندگی کرتا ہے جن کے بارے میں انسانی حقوق کے ادارے طویل عرصے سے آواز اٹھاتے رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر، ایمنسٹی انٹرنیشنل اور ہیومن رائٹس واچ سمیت متعدد بین الاقوامی تنظیموں نے اپنی رپورٹس میں کہا ہے کہ سنکیانگ میں ایغور اور دیگر مسلم اقلیتوں کے ساتھ بڑے پیمانے پر حراست، نگرانی اور خاندانوں کی علیحدگی کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ دوسری جانب چین ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے موقف اختیار کرتا ہے کہ سنکیانگ میں دہشت گردی اور انتہاپسندی کی روک تھام کے لیے قانونی اور پیشہ ورانہ تربیتی اقدامات کیے گئے ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ سیاسی اور سفارتی اختلافات سے قطع نظر، بچوں اور خاندانوں کی سلامتی اور باہمی ملاپ بنیادی انسانی حقوق کا حصہ ہے، اور ایسے تمام معاملات کی شفاف اور آزادانہ تحقیقات ہونی چاہئیں تاکہ متاثرہ خاندانوں کو انصاف اور اپنے پیاروں کے بارے میں واضح معلومات مل سکیں۔ عالمی مبصرین کا کہنا ہے کہ ایغور خاندانوں کی صورتحال بین الاقوامی برادری کے لیے ایک اہم انسانی مسئلہ بنی ہوئی ہے اور اس پر عالمی اداروں کی توجہ بدستور مرکوز ہے۔

عراق سے لوٹی گئی دولت کا حجم 2 ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر گیا: عراقی عہدیدار

عراقی وزیراعظم کے قانونی مشیر، جج منیر حداد نے انکشاف کیا ہے کہ 2003 سے اب تک عراق سے لوٹی گئی رقوم کا حجم 2 ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے، جبکہ بدعنوانی اور ملزمان کی جائیدادوں کے اعداد و شمار" عقل و منطق سے بالاتر "ہیں۔ عراقی خبر رساں ایجنسی (واع) کے مطابق منیر حداد نے بتایا کہ گرفتار ملزمان سے تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے، اس لیے اب تک گرفتار افراد کی حتمی تعداد موجود نہیں، تاہم روزانہ کی بنیاد پر چھاپوں اور کارروائیوں کے باعث یہ تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

اقوام متحدہ میں بھارت کا دوٹوک موقف: ”دہشت گرد صرف دہشت گرد ہوتا ہے، دہشت گردی کا کوئی جواز نہیں“

عالمی برادری کو دہشت گردی کے خلاف کارروائی میں کسی قسم کا امتیاز یا دوہرا معیار اختیار نہیں کرنا چاہیے: سفیر ہریش پروتھانی

اقوام متحدہ/نیویارک: (ایجنسی) بھارت نے اقوام متحدہ میں ایک بار پھر دہشت گردی کے خلاف اپنا سخت موقف دہراتے ہوئے کہا ہے کہ "دہشت گرد صرف دہشت گرد ہوتا ہے، کسی بھی سیاسی، مذہبی یا نظریاتی وجہ کی بنیاد پر دہشت گردی کا کوئی جواز پیش نہیں کیا جاسکتا۔" بھارت نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ دہشت گردی کے خلاف دوہرے معیار ترک کرے اور دہشت گردوں، ان کے سرپرستوں، مالی معاونین اور منصوبہ سازوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے متحد ہو کر کام کرے۔ اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل مندوب سفیر ہریش پروتھانی نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اقوام متحدہ کی عالمی انسداد دہشت گردی حکمت عملی کے نویں جائزے کی منظوری کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کئی دہائیوں سے سرحد پار دہشت گردی کا شکار رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے باعث ہندوستان نے ہزاروں جانیں گنوائی ہیں، بے شمار خاندان بکھر گئے اور معاشرے شدید متاثر ہوئے۔ اسی تجربے کی بنیاد پر بھارت یہ واضح موقف رکھتا ہے کہ دہشت گردی کی کسی بھی شکل یا کسی بھی مقصد کو کسی صورت جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہریش پروتھانی نے کہا کہ عالمی برادری کو دہشت گردی کے خلاف کارروائی میں کسی قسم کا امتیاز یا دوہرا معیار اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ دہشت گردی کے منصوبہ سازوں، مالی معاونین، سہولت کاروں اور سرپرستوں کو جوابدہ بنانا تمام ممالک کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ "دہشت گرد صرف دہشت گرد ہوتا ہے۔ ہمیں کسی بھی شکایت یا سیاسی جواز کا سہارا لیے بغیر اس قاتلانہ نظریے کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔"

بھارت نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے دہشت گردوں کی مالی معاونت روکنا انتہائی ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے ممالک کے درمیان مالیاتی معلومات کا تبادلہ بڑھانے، فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کے معیارات پر سختی سے عمل درآمد کرنے اور کسی بھی ملک کو دہشت گردی کی مالی معاونت کے لیے محفوظ پناہ گاہ نہ بننے دینے کی ضرورت ہے۔

ہندوستان نے نئی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے دہشت گردوں کے ہاتھوں غلط استعمال پر بھی شدید تشویش ظاہر کی اور کہا کہ بدقسمتی سے اس اہم معاملے پر عالمی حکمت عملی کے جائزے میں مطلوبہ پیش رفت نہیں ہوسکی۔ ہریش پروتھانی نے کہا کہ تقریباً تین دہائیوں سے زیر التوا جامع عالمی انسداد دہشت گردی کنونشن کو فوری طور پر منظور کیا جانا چاہیے تاکہ دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کے خلاف عالمی سطح پر ایک مضبوط قانونی فریم ورک قائم ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے ہمیشہ عالمی سطح پر دہشت گردی کے خلاف کوششوں میں فعال کردار ادا کیا ہے اور نئی دہلی میں "نو منی فار ٹیرر" کانفرنس اور دہشت گردی میں نئی ٹیکنالوجی کے استعمال کے خلاف "دہلی اعلامیہ" جیسے اہم اقدامات کی میزبانی بھی کی ہے۔ ہندوستان نے یہ بھی افسوس ظاہر کیا کہ 2023 کی عالمی حکمت عملی میں دہلی اعلامیہ کا ذکر شامل نہیں کیا گیا، جسے اس نے عالمی تعاون کے جذبے کے منافی قرار دیا۔

اپنے خطاب کے اختتام پر بھارت نے تمام مذاہب کے خلاف نفرت انگیز رویوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اسلاموفوبیا، کرسچین فوبیا اور یہود دشمنی کی طرح دیگر مذاہب کے خلاف تعصب کو بھی یکساں سنجیدگی سے تسلیم اور مسترد کیا جانا چاہیے۔ ہندوستان نے واضح کیا کہ صرف اسی صورت میں دہشت گردی کا مؤثر خاتمہ ممکن ہے جب دنیا "اچھے" اور "برے" دہشت گرد کی تفریق ختم کرے، دوہرے معیار ترک کرے اور خلوص نیت کے ساتھ عالمی تعاون کو فروغ دے۔

ہندوستان اور جاپان نے دفاع، توانائی اور اے آئی میں بڑے معاہدوں پر دستخط کیے

وزیراعظم مودی نے اپنے جاپانی ہم منصب سانائے تاکائچی کے ساتھ ایک اہم دوطرفہ میٹنگ کی، دونوں رہنماؤں نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا

نئی دہلی: (ایجنسی) ہندوستان اور جاپان کے درمیان جمعرات کو کئی اہم دوطرفہ معاہدوں پر دستخط ہوئے۔ دونوں ممالک کے درمیان سالانہ سربراہی اجلاس کے بعد مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور فارماسیوٹیکل سیکٹر سے متعلق معاہدوں پر بھی دستخط کیے گئے۔ اس کے بعد پی ایم مودی اور جاپانی وزیراعظم نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس دوران پی ایم مودی نے جاپانی پی ایم سانائے تاکائچی کو اپنی چھوٹی بہن کہا۔

وزیراعظم مودی نے کہا، "میری چھوٹی بہن، وزیراعظم سانائے تاکائچی، دونوں وفود کے معزز اراکین، میڈیا کے اراکین، نمسکار اور کونیچیوا (جاپانی میں جس کا مطلب ہے ہیلو)"۔ پی ایم مودی نے کہا ہندوستان-جاپان سالانہ چوٹی کانفرنس کے لیے وزیراعظم تاکائچی کے ہندوستان کے پہلے دورے پر مجھے خوش آمدید کہتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔ وہ جاپان کی پہلی خاتون وزیراعظم اور بڑے پیمانے پر قابل احترام رہنما ہیں۔ ان کا تعلق نارا پریفیکچر سے ہے، جو ہندوستان کا ایک بڑا مرکز ہے اور جاپان کی بدھ مت کی مشترکہ ثقافتی ورثہ ہے۔"

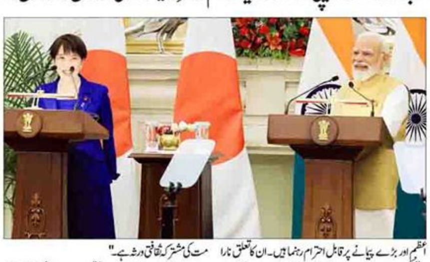

پی ایم مودی نے کہا ہم وزیراعظم سانائے تاکائچی کے ساتھ ایک خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کا ایک نیا باب شروع کر رہے ہیں۔ ہندوستان اور جاپان دنیا کی سب سے بڑی معیشتوں میں شامل ہیں۔ ایک آزاد، خوشحال، اور قواعد پر مبنی انڈو پیسفک ہماری ترجیح ہے۔"

جاپانی وزیراعظم سانائے تاکائچی نے کہا جاپانی میری ٹائم سیلف ڈیفنس فورس کا ایک ڈسٹرائر اور ہندوستانی بحریہ کا جہاز مشترکہ مشقیں کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ہم بحر ہند میں مشقوں کو وسعت دیں گے، بحری بحالی اور مرمت میں تعاون کو فروغ دیں گے، ساتھ ہی 'میک ان انڈیا' کے تحت ساز و سامان میں تعاون کو مضبوط کریں گے، اس طرح کے تعاون کے فریم ورک کو مزید گہرا کرنے کی ضرورت ہے۔ متعلقہ محکمے بات چیت کریں گے اور سال کے اختتام سے قبل اگلی جاپان بھارت دو طرفہ میٹنگ منعقد کریں گے۔

خطے کے ممالک امریکہ سے ہوشیار رہیں: ایرانی وزارت خارجہ

تہران: ارنا کی رپورٹ کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے خطے کے ممالک کے ساتھ امریکی مرکزی کمان، سینٹکام، کی سیکورٹی میٹنگ پر اپنے ردعمل میں کہا ہے کہ علاقے کے ممالک بہت زیادہ ہوشیار رہیں اور امریکہ و صیہونی حکومت کی حالیہ فوجی جارحیت کے تباہ کن نتائج کو فراموش نہ کریں جس نے پورے علاقے کی سلامتی خطرے میں ڈال دی۔ اسماعیل بقائی نے جمعرات کو بحرین میں منعقدہ سیکورٹی میٹنگ کے بارے میں امریکی بیان کے جواب میں ایکس پر اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "امریکی حکومت نے بارہا ثابت کیا ہے کہ اس کی نظر میں مغربی ایشیا کے ملکوں کے امن اور سلامتی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

غزہ میں جنگ کے 1000 دن: حماس کے عسکری ونگ کے مستقبل پر تعطل برقرار

غزہ میں جنگ شروع ہوئے 1000 دن گذر جانے کے بعد حماس کے عسکری ونگ کے ہتھیاروں کا معاملہ ایک بار پھر سیاسی منظر نامے پر چھا گیا ہے، جسے پٹی کے مستقبل کے حوالے سے جاری مذاکرات میں سب سے پیچیدہ مسائل میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔

اسرائیلی ذرائع نے آج جمعرات کو اطلاع دی ہے کہ حماس نے غزہ کے انتظام سے متعلق ترامیم کی دستاویز پر اپنے جواب میں اپنے بنیادی موقف پر قائم رہنے کا اعادہ کیا ہے، جس پر علاقائی اور بین الاقوامی ثالثوں کے ذریعے بحث کی جا رہی ہے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق حماس نے قاہرہ میں ثالثوں کو جواب سونپ دیا ہے جس میں اس نے اپنے بیشتر مطالبات کو برقرار رکھا ہے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں اور تنظیم کے عسکری ونگ کے مستقبل کے معاملات اختلاف کے اہم نکات بنے ہوئے ہیں، جو جنگ کے بعد کے بندوبست پر اتفاق رائے میں ناکامی کا نیا اشارہ ہے۔

اسلحہ کی گرہ

ہتھیاروں کے معاملے میں حماس نے اس فارمولے کو مسترد کر دیا جس میں عسکری انفراسٹرکچر کا ذکر شامل تھا، بشمول سرنگیں، ہتھیاروں کے گودام اور تیاری کے ورکشاپس پر پابندی پر زور دیا گیا تھا۔ تنظیم نے اس بات پر زور دیا کہ کوئی بھی سکیورٹی بندوبست بتدریج اور ترتیب وار ہونا چاہیے، ایک ایسے سیاسی راستے کے دائرہ کار میں ہونا چاہیے جو فلسطینیوں کے قومی حقوق کی ضمانت دے۔

باخبر ذرائع نے واضح کیا کہ تنظیم نے ثالثوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ وہ غزہ سے اسرائیلی فوج کے مکمل انخلا کی واضح ضمانت ملنے سے پہلے اپنے عسکری ونگ کے ہتھیاروں کے حوالے کرنے یا اس کے خاتمے سے متعلق کسی بھی بحث میں حصہ نہیں لے گی۔ حماس کا ماننا ہے کہ ہتھیاروں کا معاملہ ایک جامع سیاسی اور سکیورٹی تصفیے کا حصہ ہے، نہ کہ کوئی الگ تھلگ سکیورٹی اقدام۔

دوسری جانب اسرائیل نے کسی بھی سیاسی بندوبست یا مستقبل کی تعمیر نو کو فلسطینی گروپوں کی عسکری صلاحیتوں کے خاتمے سے مشروط کرنا جاری رکھا ہوا ہے، جس کی وجہ سے ہتھیاروں کا معاملہ جنگ بندی کے مذاکرات میں سب سے بڑی رکاوٹ بن گیا ہے۔

انتظامی بحران

اختلافات صرف ہتھیاروں تک محدود نہیں ہیں بلکہ غزہ کے شہری انتظام اور سرکاری ملازمین کے معاملے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ حماس نے نکولے ملادی نوف کی طرف سے پیش کردہ اس تجویز کو مسترد کر دیا جس میں مالی ذمہ داریوں کو صرف ان ملازمین تک محدود کرنے کی بات کی گئی تھی جو مستقبل میں غزہ کے لیے نیشنل انتظامی کمیٹی کے تحت کام جاری رکھیں گے۔ اس میں گزشتہ برسوں کی واجب الادا مالی رقوم کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔

تنظیم نے موقف اختیار کیا کہ ملازمین کے معاملے کو حل کرنے میں ان تمام افراد کے مالی حقوق شامل ہونے چاہئیں جنہوں نے گذشتہ برسوں کے دوران سرکاری اداروں میں خدمات انجام دی ہیں، کیونکہ یہ کسی بھی مستقبل کے معاہدے کا بنیادی حصہ ہے۔

انسانی صورتحال

سیاسی اختلافات کے باوجود جنگ کے 1000 دن بعد انسانی قیمت سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ اقوام متحدہ نے اسے دنیا کے پیچیدہ ترین انسانی بحرانوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور کے اعداد و شمار کے مطابق غزہ کے تقریباً 21 لاکھ آبادی کا زیادہ تر حصہ انسانی امداد پر انحصار کر رہا ہے، جبکہ پانی اور نکاسی آب کے شعبے شدید دباؤ کا شکار ہیں اور 70 فیصد سے زیادہ آبادی ٹرکوں کے ذریعے لائے گئے پانی پر انحصار کر رہی ہے۔

اقوام متحدہ نے غزہ کے اندر بڑے پیمانے پر نقل مکانی کے درمیان بھیڑ اور پانی و نکاسی آب کی خراب صورتحال سے بیماریاں پھیلنے کے خطرے سے خبردار کیا ہے۔

غزہ میں سرکاری میڈیا آفس نے جنگ کے 1000 دن مکمل ہونے پر تصدیق کی ہے کہ دستاویزی فلسطینی ہلاکتوں کی تعداد 73 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے، جبکہ تقریباً 9500 افراد اب بھی ملبے تلے لاپتہ ہیں۔ ان متاثرین میں نصف سے زیادہ تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔

جنگ کے نتیجے میں تقریباً 2700 فلسطینی خاندان مکمل طور پر صفحۂ ہستی سے مٹ گئے ہیں، جبکہ ہزاروں دیگر خاندانوں نے اپنے بیشتر افراد کو کھو دیا ہے۔ جنگ نے اب تک تقریباً 80 ارب ڈالر کا ابتدائی براہ راست نقصان پہنچایا ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیریس نے خبردار کیا ہے کہ 'انروا' شدید مالی بحران کی وجہ سے تباہی کے دہانے پر ہے، جو لاکھوں فلسطینیوں کو فراہم کی جانے والی خدمات کے جاری رہنے کے لیے خطرہ ہے۔

میدانی صورتحال

زمین پر عسکری حالات بدستور غیر مستحکم ہیں، حالانکہ کشیدگی کم کرنے کی بین الاقوامی کوششیں جاری ہیں۔ 'انروا' نے اطلاع دی ہے کہ اسرائیلی فوج نے حالیہ مہینوں کے دوران غزہ کے اندر اپنی عسکری کنٹرول کا دائرہ وسیع کیا ہے، اور خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مزید توسیع سے نئی نقل مکانی اور انسانی آپریشنز پر پابندیاں بڑھ سکتی ہیں۔

غزہ کا مستقبل

جنگ کے 1000 دن بعد بحران صرف جنگ بندی یا تعمیر نو تک محدود نہیں لگتا بلکہ ایک زیادہ پیچیدہ سوال پر محیط ہے: جنگ کے بعد غزہ پر حکومت کون کرے گا؟ علاقائی اور بین الاقوامی فریقین ایک عبوری انتظامیہ یا تکنیکی فلسطینی کمیٹی کے قیام کے لیے کوشاں ہیں تاکہ غزہ کو دوبارہ فلسطینی سیاسی نظام میں شامل کیا جا سکے۔ تاہم یہ کوششیں کئی رکاوٹوں سے دوچار ہیں، جن میں حماس کے عسکری ونگ کا مستقبل، غزہ اور فلسطینی اتھارٹی کے درمیان تعلقات کی نوعیت اور مسلح گروپوں کا مستقبل شامل ہے۔ دوسری طرف اسرائیل غزہ پر حماس کی حکومت کو مسترد کرتا ہے لیکن اس نے ابھی تک جنگ کے بعد کے انتظام کے بارے میں کوئی حتمی تصور پیش نہیں کیا ہے جس پر اندرونی یا بین الاقوامی اتفاق رائے ہو۔

غزہ میں تعلیم کی نسل کشی کے چونکا دینے والے اعداد و شمار

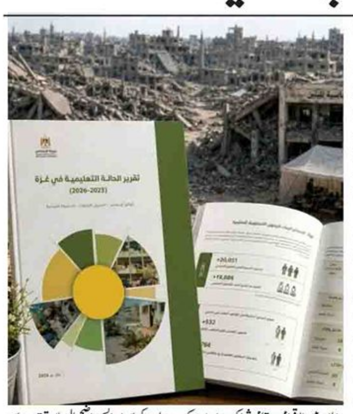

غزہ: غزہ میں وزارت تعلیم و اعلیٰ تعلیم نے سنہ 2023ء سے سنہ 2026ء تک کے عرصے کے دوران غزہ کی پٹی میں تعلیمی صورتحال کا ایک جامع تشخیصی جائزہ رپورٹ جاری کیا ہے۔ یہ رپورٹ ایک ایسی دستاویزی حیثیت رکھتی ہے جس کے ذریعے وزارت نے ان گہرے تغیرات اور تعلیمی تباہ کاریوں کا احاطہ کیا ہے جو جاری نسل کشی کی جنگ کے نتیجے میں تعلیمی ماحول کے انسانی، ادارہ جاتی اور مادی ڈھانچے پر مرتب ہوئے ہیں۔ یہ رپورٹ شماریاتی نگرانی اور میدانی جائزے کی بنیاد پر تیار کی گئی ہے، جبکہ اس کے ساتھ ہی ہنگامی مداخلتوں سے پائیدار بحالی اور دوبارہ تعمیر کے مرحلے تک منتقلی کے لیے ایک واضح سائنسی فریم ورک بھی ترتیب دیا گیا ہے۔

رپورٹ کے مندرجات اور تجزیات تین مرکزی نکات پر تقسیم کیے گئے ہیں۔ پہلا نکتہ تعلیمی تباہی کی حقیقت کا تعین کرتے ہوئے شماریاتی دستاویز سازی پر مرکوز ہے، جس میں طلبہ اور تدریسی عملے کے شہدا اور زخمیوں کی تعداد، اسکولوں اور انتظامی سہولیات کے بنیادی ڈھانچے کی تباہی کی وسعت، نیز تعلیمی نقصان کے بڑھتے ہوئے حجم اور معاون خدمات میں کمی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

دوسرے نکتے میں وزارت کی جانب سے تعلیم کو کم سے کم سطح پر برقرار رکھنے کے لیے کی گئی میدانی جوابی کارروائیوں اور ہنگامی تعلیمی متبادل کی دستاویز سازی کی گئی ہے۔ رپورٹ میں ان مداخلتوں کی تاثیر کا جائزہ لیا گیا ہے، جیسے کہ بے گھری کے علاقوں میں فیلڈ اسکولوں اور تعلیمی خیموں کا قیام، اور طلبہ کی تعلیمی مہارتوں کی تلافی کے لیے تعلیمی پیکجز کا اجرا۔

رپورٹ اپنے تیسرے نکتے کا اختتام ایک روڈ میپ اور منظم بحالی کی حکمت عملی کے ساتھ کرتی ہے، جو لچک اور پائیداری کے معیار پر مبنی ہے۔ اس کا مقصد تعلیمی نظام کو زیادہ منصفانہ اور بحرانوں کے مقابلے میں استقامت کے حامل اصولوں پر دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ یہ روڈ میپ عارضی امدادی منطق سے نکل کر مستحکم تعلیم کی طرف بتدریج منتقلی اور تمام طلبہ کو سمونے کے لیے ادارہ جاتی ڈھانچے کو ترقی دینے کا ہدف رکھتا ہے۔ وزارت تعلیم نے اس بات پر زور دیا کہ یہ رپورٹ جو غزہ میں نسل کشی کی جنگ کے ایک ہزار دن مکمل ہونے کے بعد جاری کی گئی ہے، دنیا اور بین الاقوامی و مقامی شراکت داروں کے لیے ایک منصوبہ بندی اور سائنسی آلہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ تعاون کریں، تعلیمی شعبے کی حمایت کریں اور ایسی واضح پالیسیاں ترتیب دیں جو غزہ کی پٹی میں ٹھوس تعلیمی بنیادوں پر تعلیم کی بحالی کو یقینی بنا سکیں۔

مقبوضہ بیت المقدس سے الخلیل تک قابض اسرائیل کی چھاپے مار کارروائیاں، گرفتاریاں، گھروں کی مسماری

قابض اسرائیلی فوج نے گذشتہ شب اور جمعرات کی صبح مقبوضہ مغربی کنارے کے متعدد شہروں اور قصبوں میں وسیع پیمانے پر چھاپے مارے، جس کے دوران گھروں پر دھاوے بولے گئے، شہریوں کو گرفتار کیا گیا اور فلسطینی املاک کو مسمار کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہودی آبادکاروں نے مختلف علاقوں میں مقامی باشندوں اور ان کی املاک پر حملوں میں شدت پیدا کر دی ہے۔

رام اللہ اور البیرہ گورنری میں قابض فوج نے المغیر گاؤں، ترمسعیا قصبے، ابو فلاح گاؤں اور البیرہ شہر کے محلہ ام الشرائط پر دھاوا بولا، گھروں کی تلاشی لی، المغیر سے سامح عبداللطیف ابوعلیا کو گرفتار کیا، اور دیر جریر میں شہید قیس شجاعیہ کے گھر پر چھاپہ مار کر ان کے والد کو حراست میں لے لیا، جبکہ المغیر گاؤں کا داخلی راستہ بھی بند کر دیا۔

نابلس میں قابض فوج نے دیر شرف اور الطور چیک پوائنٹس سے شہر میں داخل ہو کر البساتین چوک اور شمالی پہاڑی کے علاقے میں پوزیشنیں سنبھال لیں، جہاں سے انہوں نے غالب خریوش کو گرفتار کیا اور کفر قلیل قصبے پر بھی دھاوا بولا۔ اسی دوران یہودی آبادکاروں نے عورتا، سبسطیہ اور بورین میں حملے کیے اور بیت فوریک کے میدانی علاقوں میں شہریوں کے گھروں کے قریب اشتعال انگیز گشت جاری رکھا۔ جنین گورنری میں میثلون اور صانور قصبوں کے علاوہ عانین گاؤں میں بھی چھاپے مارے گئے۔ عانین کے اوپر قابض فوج نے روشنی کے بم چلائے، جبکہ میثلون میں چھاپوں کے دوران چار نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا اور صانور سے قتیبہ ایسر عیسہ کو حراست میں لیا گیا۔

قابض فوج نے طولکرم شہر کے مختلف محلوں اور شمالی شہر کے ضاحیہ شویکہ، مقبوضہ بیت المقدس کے شمال مشرق میں عناتا قصبے کے علاقے راس شحادہ، الخلیل کے شمال میں بیت امر اور الخلیل کے جنوب میں الظاہریہ شہر پر دھاوے بولے۔ یہ مغربی کنارے کے وسیع علاقوں میں جاری چھاپہ مار مہم کا حصہ ہے۔

قابض فوج نے سلفیت میں کفر الدیک قصبے کے مغرب میں زرعی شیڈز کو مسمار کر دیا، جبکہ بیت لحم کے جنوب مشرق میں تقوع قصبے کے علاقے خربۃ الدیر میں فلسطینی شہری علی محمود سلیمان کے گھر کو مسمار کرنا شروع کر دیا اور گھر والوں کو سامان نکالنے سے بھی روک دیا۔

اسی دوران یہودی آبادکاروں نے رام اللہ کے مشرق میں واقع گاؤں برقا میں فلسطینیوں کی گاڑیاں توڑ دیں اور الخلیل کے جنوب میں مسافر یطا کے علاقے خربۃ ام الخیر پر حملہ کیا، جہاں انہوں نے مقامی لوگوں پر تشدد کیا اور ان کے گھروں پر قابض ریاست کے جھنڈے لہرائے۔

غزہ کے مشرقی علاقے پر قابض اسرائیلی بمباری، ایک اور فلسطینی شہید

غزہ: قابض اسرائیل کی فوج نے جمعرات کے روز غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری رکھتے ہوئے پٹی کے مختلف علاقوں میں مسماری، گولہ باری اور فائرنگ کا سلسلہ جاری رکھا۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ رفح کے رہائشی ہشام خالد حمد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ وہ ایک سال قبل ہونے والی بمباری میں زخمی ہوئے تھے۔ قابض فوج کی توپ خانے نے پٹی کے مختلف علاقوں کو نشانہ بنایا، جن میں غزہ شہر کے مشرقی جانب واقع حی التفاح اور السنافور چوک کے گردونواح کے ساتھ ساتھ پٹی کے وسط میں واقع البریج کیمپ کے شمالی اور مشرقی حصے شامل ہیں۔ قابض فوج نے خان یونس کے مشرقی حصے میں مسماری کی کارروائی بھی انجام دی۔ قابض اسرائیل کی فوج غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی کر رہی ہے، جس میں بے گھر افراد کے مراکز پر فضائی اور توپ خانے سے گولہ باری شامل ہے۔ اس کے علاوہ نام نہاد 'ییلو لائن' کے اندر مسماری اور تباہی کے آپریشن جاری ہیں، جبکہ اشیاء، امداد اور سفر کی نقل و حرکت پر پابندیاں بھی بدستور عائد ہیں۔ فلسطینی وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق دس اکتوبر سنہ 2025ء سے جنگ بندی کے آغاز کے بعد سے شہید ہونے والوں کی تعداد 1045 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ 3380 افراد زخمی ہوئے ہیں، اس کے علاوہ 786 لاشیں ملبے سے نکالے جانے کے واقعات بھی ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی جارحیت کی مجموعی تعداد تقریباً 058,73 شہداء اور 488,173 زخمیوں تک پہنچ چکی ہے، جو پٹی پر جاری قابض دشمن کی جارحیت کی بھاری انسانی قیمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

ریلیف کے انتظار میں

مغربی ایشیا میں کشیدگی کو کم کرنے اور خام تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں نرمی کے درمیان، تجارتی ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں 183.50 روپے کی کمی کی گئی ہے۔مزید برآں، 5 کلوگرام (FTL) سلنڈر کی قیمت میں 13 روپے کی کمی کی گئی ہے۔تاہم، گھریلو استعمال کے لیے 14.2 کلوگرام ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔کمرشل سلنڈروں کی قیمت میں مزید کمی کی گنجائش ابھی باقی ہے، کیونکہ فروری میں ان کی قیمت 1,907 تھی اور قیمت میں کمی کے بعد بھی یہ 2,930 پر برقرار ہے۔ایف ٹی ایل سلنڈر کی قیمت میں بھی معمولی کمی کی گئی ہے۔اسی طرح، ایوی ایشن فیول (اے ٹی ایف) میں 5 روپے فی لیٹر کی کمی کی گئی ہے، جس میں مزید کمی کی گنجائش ہے۔پبلک سیکٹر آئل کمپنیوں نے معیاری پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں کی ہے، جب کہ نجی شعبے کی کمپنیوں، نیارا نے پیٹرول کی قیمت میں 5 روپے اور ڈیزل کی قیمت میں 3 روپے فی لیٹر کمی کی ہے۔کہا جا رہا ہے کہ ملک میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بہت تاخیر سے بڑھائی گئیں اور اب تیل کمپنیاں اپنا نقصان پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔تاہم، یہ کوئی راز نہیں ہے کہ قیمتوں میں اضافے میں تاخیر کئی ریاستوں میں اسمبلی انتخابات کی وجہ سے ہوئی تھی۔قیمتوں میں اضافہ انتخابات کے بعد ہوا، جب دنیا کے کئی ممالک قیمتوں میں کمی کر رہے تھے۔چین نے اپریل میں ہی قیمتیں کم کرنا شروع کر دی تھیں۔اب کئی پڑوسی ممالک سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی کی خبریں آ رہی ہیں۔اس سے تیل کمپنیوں پر قیمتیں کم کرنے کا دباؤ پڑتا ہے۔تاہم اس طرح کے اقدام کے کوئی آثار نہیں ہیں۔اب عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمت 70 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی ہے۔ایران نے بھی تیل کی سپلائی بڑھادی ہے اور روس نے بھی اپنی برآمدات بڑھادی ہیں۔28 فروری کو امریکا اور اسرائیل کے ایران پر حملے سے قبل بین الاقوامی منڈی میں تیل کی قیمت 68 ڈالر فی بیرل تھی جو جنگ شروع ہونے کے بعد 100 ڈالر سے اوپر پہنچ گئی۔ایسے میں اب بھارت سمیت کئی ممالک میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ذاتی طور پر تیل کمپنیوں سے کہا ہے کہ وہ قیمتیں 2.50 ڈالر فی گیلن تک کم کریں۔ امریکا میں تیل کی قیمت 4.48 ڈالر فی گیلن تک پہنچ گئی تھی جو اب گر کر 3.86 ڈالر فی گیلن پر آ گئی ہے۔تیل کمپنیوں کی جانب سے قیمتیں بڑھانا ایک عام سی بات ہے لیکن انہیں کم کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی دیتی۔ہندوستان میں لوگ پہلے ہی پیٹرول، ڈیزل اور گیس کے لیے زیادہ قیمت ادا کر رہے تھے۔واضح رہے کہ تیل کمپنیاں عرصہ دراز سے منافع کما رہی تھیں جبکہ حکومت خاطر خواہ ٹیکس وصول رہی تھی۔ مغربی ایشیا کے بحران کی وجہ سے جب بین الاقوامی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں بڑھیں تو حکومت نے ٹیکسوں میں کمی کی۔تاہم، لوگ اب بھی پیٹرول، ڈیزل، اور کھانا پکانے والی گیس کے لیے زیادہ قیمت ادا کر رہے ہیں اور اب بھی ریلیف کے منتظر ہیں۔ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی معیشت کے لیے بھی اہم ہے۔غور طلب ہے کہ جنگ سے پہلے فروری میں ملک میں افراط زر کی شرح تین فیصد سے نیچے تھی جو مئی میں بڑھ کر چار فیصد سے زیادہ ہوگئی۔ پیٹرول، ڈیزل اور گیس کی قیمتوں میں ضروری کمی کی جائے تو عام آدمی کو مہنگائی سے کچھ ریلیف ملے گا۔

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جان مال اور اولاد سے بڑھ کر

محمد عادل ارریاوی

> **شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمتہ اللہ علیہ حکایات صحابہ میں لکھتے ہیں کہ محبت ایک کیفیت ہے جو الفاظ وعبارات سے بالاتر ہے۔محبت ہی ایک ایسی چیز ہے جو دل میں بس جانے کے بعد محبوب کو ہر چیز پر غالب کر دیتی ہے۔نہ اس کے سامنے ننگ وناموس کوئی چیز ہے، نہ عزت وشرافت کوئی شے ہے۔حضرات صحابہ کرام کو یہ محبت حاصل تھی جس کی وجہ سے نہ جان کی پرواہ تھی نہ زندگی کی تمنا نہ مال کا خیال تھا نہ تکلیف کا خوف اور نہ موت سے ڈر۔**

الحمدللہ اللہ ربّ العزت نے اپنے محبوب بندوں کے دلوں کو جن عظیم نعمتوں سے مالا مال فرمایا ان میں سب سے بڑی نعمت محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہی وہ لازوال دولت ہے جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دنیا کی تمام محبتوں سے بے نیاز کر دیا تھا۔ان کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اپنی جان مال اولاد والدین بلکہ ہر محبوب چیز سے بڑھ کر تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی عملی زندگی سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم وفاداری اور جانثاری کی ایسی روشن مثالیں قائم کیں کہ رہتی دنیا تک ان کی نظیر پیش کرنا ممکن نہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی وہ عظیم ہستی ہیں جن کے ہمدموں اور دوستوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے سب سے زیادہ اور ہر چیز سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مثال پیش کی ہے جس کی نظیر لانے سے تمام مخلوقات عاجز و درماندہ ہیں۔ ہر ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حال میں اور زندگی کے نشیب وفراز میں رضائے رسول کو بوجہ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے مقدم رکھا، اس لیے وہ ربانی اور ابدی ایوارڈ رضی اللہ عنہم ورضوعنہ سے نوازے گئے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمتہ اللہ علیہ حکایات صحابہ میں لکھتے ہیں کہ محبت ایک کیفیت ہے جو الفاظ وعبارات سے بالاتر ہے۔محبت ہی ایک ایسی چیز ہے جو دل میں بس جانے کے بعد محبوب کو ہر چیز پر غالب کر دیتی ہے۔نہ اس کے سامنے ننگ و ناموس کوئی چیز ہے، نہ عزت وشرافت کوئی شے ہے۔حضرات صحابہ کرام کو یہ محبت حاصل تھی جس کی وجہ سے نہ جان کی پرواہ تھی نہ زندگی کی تمنا نہ مال کا خیال تھا نہ تکلیف کا خوف اور نہ موت سے ڈر۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدائے پاک کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے نزدیک اپنے مالوں سے اور اپنی اولادوں سے اور اپنی ماؤں سے اور سخت پیاس کی حالت میں ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔حق تعالیٰ شانہ اپنے لطف سے اور اپنے محبوب کے وسیلہ سے اپنی اور اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہم سب کو نصیب فرمائیں۔آمین یارب العالمین

□□□

مولانا سید سلمان ندوی حسینی کی حقیقت بیانی ان کا طرۂ امتیاز

سید عباس مہدی حسنی

مولانا سید سلمان حسینی ندوی برصغیر کے ان ممتاز علماء میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اہلبیت اطہار (ع) سے محبت کو نہ صرف اپنے دل میں بسایا بلکہ اسے اپنی فکر، تحریر اور خطابات کا محور بنایا۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے استاد اور متعدد علمی اداروں کے بانی تھے-ان کی شخصیت اہلبیت (ع) سے والہانہ محبت اور ان کے دشمنوں سے کھلی نفرت کی ایک منفرد مثال ہے۔

قرآن مجید میں پروردگار عالم کا ارشاد ہے:

"قُل لَا اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى"

(سورۃ الشوریٰ، آیت 23)

اس آیت کے مطابق، اہلبیت (ع) سے محبت ہر مسلمان پر واجب اور اجرِ رسالت ہے۔مولانا ندوی نے اپنی پوری زندگی اس اصول کو عملی جامہ پہنانے میں گزار دی۔ وہ اہلبیتِ اطہار (ع) سے گہری محبت وعقیدت رکھتے تھے اور اپنی تقریروں میں اس کا برملا اظہار کرتے رہے۔ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایسے طبقے میں محبت اہلبیت (ع) کی شمع جلائی جہاں ناصبیت اپنے پنجے گاڑ چکی تھی۔

رسول اللہ کا فرمان ہے:

"مَثَلُ أَهلِ بَيتِي فِيكُم كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَن رَكِبَهَا نَجَا، وَمَن تَخَلَّفَ عَنهَا غَرِقَ." (المستدرک علی الصحیحین، الحاکم)

اہلبیت (ع) کو نجات کی کشتی قرار دیتے ہوئے ندوی صاحب نے اسی کو اپنے عمل کا حصہ بنایا۔

مولانا ندوی صاحب کا موقف صرف محبت تک محدود نہ تھا، بلکہ انہوں نے اہلبیت (ع) کے دشمنوں سے اظہار برائت اور نفرت کو اپنے ایمان کا حصہ قرار دیا۔

اس سلسلے میں بہت سے تاریخی اور نقلی دلائل (آیتیں وروایتیں) پیش کئے۔

مولانا ندوی نے بے باکی کے ساتھ ان کرداروں پر بات کی جنہوں نے اہلبیت (ع) کے خلاف زیادتی کی۔

آپ نے ایران کے اسلامی انقلاب اور آیت اللہ خامنہ ای کی حمایت کو اہلبیت (ع) سے محبت کے عملی مظاہر میں قرار دیا۔

انہوں نے واضح کیا:

"آج پوری اسلامی دنیا آیت اللہ خامنہ ای کے پیچھے کھڑی ہے وہ نہ صرف ایران کے رہبر ہیں بلکہ پوری امت کے رہبر ہیں۔"

انہوں نے صیہونی لابی، اسرائیلی-عیسائی ذہنیت، امریکی سامراج، اور عرب دنیا کے مفسد عناصر کو اہلبیت (ع) اور اسلام کا مشترک دشمن قرار دیا۔

مولانا سلمان ندوی صاحب، نے بعض صحابہ خصوصاً امیر شام معاویہ کی تاریخی اور روائی دلیلوں کے ساتھ تنقید اور مذمت کی جو انگی حق بیانی اور بیباکی کا ایک پختہ ثبوت ہے۔

علمی اور منطقی اصول کے مطابق:

1-اختلاف رائے کسی عالم کی علمی حیثیت کو ختم نہیں کرتا۔

2-اہلبیت (ع) سے محبت اور ان کے دشمنوں سے نفرت قرآن وسنت کا تقاضا ہے۔

3-مولانا ندوی کی تعلیمی؛ تصنیفی اور تالیفی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی تقریروں اور تحریروں میں اہلبیت (ع) کا دفاع؛ دشمنان اہلبیت کی سرزنش اور فلسطینی مظلوموں کی حمایت ان کے ایمان کا حصہ تھی۔

آپ کا یہ موقف محض جذباتی نہیں بلکہ علمی اور تحقیقی تھا، جس کی جھلک ان کی متعدد کتابوں اور خطبات میں مشاہدہ کی جاسکتی ہے۔

ماحصل:

مولانا سید سلمان ندویؒ ایک بے باک عالم، محب اہلبیت (ع) اور دشمنانِ اہلبیت سے اظہار نفرت کرنے والے شخص تھے۔ان کا یہ موقف قرآنی آیتوں، نبوی حدیثوں اور تاریخی حقائق پر مبنی تھا۔

ان کے مخالفین نے اختلاف کیا، مگر علمی اور منطقی اصول یہ ہے کہ:

اہلبیت (ع) سے محبت ایمان کی بنیاد اور ان کے دشمنوں سے نفرت ایمان کا تقاضا ہے۔

مولانا ندوی کی زندگی اس بات کی عملی تفسیر ہے کہ ایک اہلسنت عالم کیسے اہلبیت (ع) سے محبت اور ان کے دشمنوں سے نفرت کو اپنے ایمان کا حصہ بنا سکتا ہے یہ راستہ مشکل ضرور ہے مگر قرآن وسنت کی روشنی میں یہی صراط مستقیم ہے۔

□□□

> مولانا ندوی نے بے باکی کے ساتھ ان کرداروں پر بات کی جنہوں نے اہلبیت (ع) کے خلاف زیادتی کی۔آپ نے ایران کے اسلامی انقلاب اور آیت اللہ خامنہ ای کی حمایت کو اہلبیت (ع) سے محبت کے عملی مظاہر میں قرار دیا۔انہوں نے واضح کیا: "آج پوری اسلامی دنیا آیت اللہ خامنہ ای کے پیچھے کھڑی ہے وہ نہ صرف ایران کے رہبر ہیں بلکہ پوری امت کے رہبر ہیں۔" انہوں نے صیہونی لابی، اسرائیلی-عیسائی ذہنیت، امریکی سامراج، اور عرب دنیا کے مفسد عناصر کو اہلبیت (ع) اور اسلام کا مشترک دشمن قرار دیا۔

سلام

شجاعانِ عجم کی نذر

انیس اشفاق

رسوا جہان بھر میں ہمارے عدو ہوئے
جب معرکہ ہوا تو ہمیں سرخرو ہوئے

پھر مقتلوں میں چمکے ہمارے سروں کے چاند
پھر جنگ میں ہمارے تن و جاں لہو ہوئے

ہم نے تو دشمنوں کو بھی رکھا نہ تشنہ لب
مانگا انہوں نے آب تو ہم آبجو ہوئے

اوروں نے بھی دیا ہے انہیں اپنا خوں مگر
دشت و چمن ہمیں سے فقط لالہ رو ہوئے

لی تیغ ہاتھ میں تو ہمارے ہی تذکرے
شہرِ دلاوراں میں ہوئے، کو بہ کو ہوئے

صحرا ہوئے لہو سے ہمارے ہی لالہ زار
ہم ہی زمینِ خشک پہ وجہِ نمو ہوئے

ہم ہی شگفتہ لب ہوئے تیروں کے سامنے
صرفِ کماں ہوئے تو ہمارے گلو ہوئے

ہر سمت رن میں آگ برستی دکھائی دی
شیرانِ حق جو پیشِ عدو شعلہ رو ہوئے

پھر کربلا سے ہم نے لیا جنگ کا سبق
پھر معرکۂ حق کی ہمیں آبرو ہوئے

انکار کی شراب تھی جن میں بھری ہوئی
زینت ہمارے لب کی وہ جام و سبو ہوئے

میداں میں اور بھی تھے بہت لشکری انیسؔ
لیکن ستم کی صف سے ہمیں روبرو ہوئے

مراسلہ

اظہار تعزیت

مکرمی ومحترمی! مولانا سید یوسف حسینی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج جب یہ افسوسناک خبر سنی کہ آپ کے والدِ ماجد، محبِّ اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام، مولانا سید سلمان حسینی رحمۃ اللہ علیہ اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے، تو دل بہت افسردہ ہوا۔ یہ خبر سن کر ایسا لگا جیسے علم ودانش کا ایک باب ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف ایک عظیم عالمِ دین تھے، بلکہ ایک مخلص داعی، شعلہ بیان مقرر، بہترین محدث اور عظیم مصنف بھی تھے۔ان کی ساری زندگی اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کی محبت اور اسلام کی خدمت میں گزری۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں بحیثیت استاذ حدیث اور عمیدِ کلیۃ الدعوۃ والاعلام کے فرائض انجام دیتے ہوئے انہوں نے لاکھوں طلبہ کو فیض پہنچایا۔ عربی اور اردو میں متعدد کتب تصنیف کیں اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے اپنی آواز بلند کی۔ وہ نہ صرف ایک عظیم عالم تھے، بلکہ ایک نیک انسان، شفیق باپ اور مہربان استاد بھی تھے۔ ان کی وفات سے علمی دنیا میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے پر کرنا مشکل ہے۔ سیدی! میں اس عظیم سانحے میں آپ کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم ومغفور کی تمام نیکیوں کو قبول فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں بلند ترین مقام عطا فرمائے اور اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام، خاص طور پر سرورِ شہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے جوارِ اقدس میں جگہ عنایت فرمائے۔ الٰہی آمین!

آپ اور آپ کے خاندان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ یقین رکھیں کہ مرحوم کی علمی اور دینی خدمات ہمیشہ زندہ رہیں گی اور ان کا ذکرِ خیر ہمیشہ زبانوں پر جاری رہے گا۔

آپ کے غم میں شریک

زین الحمید رعلوی کاکوروی

پروفیسر شبیہ الحسن نونہروی: ایک تعارف (۲۰/دسمبر ۱۹۲۸ء-۱۲/مئی ۱۹۹۸ء)

ڈاکٹر سبط حسن نقوی

گزشتہ سے پیوستہ

اسی دوران انھوں نے لکھنؤ یونیورسٹی سے امتیازی نمبروں سے دبیر کامل اور عالم کی اسناد حاصل کیں اور ہائی اسکول اور انٹر بھی یوپی بورڈ سے انگریزی میں کر لیا۔۱۹۴۸ میں آگرہ یونیورسٹی سے بی اے بھی پاس ہو گئے۔اب انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا رخ کیا۔شبیہ الحسن نے جامعہ اردو علی گڑھ سے ادیب کامل اور یونیورسٹی سے ایم اے اردو، ایل ایل بی اور ایم اے نفسیات کی اسناد کا حصول کیا۔پروفیسر انیس اشفاق کے جس مضمون کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اس میں انھوں نے لکھا ہے:

''پروفیسر شبیہ الحسن نے اس یونیورسٹی میں پہلے نفسیات میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی پھر اردو میں۔قانون کا امتحان بھی انھوں نے اسی یونیورسٹی سے پاس کیا۔''

پروفیسر انیس اشفاق کی یہ اطلاعات صحیح نہیں ہیں۔شبیہ الحسن نے ۱۹۵۰ میں ایم اے اردو اور ۱۹۵۲ میں ایم اے نفسیات کی ڈگریاں حاصل کی تھیں۔انیس اشفاق نے اپنے مضمون میں یہ بھی لکھا ہے: ''انھوں نے ایم اے تک کا ہر امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا بلکہ ہر امتحان میں نمائندہ پوزیشن حاصل کی'' یہ بات بھی پوری طرح صحیح نہیں ہے۔ایم اے نفسیات میں شبیہ الحسن کی سکنڈ ڈویژن آئی تھی اور بی اے میں بھی امتیازی نمبر نہیں ہیں۔انیس اشفاق کے مضمون میں آگرہ یونیورسٹی سے بی اے کرنے کا ذکر ہی سرے سے ندارد ہے۔پروفیسر انیس اشفاق پروفیسر شبیہ الحسن کے قریب ترین شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔ان کی رہائش بھی ایک مدت تک پروفیسر صاحب کے مکان کے بالائی حصے کے کمرے میں رہی ہے۔انیس اشفاق صاحب کے شادی کارڈ پر بھی شبیہ الحسن صاحب کا نام چھپا تھا۔اتنی قربت کے باوجود پروفیسر انیس اشفاق کے مضمون میں غفلتیں راہ پا گئی ہیں۔اس مضمون میں انیس اشفاق نے نا جانے کیوں پروفیسر صاحب کے عقد ثانی اور زوجۂ ثانی ذکر کرنے سے پرہیز کیا ہے۔جب کہ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی۔رئیس ردولی جناب سید علی محمد زیدی نے پروفیسر شبیہ الحسن صاحب کے خط کے جواب میں ۴ مارچ ۱۹۹۶ کو لکھا ہے:

''عقد ثانی کی خبر سے دلی مسرت ہوئی کیوں کہ جو حالات سننے میں آتے تھے ان کے پیش نظر ایک دن میں نے ڈاکٹر کمن سے کہا تھا کہ اگر شبن میاں عقد ثانی فرمالیتے تو تمام مراحل آسانی سے انجام پاتے مگر کون اس تجویز کو پیش کرے۔ڈاکٹر نے جواب دیا کہ بجز آپ کے کوئی مناسب شخص نہیں ہے لیکن میں نے کہا کہ میں کہہ نہ پاؤں گا خدا کا شکر ہے کہ میری دلی خواہش از خود پوری ہوگئی۔جو وقتی بحران ہے انشاءاللہ آہستہ آہستہ ختم ہوجائے گا۔''

اس خط میں شبن میاں لکھا ہے یہ شبیہ الحسن کا گھریلو نام تھا۔اہل خاندان زیادہ تر ان کو شبن بھائی، شبن ماموں، شبن چچا کہتے تھے۔سلسلۂ کلام کے سبب پہلی شادی کا ذکر نہیں آیا اور بات عقد ثانی کی طرف نکل گئی۔زمانہ طالب علمی میں جب وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم اے اردو کر رہے تھے اسی سال ان کے والد نے ان کے سر کے لئے سہرے کا انتظام کر دیا۔اپنے برادر نسبتی جناب امتیاز صاحب کی بیٹی ام الفضل عرف خورشیدی بیگم سے ان کی شادی کردی۔ابتدا میں ان کے اخراجات والد صاحب نے برداشت کئے۔سال بھر بعد ان کو یونیورسٹی سے ۲۵ روپیہ ماہوار وظیفہ ملنے لگا جو ۱۹۵۲ تک جاری رہا۔۱۹۵۳ میں وہ بیروزگار اور بے وظیفہ نظر آتے ہیں لیکن ۱۹۵۴ میں وہ دہلی کالج میں لکچرر ہو گئے اور ۲۶۰ روپیہ ملنے لگے۔ایک سال بعد ان کا تقرر لکچرر کے عہدہ پر لکھنؤ یونیورسٹی میں ہوگیا۔اب وہ روزگار کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہو گئے تھے۔ان کے آنگن میں کلکاریوں کی بہاروں کا زمانہ مستقل روزگار سے قبل ہی آ گیا تھا۔خورشیدی بیگم کے بطن سے ان کے تین اولادیں ہوئیں جن میں سب سے بڑے بیٹے سید یمین الحسن ہیں وہ وکالت کے پیشہ سے منسلک ہیں، چھوٹے بیٹے سلیم الحسن ہیں جو بلڈنگ کنسٹرکشن کا کام کرتے ہیں اور بیٹی انجم ہیں جن کی شادی پٹنہ بہار میں اپنی والدہ کے عزیزوں میں ہوئی ہے اور وہ پٹنہ کے بی جی کالج میں کیمسٹری کی ٹیچر ہیں۔

علی گڑھ یونیورسٹی کی چار سالہ زندگی نے شبیہ الحسن کی قلمی، انتظامی اور قائدانہ صلاحیتوں پر صیقل کر دی۔وہ سیمینار کمیٹی کے سکریٹری، طلبہ یونین کے بلا مقابلہ صدر، فلاسفی سوسائٹی کے نائب صدر اور علی گڑھ میگزین کے ایڈیٹر بھی رہے۔ان کی ادارت میں اکبر الہ آبادی پر خصوصی نمبر بھی نکلا جس کی ادبی حلقوں خاصی پذیرائی ہوئی۔شبیہ الحسن ذہین اور سنجیدہ طالب علم تھے لہٰذا اساتذہ کی خصوصی توجہ ان طرف منعطف ہوگئی۔انھوں نے اپنے ہر استاد کا احترام کیا اور سب سے سیکھنے کی کوشش کی۔ یوں تو وہ سبھی اساتذہ سے مستفید ہوئے لیکن خصوصی طور پر پروفیسر رشید احمد صدیقی اور پروفیسر خورشید الاسلام سے وہ بہت متاثر تھے۔ان استادوں کی خاص نظر شبیہ الحسن پر بھی بنی رہتی تھی۔ان کی تقرری میں بھی یہ نظر کسی نہ کسی رنگ میں کارفرما دکھائی دیتی ہے۔پروفیسر مجاور حسین رضوی صاحب نے پروفیسر فخر عالم اعظمی صاحب کی موجودگی میں مولانا شبیہ الحسن کی تقرری کا واقعہ بیان کیا۔واقعہ کچھ یوں ہے کہ میں نے پروفیسر مجاور صاحب سے کہا کہ پروفیسر گیان چند جین نے اپنی کتاب ایک بھاشا: دو لکھاوٹ، دو ادب میں پروفیسر شبیہ الحسن کو اچھی طرح یاد نہیں کیا ہے اور اجنبیت کا اظہار کیا ہے۔اس پر مجاور حسین صاحب نے بتایا کہ'' لکھنؤ یونیورسٹی کے تقرر میں مولانا اور گیان چند دونوں امیدوار تھے۔اکسپرٹ ڈاکٹر عابد علی عابد اور خورشید الاسلام تھے۔پہلے انٹرویو مولانا کا ہوا اور عابد علی صاحب نے مولانا سے عربی ادب پر گفتگو شروع کر دی وہ مولانا کو جانتے نہیں تھے سوچا تھا کہ اس میں وہ الجھ جائیں گے کیوں کہ وہ گیان چند جین کے حق میں تھے۔مگر مولانا عربی اور فارسی ادب کے ماہر انھوں نے جواب بھی عربی فارسی زبانوں میں دیے۔اس دوران خورشید الاسلام صرف عابد صاحب کے سوال لکھتے رہے۔مولانا کے بعد جین صاحب کا جب نمبر آیا تو لگام خورشید الاسلام نے تھام لی اور عابد صاحب کے سوال جو انھوں نے شبیہ الحسن سے پوچھے تھے پوچھنا شروع کر دیے۔ بیچارے گیان چند جین جی کی سٹی پٹی گم ہوگئی''۔پروفیسر خورشید الاسلام صاحب نے بظاہر اپنے طالب علم کی معاونت نہیں کی لیکن باطنی طور پر ایک ایسی تدبیر نکالی جس سے مدد بھی ہوجائے اور اس کی لیاقت بھی دوسرے امیداروں کے مقابلہ میں بہتر ثابت ہوجائے۔حالانکہ پروفیسر گیان چند جین نے بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا بعد میں اردو ادب سے منوا لیا۔داستان اور اردو لسانیات پر ان کا کام قابل ستائش ہے۔

شبیہ الحسن لکھنؤ یونیورسٹی میں لکچرر اور ریڈر ہو گئے لیکن ان کی اسنادی پڑھائی کا سلسلہ رکا نہیں۔انھوں نے پروفیسر نور الحسن ہاشمی کے زیر نگرانی پی ایچ ڈی اور ڈی لٹ کی اسناد حاصل کیں۔۱۹۷۷ میں ان کو قومی لکچرر بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔قومی لکچرر یونیورسٹی گرانٹ کمیشن (یو جی سی) ایک سال کے لئے مقرر کرتا تھا۔اس اسکیم کے تحت قومی لکچرر ہندستان کی کسی بھی یونیورسٹی میں لکچر دینے کا مجاز تھا۔اس کو فقط اپنی آمد کی تاریخ اور موضوع کو وائس چانسلر کو بتانا ہوتا تھا اور وائس چانسلر کی ذمہ داری تھی کہ اس کے لکچر اور تمام اخراجات کا اہتمام کرے۔یوجی سی کی یہ اسکیم دو سال چل کر بند ہوگئی۔ہندستان میں چند لوگوں کو قومی لکچرر بننے کا اعزاز حاصل ہوا ان میں ایک نام شبیہ الحسن نونہروی کا بھی ہے۔

شبیہ الحسن نے بیرون ممالک کے سفر بھی کئے اور اپنی علمی بصیرت سے لوگوں مستفیض بھی کیا اور متاثر بھی۔۱۹۹۰ میں ڈین فیکلٹی آف آرٹ اور صدر شعبۂ اردو کے عہدوں سے سبکدوش ہوئے۔ان کی سبکدوشی کے بعد اتر پردیش اردو اکادمی نے ان کی مجموعی ادبی خدمات کے لئے انعام سے نوازا۔پروفیسر صاحب اکادمی کے قیام سے اور اپنی سبکدوشی تک اردو اکادمی کے ممبر رہے۔ملک کی بہت کی کمیٹیوں کے ممبر ہونے کا اعزاز انھیں حاصل ہے۔گیان پیٹھ ایوارڈ کمیٹی کے بھی وہ ممبر رہے تھے۔یونیورسٹی سے رٹائرڈ ہونے کے بعد ان کی مصروفیت میں کوئی خاص کمی نہیں آئی البتہ مصروفیات کا رخ ضرور تبدیل ہوا۔مدرسۃ الواعظین کے اعزازی پرنسپل کا عہدہ ان کے سپرد کیا گیا۔

اوپر میں نے عرض کیا ہے کہ شبیہ الحسن مولانا پہلے ہیں پروفیسر بعد میں۔مولانا شبیہ الحسن کی مصروفیات میں اب ذاکری اور خطابت کا بڑا حصہ تھا۔ردولی کے مجالس کا عشرہ ان کو بطور وراثت ملا تھا۔ان کے والد نے اس عشرہ کو ۱۹۲۲ سے ۱۹۷۹ تک متواتر پڑھا،۱۹۸۰ سے اس منبر کو شبیہ الحسن نے سنبھالے ہوئے تھے۔اس کے علاوہ لکھنؤ کے اطراف کے اضلاع اور مواضع میں بھی ان کی مجلسوں کا سلسلہ تھا۔زیدپور کے رئیس رفیق حسین کے امام باڑے سرکار حسینی کے منبر سے انھوں تیس سال برابر مجلس کو خطاب کیا۔ایک اندازے کے مطابق وہ سال میں ۵۰ سے کم مجلسیں نہیں پڑھتے تھے۔مولانا عطا مہدی رضوی زیدپوری مولانا شبیہ الحسن صاحب کی ذاکری کے متعلق کہتے ہیں: ''ان کا بیان مدلل اور اپنے موضوع سے پیوستہ اور مصائب میں بھی موضوع سے ربط نہیں ٹوٹتا تھا، کم ہی خطیب ہوں گے جو مصائب میں سے بھی فضیلت کے گوشے نکال لیتے ہیں، میں نے یہ کمال مولانا شبیہ الحسن میں دیکھا اور بارہا میری سماعت محظوظ بھی ہوئی متعجب بھی۔''

پروفیسر شبیہ الحسن کی زندگی یوں تو ہر اعتبار سے خوش وخرم گزری، ان کو مالی دشواریوں کا کبھی سامنا نہیں رہا۔علمی، سماجی، مذہبی اور صاحبان اقتدار میں بھی ان کی بہت عزت تھی۔حالانکہ وہ صاحبان اقتدار سے قربت بنانا نہیں چاہتے تھے۔عزتمآب عثمان عارف صاحب مرحوم سابق گورنر اترپردیش سے گہرے مراسم تھے۔ابتدا میں مولانا ان سے ملنے میں کتراتے تھے لیکن ایک دن خود گورنر صاحب مولانا کے گھر تشریف لے آئے۔آنجہانی بابو بناری داس سابق وزیر اعلیٰ اتر پردیش نے ان کو وائس چانسلر کے عہدہ کے لئے دعوت دی لیکن مولانا نے نا منظور کر دی۔مولانا شبیہ الحسن کے شاگرد رٹائرڈ ایسوسی ایٹ پروفیسر احمد عباس صاحب ردولوی نے مجھ سے ایک ملاقات میں ذکر کیا تھا کہ جلیل عباسی صاحب نے اپنے بھائی قاضی عدیل عباسی کی شخصیت اور خدمات کو کتابی شکل میں تحریر کی تھا۔قاضی عدیل عباسی سیاسی رہنما، سماجی خدمت گار کے ساتھ ساتھ اردو زبان کے ایک عظیم مجاہد تھے۔وہ ایم ایل اے اور ایم پی رہے۔کانگریس پارٹی میں ان کی بڑی مان دان تھی۔قاضی کی شخصیت کے مدنظر وزیر اعظم سے کتاب کی رونمائی کے لئے وقت مانگا گیا۔وزیر اعظم آنجہانی محترمہ اندرا گاندھی نے پانچ منٹ کا وقت دیا تھا۔جلیل عباسی صاحب اس پانچ منٹ میں تقریر کرنے کے لئے شبیہ الحسن صاحب کو دہلی لے گئے۔مولانا نے وزیر اعظم کے سامنے اپنی تقریر میں کانگریس کا ذکر چھیڑ دیا اور ہر پانچ منٹ بعد کہتے تھے وقت ختم ہوگیا اور اندرا گاندھی کہتی تھی آپ تقریر جاری رکھیے میں بیٹھی ہوں اور سن رہی ہوں۔ہوتے ہوتے آدھا گھنٹہ گزر گیا اور وزیر اعظم صاحبہ بیٹھی رہیں۔تقریر کے بعد جب وہ جانے لگیں تو مولانا سے کہا کہ مل کر جائیے گا۔لیکن مولانا بعد میں ان سے ملے نہیں۔

پروفیسر مولانا شبیہ الحسن کے دوستوں اور شاگردوں کا ذکر اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں۔مولانا کو اپنی زندگی میں ماں، باپ اور اہلیہ کے داغ مفارقت سہنے پڑے۔یونیورسٹی سے سبکدوشی کے بعد ان کو جو مدرسۃ الواعظین کی ذمہ داری سونپی گئی تھی اس کو انھوں نے سات سال تک بہ حسن خوبی انجام دیا۔اب ان کی صحت ان کا ساتھ چھوڑ رہی تھی۔رٹائرڈ ہونے کے دو سال بعد اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔زندگی میں اکیلا پن اور بیماریوں کے زور نے ان کو توڑ دیا تھا۔یہی وہ زمانہ ہے کہ جب شبیہ الحسن عقد ثانی کی طرف مائل ہوئے۔۲۵ نومبر ۱۹۹۵ کو انھوں نے اپنی ایک عمر دراز شاگردہ محترمہ عاقلہ سے جو ایک انٹر کالج میں لکچرر تھیں شادی کر لی۔اس شادی کا سبب دونوں کی تنہائی تھی عاقلہ صاحبہ کی والدہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں تھیں۔عاقلہ صاحبہ نے اپنے استاد، اپنے شوہر کی آخری دم تک خدمت کی اور ۱۲ مئی ۱۹۹۸ کی وہ رات جس میں پروفیسر شبیہ الحسن نے آخری سانس لی عاقلہ ان کے ساتھ موجود تھیں۔۱۳ مئی مطابق ۱۶ محرم الحرام کو ایک کثیر مجمع کی موجدگی میں ان کو کربلا ملکہ آفاق لکھنؤ میں سپرد خاک کیا گیا۔نونہرہ کا وہ ستارہ جو بگوہی بزرگ سے چمکا تھا اپنی شخصیت کی تمام بزرگیوں کی تابانیاں دکھا کر لکھنؤ کی خاک کو روشن کر گیا۔

□□□

میڈل جیتنے والے کھلاڑیوں کو مقررہ مدت میں سرکاری ملازمت میں ضم کیا جائے

نیشنل اسپورٹس پالیسی 2025 کے مطابق ریاست میں نئی اسپورٹس پالیسی نافذ کی جائے: وزیر اعلیٰ

دہرہ دون: جمعرات کو سکریٹریٹ میں کھیلوں اور نوجوانوں کی بہبود کے محکمے کی میٹنگ کے دوران، وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ قومی مقابلوں سے تمغہ جیتنے والے کھلاڑیوں کو مقررہ وقت کے اندر سرکاری ملازمت میں شامل کرنے کے عمل کو مکمل کریں۔ انہوں نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ایک ایکشن پلان پر بھی زور دیا کہ زیادہ تر کھلاڑی جو آؤٹ آف ٹرن ملازمت حاصل کرتے ہیں ان کی تقرری محکمہ کھیل میں کی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے متعارف کرائی گئی قومی کھیل پالیسی 2025 کے مطابق ریاست میں نئی ؟؟ اسپورٹس پالیسی نافذ کی جانی چاہئے۔ چیف منسٹر نے حکام کو ہدایت دی کہ وہ اگلے ماہ اتراکھنڈ اسٹیٹ اسپورٹس یونیورسٹی، گولاپر، ہلدوانی میں سیشن شروع کریں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گولاپار سٹیڈیم میں داخلہ اور کوچز، عملہ اور آفیشلز کی تعیناتی کا عمل تیز کیا جائے۔ انہوں نے "ون بلاک ون منی اسٹیڈیم" اسکیم کے تحت منی اسٹیڈیم کی تعمیر کو تیز کرنے پر بھی زور دیا۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ لیگیسی پلان پر کام کو تیز کریں۔ انہوں نے کہا کہ مہارانا پرتاپ اسپورٹس کالج، دہرادون، ہلدوانی گولاپر اسٹیڈیم، رودرا پور ویلڈروم، ٹہری جھیل، ہریدوار، اور پتھوراگڑھ اسٹیڈیم میں تیار کردہ سہولیات کو کھلاڑیوں کے لیے مزید کارآمد بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے 38ویں نیشنل گیمز کے دوران تیار کردہ انفراسٹرکچر کی بحالی پر خصوصی توجہ دینے پر زور دیا اور اس مقصد کے لیے ورک پلان تیار کیا جانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے کہا کہ 2027 میں آنے والے 39ویں قومی کھیلوں کے لیے کھلاڑیوں کو تربیت دینے کے لیے مختلف شعبوں میں خصوصی تربیتی کیمپ شروع کیے جائیں۔ مختلف کھیلوں کی انجمنوں کے ساتھ کھلاڑیوں کے انتخاب/شناخت کے عمل کو بھی تیز کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کا عزم آئندہ قومی کھیلوں میں اس سے بھی بہتر کارکردگی حاصل کر کے دیوبھومی کو کھیلوں کی سرزمین کے طور پر قائم کرنا ہے۔

وزیراعلیٰ نے کہا کہ "ایک ضلع،ایک کھیل" سکیم کے تحت تمام اضلاع میں نامزد کھیلوں کے لیے کوچنگ، ٹیلنٹ کی شناخت اور مقابلے کو تیار کیا جانا چاہیے۔ ہر ضلع کے کھیلوں کے ہاسٹل کو اس ضلع کے نامزد کھیل کے لیے ODOS اسپورٹس نرسری کے طور پر تیار کیا جانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت کا عہد ریاست کے ہر کھلاڑی کو کھیلوں کی معیاری سہولیات فراہم کرنا اور ان کی صلاحیتوں کے مطابق انہیں فروغ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کے خوابوں کی تکمیل حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے محکمہ کے عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ ریاست میں کھیلوں کی اسکیموں کو کھلاڑیوں کی ضروریات کے مطابق آگے بڑھائیں۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ مجموعی طور پر 29 میڈل جیتنے والے کھلاڑیوں کو سرکاری ملازمتوں میں جگہ دی گئی ہے۔ مزید برآں، "ایک بلاک، ایک منی اسٹیڈیم" اسکیم کے تحت، کل 48 منی اسٹیڈیم تعمیر کیے گئے ہیں۔ 10 منی اسٹیڈیم پر کام جاری ہے۔ دوسرے منی اسٹیڈیم کے لیے زمین کی منتقلی جاری ہے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ بھارت کے پہلے خواتین کے رہائشی اسپورٹس کالج لوہاگھاٹ پر کام تیزی سے جاری ہے۔ کالج کو چلانے کے لیے کل 16 آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔ داخلے کا عمل بھی جاری ہے۔ مزید برآں، اتراکھنڈ کی پہلی اور ہندوستان کی دسویں ریاستی اسپورٹس یونیورسٹی، گولاپر، ہلدوانی، کو کل 39 بنیادی ڈھانچے کے اجزاء کے ساتھ تیار کیا جا رہا ہے، جس میں یونیورسٹی آڈیٹوریم، مرکزی لائبریری، ہیلتھ سنٹر، کیفے ٹیریا، ریسرچ سنٹر، شوٹنگ رینج، سیمینار ہال، بیڈمنٹن ہال، فٹ بال کا میدان، ہاک لان، ایک ہاکی فیلڈ اور ایک ہاکی فیلڈ شامل ہیں۔ وزیر کھیل محترمہ ریکھا آریہ، پرنسپل سکریٹری مسٹر آر کے۔ میٹنگ میں سدھانشو، سکریٹری مسٹر شیلیش بگولی، اسپیشل پرنسپل سکریٹری اسپورٹس مسٹر امیت سنہا، ڈائرکٹر اسپورٹس دیپتی سنگھ، جوائنٹ ڈائرکٹر مسٹر شکتی سنگھ، ڈپٹی ڈائرکٹر نیرج گپتا، اسسٹنٹ ڈائرکٹر راجیش ممگائی، اور دیگر موجود تھے۔

وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ اسپورٹس یونیورسٹی گولاپر، ہلدوانی کا سیشن اگلے ماہ شروع کیا جائے۔ 38ویں قومی کھیلوں کے دوران تیار کردہ انفراسٹرکچر کی دیکھ بھال کے لیے ورک پلان تیار کیا جانا چاہیے۔

کل سے 18 جولائی تک ریاست بھر میں منعقد ہوگا 15 روزہ 'سیوا پکھواڑہ'

دہرہ دون: "عوام کی حکومت، عوام کی دہلیز پر" مہم کے دوسرے مرحلے کے تحت مختلف عوامی فلاحی پروگرام اور خصوصی کیمپ منعقد کیے جائیں گے۔ "خدمت، گڈ گورننس، اور لگن" کے جذبے کو مدنظر رکھتے ہوئے، ریاستی حکومت نے 4 جولائی 2026 سے 18 جولائی 2026 تک ریاست بھر میں 15 روزہ "سیوا پکھواڑا" منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پروگرام "عوام کی حکومت، عوام کی مہم" کے دوسرے مرحلے کے تحت منعقد کیا جائے گا۔ سیوا پکھواڑا کے دوران مختلف محکمے عوامی بہبود کی اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کریں گے اور سرکاری اسکیموں کے تحت اہل استفادہ کنندگان کا احاطہ کرنے کے لیے خصوصی کوششیں کریں گے۔ ترقیاتی کاموں اور حکومت کے عوامی فلاح و بہبود کے کارناموں کے بارے میں معلومات بھی عوام تک پہنچائی جائیں گی۔ پروگرام کے تحت ریاست بھر میں ضلع، بلاک اور تحصیل سطحوں پر خصوصی کثیر مقصدی کیمپوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان کیمپوں میں مختلف محکموں کے افسران اور ملازمین عوام کے مسائل کے حل کے لیے موجود رہیں گے۔ وہ موقع پر ہی ان کی شکایات کا ازالہ کریں گے اور اہل شہریوں کو مختلف سرکاری اسکیموں کے فوائد فراہم کریں گے۔ چیف سکریٹری آنند بردھن نے ریاست کے تمام محکموں کے سربراہوں اور ضلع مجسٹریٹس کو ہدایت دی ہے کہ وہ سیوا پکھواڑا کے تمام پروگراموں کو بروقت، موثر اور عوامی شراکت کے ساتھ منظم کریں، تاکہ زیادہ سے زیادہ شہری سرکاری اسکیموں کا فائدہ اٹھا سکیں۔ ان سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ مہم کے پہلے مرحلے میں جن جگہوں پر کثیر مقصدی کیمپ لگائے گئے تھے وہاں دوبارہ کیمپوں کا انعقاد نہ کیا جائے۔ سیوا پکھواڑا کا مقصد حکومت اور عوام کے درمیان مکالمے کو مزید مضبوط کرنا، عوامی مسائل کا فوری حل فراہم کرنا اور اسکیموں کے فائدے آخری فرد تک پہنچنے کو یقینی بنانا ہے۔

کانگریس کی تبدیلی سنکلپ یاترا پہنچی لینس ڈاؤن

پندرہ سالوں میں بی جے پی نے لینس ڈاؤن اور ریاست کو برباد کر دیا ہے: ہرک سنگھ

دہرہ دون: اتراکھنڈ پردیش کانگریس پارٹی کے زیر اہتمام ریاست گیر پریورتن سنکلپ یاترا آج پوڑی ضلع کے لانس ڈاؤن اسمبلی حلقہ میں پہنچی۔ سابق وزیر ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت، ریاستی کانگریس الیکشن مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین، اے آئی سی سی کے رکن اور ریاستی کانگریس کے سینئر نائب صدر سوریہ کانت دھسمانا، اور سابق وزیر جناب شورویر سنگھ سجوان نے لانسے کی ہندو پنچایت دھرم شالہ میں منعقدہ بڑے پیمانے پر پریورتن سنکلپ کانفرنس میں موجود کانگریس کارکنوں کی بڑی تعداد کو جوش دلایا۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس الیکشن مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت نے بی جے پی پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ دو میعادوں کے دوران ریاست کے عوام نے ہمہ جہت ترقی کی امید کے ساتھ ریاست میں بی جے پی کی حکومت کو مسلسل منتخب کیا۔ لانس ڈاون کے لوگوں نے ایک ہی شخص کو لگاتار تین بار اپنے ایم ایل اے کے طور پر منتخب کر کے ریاست کی مجموعی عوام سے دو قدم آگے بڑھے، لیکن ایم ایل اے اور ریاستی بی جے پی حکومت دونوں نے انہیں دھوکہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ریاست کا ہر شعبہ، روزگار سے لے کر صحت کی دیکھ بھال تک، پرائمری سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک کی حالت ابتر ہے۔ ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت نے حکومت میں بدعنوانی پر سنگین سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ اس بدعنوانی کا ایک ہی حل ہے: اس بدعنوان اور نااہل حکومت کو ریاست سے بے دخل کرنے کی قرارداد۔ اے آئی سی سی کے رکن اور ریاستی کانگریس کے سینئر نائب صدر سوری کانت دھسمانا نے بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں بے روزگاری اپنے عروج پر ہے اور بی جے پی کی سرپرستی میں پیپر لیک مافیا اور نوکریوں کی نیلامی مافیا جیسے حکم سنگھ اور ہنجے دھاریوال پنپ رہے ہیں۔ مسٹر دھاسمانا نے کہا کہ اتراکھنڈ اب خواتین کے خلاف جرائم میں ہمالیائی ریاستوں میں سرفہرست مقام پر پہنچ گیا ہے، جس کا سہرا بی جے پی حکومت کو دیا گیا ہے۔ لینس ڈاؤن کے ایم ایل اے دلیپ راوت کی جانب سے ویرچندر سنگھ گڑھوالی کے خلاف استعمال کی گئی بدسلوکی کی مذمت کرتے ہوئے مسٹر دھسمانا نے کہا کہ ملک کی آزادی کے ایک بڑے ہیرو کے خلاف بدسلوکی کا استعمال کر کے راوت نے اپنی آر ایس ایس اور بی جے پی کی ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو راوت کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے۔

اس موقع پر سابق وزیر جناب سرویر سنگھ سجوان نے کہا کہ بی جے پی کی ڈبل انجن والی حکومت نے گزشتہ ساڑھے 9 سالوں میں ریاست کو برباد کر دیا ہے، اس لیے اسے گرانے کی ضرورت ہے۔ ضلع کانگریس کمیٹی، کوٹ دوار کے صدر وکاس نیگی نے کہا کہ لانس ڈاون اسمبلی حلقہ میں دیہاتیوں پر روزانہ حملے ہو رہے ہیں، اور کئی لوگوں کی جانیں گئی ہیں، اس کے باوجود حکومت موثر کارروائی کرنے میں پوری طرح سے ناکام رہی ہے۔ بی جے پی حکومت نے نوجوانوں، خواتین اور کسانوں کے مسائل کو مسلسل نظر انداز کیا ہے۔ کانگریس پارٹی روزگار، تعلیم، صحت اور علاقے کی مجموعی ترقی کے لیے پوری وابستگی کے ساتھ لڑتی رہے گی۔ پروگرام کے دوران "پریورتن سنکلپ پترا" (تبدیلی کے لیے عہد نامہ) بھی جاری کیا گیا۔ عہد نامہ میں عوام کے سامنے اہم قراردادیں پیش کی گئیں، جن میں خواتین کی حفاظت، انکیتا بھنڈاری کے لیے انصاف، نوجوانوں کے لیے روزگار، اگنیور اسکیم پر نظرثانی، پرانی پنشن اسکیم کی بحالی، تعلیم اور صحت کے نظام کو مضبوط کرنا، نقل مکانی کو روکنا، پانی، جنگلات اور زمین کی حفاظت، بدعنوانی کو روکنا، اور اتراکھنڈ کی مجموعی ترقی شامل ہیں۔

کابینی وزیر گنیش جوشی نے کھالگاؤں میں بارش سے تباہ شدہ سڑک کا معائنہ کیا

دہرہ دون: کابینی وزیر گنیش جوشی جمعرات کو دہرادون کے کھالا گاؤں پہنچے اور اس گاؤں کو جوڑنے والی سڑک کا میدانی معائنہ کیا، جو شدید بارش سے تباہ ہوئی ہے۔ انہوں نے موقع پر موجود عہدیداروں سے نقصانات کے بارے میں دریافت کیا اور انہیں تعمیر نو کے کام میں تیزی لانے کی ہدایت کی۔ معائنے کے دوران وزیر گنیش جوشی نے دہرادون کے ضلع مجسٹریٹ آشیش چوہان کو ہدایت دی کہ وہ تباہ شدہ سڑک کی تعمیر نو کے لیے تخمینہ تیار کریں اور دیوار کی تعمیر فوری طور پر شروع کریں۔ انہوں نے کہا کہ بارش کے موسم کے پیش نظر متاثرہ سڑک کو جلد از جلد بحال کرنا ضروری ہے تاکہ گاؤں والوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کابینی وزیر گنیش جوشی نے محکمہ آبپاشی کے افسران کو پشتے کی تعمیر کے کام کے معیار کو یقینی بنانے اور کھالاگاؤں میں نالے میں چیک ڈیم کی تعمیر کے لیے تخمینہ تیار کرنے کی بھی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ چیک ڈیم کی تعمیر سے مستقبل میں بارش کے پانی کے بہاؤ سے ہونے والے نقصان کو کم کیا جائے گا اور گاؤں والوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے گا۔ کابینی وزیر گنیش جوشی نے بتایا کہ ضلع مجسٹریٹ نے سڑک کی تعمیر نو کے لیے 30 لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعمیراتی کام میں کوئی تاخیر نہیں کی جائے گی اور مقامی دیہاتیوں کے لیے محفوظ اور آسان نقل و حمل کو یقینی بناتے ہوئے کام کو فوری اور معیار کے ساتھ مکمل کیا جائے گا۔ اس موقع پر ضلع مجسٹریٹ دہرادون آشیش چوہان، محکمہ تعمیرات عامہ کے ایگزیکٹیو انجینئر راجیش کمار، سندر سنگھ کے علاوہ ضلع انتظامیہ کے افسران اور مقامی دیہاتی موجود تھے۔

گنگوتری شاہراہ پر موٹر سائیکل کھائی میں گرنے سے دو افراد زخمی، ایک لاپتہ

دہرہ دون، (یو این آئی): اتراکھنڈ کے اترکاشی ضلع میں گنگوتری شاہراہ پر بدھ کی دیر رات ایک موٹر سائیکل کے گہری کھائی میں گرنے سے دو لوگ زخمی ہو گئے اور ایک شخص لاپتہ ہے۔ موٹر سائیکل پر تین افراد سوار تھے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق حادثے کی اطلاع ملنے کے بعد دو افراد کو زخمی حالت میں بچایا گیا جبکہ تیسرا شخص لاپتہ ہے۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے تلاش نہیں کیا جا سکا۔ جمعرات کی صبح لاپتہ شخص کی تلاش دوبارہ شروع کر دی گئی ہے۔ اترکاشی ضلع ایمرجنسی مینجمنٹ سینٹر کے انچارج شاردول گسائیں نے بتایا کہ بدھ کی رات تقریباً گیارہ بجے گنگوتری قومی شاہراہ پر ایک موٹر سائیکل کے حادثے کا شکار ہونے کی اطلاع ملی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس، ایس ڈی آر ایف گنگوتری اور 108 ایمبولینس کو جائے حادثہ کے لیے روانہ کیا گیا۔ جائے وقوعہ پر معلوم ہوا کہ موٹر سائیکل پر تین افراد سوار تھے، جن میں سے دو افراد محفوظ ہیں اور ایک شخص سوریش لاما گہری کھائی میں گرنے کی وجہ سے لاپتہ بتایا جا رہا ہے۔ مذکورہ تینوں افراد بارڈر روڈز آرگنائزیشن (بی آر او) 72 میں بھیرو گھاٹی میں ملازم بتائے گئے ہیں۔ مسٹر گسائیں نے بتایا کہ پولیس اور اسٹیٹ ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف) کی جانب سے کل رات ڈھائی بجے تک تلاش اور بچاؤ مہم چلائی گئی، لیکن مسلسل بارش اور اندھیرے کی وجہ سے لاپتہ شخص کا پتہ نہیں چل سکا۔ خراب حالات کے پیش نظر رات کے وقت مہم کو ملتوی کر دیا گیا تھا۔

دہرہ دون میں ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کی تشکیل کا عمل

دہرادون، 2 جولائی (یو این آئی) اتراکھنڈ کے ضلع دہرادون میں ضلع منصوبہ بندی کمیٹی (ڈسٹرکٹ پلاننگ کمیٹی) کی تشکیل کا عمل جمعرات سے باضابطہ طور پر شروع کر دیا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے کمیٹی کی تشکیل کے لیے علاقائی انتخابی حلقوں کی عبوری حد بندی (عارضی ڈیلیمیٹیشن) جاری کر دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عوام سے مقررہ مدت کے اندر اعتراضات اور تجاویز طلب کی گئی ہیں۔ ضلع پنچایت راج افسر منوج نوڈیال نے بتایا کہ حتمی حد بندی کے مطابق ضلع کی دیہی آبادی 5,48,851 مقرر کی گئی ہے۔ اس بنیاد پر ضلع پنچایت کے 30 منتخب ارکان ہوں گے، جبکہ یہی منتخب ارکان اپنے درمیان سے 10 ارکان کو ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے لیے منتخب کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ شہری بلدیاتی علاقوں کی مجموعی آبادی 10,49,328 ہے۔ اس کے مطابق ضلع کی سات بلدیاتی اداروں میں 202 منتخب ارکان ہوں گے، جن میں سے اپنے درمیان سے 20 ارکان ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے لیے منتخب کیے جائیں گے۔ منوج نوڈیال نے مزید بتایا کہ ضلع مجسٹریٹ کی ہدایت کے مطابق اگر کسی شخص کو عبوری حد بندی پر کوئی اعتراض یا تجویز پیش کرنی ہو تو وہ اپنی تحریری درخواست ضلع مجسٹریٹ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر یا ضلع پنچایت راج افسر کے دفتر میں جمع کرا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عبوری حد بندی کی اشاعت اور اعتراضات طلب کرنے کا عمل آج سے شروع ہو چکا ہے۔ اعتراضات جمع کرانے کی آخری تاریخ 4 جولائی مقرر کی گئی ہے، جبکہ موصولہ اعتراضات کی سماعت 6 جولائی کو ہوگی۔ اس کے بعد 8 جولائی کو حکومت کو رپورٹ بھیجی جائے گی۔

گرافک ایرا یونیورسٹی میں تعلیم کو انسانی اقدار سے جوڑنے کے موضوع پر تین روزہ فیکلٹی ڈویلپمنٹ پروگرام کا آغاز

دہرہ دون، (یو این آئی): اتراکھنڈ کے شہر دہرا دون میں واقع ملک کی ممتاز نجی جامعات میں شامل گرافک ایرا ڈیمڈ یونیورسٹی میں جمعرات کو تعلیم کو انسانی اقدار سے جوڑنے کے مقصد سے تین روزہ فیکلٹی ڈویلپمنٹ پروگرام (ایف ڈی پی) کا آغاز کیا گیا۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر نریندر سنگھ نے کہا کہ زندگی میں کامیابی حاصل کرنا اہم ضرور ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری یہ ہے کہ انسان کے اندر اخلاقی اور انسانی اقدار پروان چڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کا مقصد صرف روزگار کمانا سکھانا نہیں بلکہ بہتر اور باوقار زندگی گزارنے کا شعور دینا بھی ہونا چاہیے۔ اے آئی سی ٹی ای (اے آئی سی ٹی ای) کے ریسورس پرسن ڈاکٹر ہمانشو کمار رائے نے کہا کہ جب تعلیم میں انسانی اقدار کو شامل کیا جاتا ہے تو فرد ایک ذمہ دار، حساس اور بہتر شہری بنتا ہے۔ ان کے مطابق تعلیم اسی وقت بامعنی ہوتی ہے جب وہ انسان کی سوچ، رویے اور کردار میں مثبت تبدیلی پیدا کرے۔ اس فیکلٹی ڈویلپمنٹ پروگرام کا انعقاد گرافک ایرا ڈیمڈ یونیورسٹی نے یونیورسل ہیومن ویلیوز (یو ایچ وی) سیل اور اے آئی سی ٹی ای کے مشترکہ تعاون سے کیا ہے۔

کورونیشن اسپتال کی خستہ حالت پر ڈی ایم خفا

سہولیات بہتر بنانے کی سخت ہدایات جاری آئی سی یو میں اے سی ناکارہ، رجسٹریشن نامکمل، وارڈ گندے ڈی ایم نے سخت کارروائی کا حکم دیا

دہرہ دون: ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے بدھ کی رات 8:00 بجے کورونیشن اسپتال کا اچانک معائنہ کیا۔ اس اچانک معائنہ سے اسپتال انتظامیہ میں ہلچل مچ گئی۔ معائنہ کے دوران غفلت، غلاظت اور سنگین بے ضابطگیاں سامنے آئیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے قصوروار اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے چیف میڈیکل آفیسر (سی ایم او) اور چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (سی ایم او) کی مشترکہ کمیٹی تشکیل دی ہے اور فوری رپورٹ طلب کی ہے۔ جب ضلع مجسٹریٹ پہلے آئی سی یو وارڈ پہنچے تو وہاں کی صورتحال چونکا دینے والی تھی۔ زندگی بچانے والی سہولت سمجھے جانے والے آئی سی یو میں ایئر کنڈیشنر ناکارہ تھا جس سے مریض نمی اور دم گھٹنے میں مبتلا تھے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ ہسپتال کے پی آر او (فزیکل آفیسر) کو بار بار درخواست کرنے کے باوجود ایئر کنڈیشنر آن نہیں کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) نے پی آر او کے خلاف تادیبی کارروائی کی ہدایت کی ہے اور چیف میڈیکل آفیسر (سی ایم ایس) سے وضاحت طلب کی ہے۔ مزید برآں، ICU اسٹاک رجسٹر میں 29 جون سے ادویات کا کوئی ریکارڈ نہیں تھا، اور انچارج نرس کو آرام سے چھٹی پر پایا گیا تھا۔ عملے کے حاضری رجسٹر میں بھی سنگین خامیاں پائی گئیں۔ ہسپتال کے پیڈیاٹرک، مرد، خواتین اور سرجری وارڈز کی حالت بھی ابتر ہے۔ مردانہ وارڈ میں جگر کے مرض میں مبتلا مریض کو ریفر کرنے کے لیے تیار کیا جا رہا تھا جو ہسپتال میں صحت یاب ہو سکتا تھا۔ ڈی ایم نے اس غیر ضروری حوالہ پر سخت اعتراض کیا۔ مزید برآں، مریض کو خود کو ڈھانپنے کے لیے ایک پھٹا ہوا کمبل دیا گیا۔ ہسپتال کے میٹرن سے وضاحت طلب کی گئی، اور تمام پھٹے ہوئے کمبلوں کو فوری طور پر ٹھکانے لگانے کا حکم دیا گیا۔ ہسپتال کی لفٹ پان تھوک اور گندگی سے بھری پڑی تھی اور حفاظتی مقاصد کے لیے سی سی ٹی وی کیمرہ نہ ہونے کے باوجود ضلع مجسٹریٹ نے اس صورتحال پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔ اس دورے کے دوران، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے وارڈ میں مریضوں سے بات کی، ان کی خیریت دریافت کی، اور ہسپتال کی طرف سے فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں رائے بھی لی۔ معائنہ کے دوران ایمرجنسی میڈیکل آفیسر منیش شرما اور اسپتال کے دیگر طبی افسران موجود تھے۔

لاوارث مریض کیلئے فرشتہ بن گئے ڈی ایم

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرجری وارڈ میں لاوارث مریض کے لیے فرشتہ بن کر پہنچے۔ مریض کی حالت انتہائی تشویشناک تھی، اس کا شوگر لیول 40 فیصد سے نیچے چلا گیا، پھر بھی کوئی اس کی عیادت کے لیے نہیں تھا۔ مریض کے قریب گندگی کے ڈھیر اور باسی کھانے کی پلیٹیں پیچھے رہ گئیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی جلد بازی کی وجہ سے مریض کو فوری طور پر ہنگامی طبی امداد فراہم کی گئی۔ انتظامی عملے کی آمد کی اطلاع ملتے ہی ڈی ایم کے پہنچنے سے صرف پانچ منٹ قبل ہی وارڈ کو جلدی سے صاف کیا جا رہا تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے مشترکہ طور پر سی ایم او اور سی ایم ایس کو سخت ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ ہسپتال میں موجود ان تمام ظاہری خامیوں اور نظامی خامیوں کو فوری طور پر دور کریں، تاکہ عام لوگوں کو بہتر اور باعزت صحت کی دیکھ بھال مل سکے۔

ڈاکٹر راجندر پرساد کھجوریا نے اندرا گاندھی نیشنل فاریسٹ اکیڈمی، دون کے ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالا

دہرہ دون: آندھرا پردیش کیڈر کے 1991 بیچ کے انڈین فارسٹ سروس (IFS) افسر ڈاکٹر راجندر پرساد کھجوریا نے جمعرات کو اندرا گاندھی نیشنل فارسٹ اکیڈمی (IGNFA)، دہرادون کے ڈائریکٹر کے طور پر چارج سنبھال لیا۔ وہ مسز بھارتی کی جگہ لیں گے، جو 30 جون کو ریٹائر ہوئیں۔ اندرا گاندھی نیشنل فارسٹ اکیڈمی کے ڈائریکٹر کے طور پر چارج سنبھالنے سے پہلے، انہوں نے آندھرا پردیش انوائرمنٹ مینجمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ڈاکٹر راجندر پرساد کھجوریا، انڈین فاریسٹ سروس، آندھرا پردیش کیڈر کے 1991 بیچ کے افسر، ایک مشہور ماہر جنگلات اور ماہر تعلیم ہیں جن کے پاس 35 سال سے زیادہ کام کا تجربہ ہے۔ وہ اصل میں جموں و کشمیر کا رہنے والا ہے۔ انہوں نے ٹورنٹو یونیورسٹی، کینیڈا سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، اور جنگلات کے انتظام، ماحولیاتی تحفظ، اور پالیسی سازی میں کئی اہم کردار ادا کیے ہیں۔ ان کے متعدد تحقیقی مقالے قومی اور بین الاقوامی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ وہ 'امرت کال' کے مقاصد کے مطابق ہندوستانی جنگلاتی خدمات کی تربیت کو تشکیل دینے کے لیے واضح وژن کے ساتھ ایک ہنرمند اور قابل افسر ہیں۔ ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد، انہوں نے IGNFA کے فیکلٹی اور عملے سے بات چیت کی اور اکیڈمی میں جاری مختلف سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔

ملک کے بڑے قومی اداروں کو بم کی دھمکی دینے والا گرفتار

36 سالہ نشانت تیاگی 2008 سے دماغی بیماری کا علاج کروا رہا ہے: دہلی پولیس

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی پولیس نے غازی آباد کے ایک شخص کو این آئی اے، اسرو، ڈی آر ڈی او اور ایئر انڈیا کی فلائٹ سمیت کئی اداروں کو بم سے اڑانے کی دھمکی دینے والی جعلی ای میل بھیجنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ 36 سالہ نشانت تیاگی 2008 سے دماغی بیماری کا علاج کروا رہا ہے۔ حکام نے بتایا کہ 29 جون کو بھیجی گئی ای میل میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ بم کئی اعلیٰ دفاعی تنصیبات پر رکھے گئے تھے، جن میں نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے)، انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو)، نیوکلیئر پاور کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (این پی سی آئی ایل)، ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) اور وزارت شہری ہوابازی کے ہیڈکوارٹرز (ایم او سی اے) کی وزارت شامل ہیں۔ نئی دہلی سے نیو یارک جانے والی ایئر انڈیا کی پرواز کو ایک دھمکی آمیز ای میل بھی بھیجا گیا، جس میں فوری طور پر سکیورٹی چیک کرنے اور متعدد ایجنسیوں کو الرٹ کرنے کا اشارہ کیا گیا۔ پولیس نے بتایا کہ تمام متعلقہ اداروں اور سیکورٹی ایجنسیوں کو مطلع کیا گیا تھا اور معیاری سیکورٹی پروٹوکول کی پیروی کی گئی تھی، اور دھمکیوں کو جعلی پایا گیا تھا۔ واقعے کے بعد پولیس نے تفتیش شروع کر دی۔ تکنیکی تحقیقات کے دوران پولیس نے دو ای میل اکاؤنٹس کا تجزیہ کیا جن کے بارے میں شبہ ہے کہ ای میلز بھیجنے کے لیے استعمال کیے گئے تھے۔ حکام نے بتایا کہ ای میل ریکارڈز کی تفصیلی جانچ کے بعد تفتیش کاروں کو اکاؤنٹس سے منسلک موبائل نمبر تک پہنچایا گیا۔

تکنیکی نگرانی کا استعمال کرتے ہوئے، پولیس ٹیم کو 30 جون کو معلوم ہوا کہ مشتبہ شخص سینوگ نگر، غازی آباد، اتر پردیش میں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس مقام پر پہنچی اور مشتبہ شخص نشانت تیاگی کو اس کے گھر سے گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق تیاگی نے اوپن اسکولنگ کے ذریعے اپنی تعلیم حاصل کی اور 2010 میں بیچلر ڈگری پروگرام میں داخلہ لیا لیکن اسے مکمل نہیں کیا۔ ابتدائی تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ وہ مبینہ طور پر 2008 سے ذہنی بیماری میں مبتلا تھا اور کئی سالوں سے مختلف طبی اداروں میں زیر علاج تھا۔ حکام نے بتایا کہ اس کے خاندان کے افراد نے پولیس کو اس کی وسیع طبی تاریخ کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔

پولیس کا کہنا ہے کہ تفتیش کے دوران کوئی دھماکہ خیز مواد یا مشتبہ مواد برآمد نہیں ہوا۔ ای میل بھیجنے کے پیچھے محرکات کا تعین کرنے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تحقیقات کے نتائج کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

حکام نے بتایا کہ 29 جون کو بھیجی گئی ای میل میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ بم کئی اعلیٰ دفاعی تنصیبات پر رکھے گئے تھے، جن میں نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے)، انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو)، نیوکلیئر پاور کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (این پی سی آئی ایل)، ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) اور وزارت شہری ہوابازی کے ہیڈکوارٹرز (ایم او سی اے) کی وزارت شامل ہیں۔

ڈاکٹر چشتی پنڈت دین دیال ڈیجیٹل تربیتی مہم کے قومی انچارج مقرر

بی جے پی اقلیتی مورچہ نے ڈیجیٹل تربیتی مہم کا آغاز کیا، 75 ہزار سے زائد کارکنان کو تربیت دینے کا ہدف

نئی دہلی، (صحافت بیورو): بھارتیہ جنتا پارٹی اقلیتی مورچہ کے قومی جنرل سکریٹری ڈاکٹر صوفی ایم کے چشتی کو پنڈت دین دیال ڈیجیٹل تربیتی مہم کا قومی انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تقرری بی جے پی کی قومی قیادت اور اقلیتی مورچہ کے قومی صدر جمال صدیقی کی ہدایت پر عمل میں آئی ہے۔ اس تقرری کو تنظیم کو ڈیجیٹل طور پر مزید مضبوط بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم قرار دیا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر چشتی نے بتایا کہ پنڈت دین دیال ڈیجیٹل تربیتی مہم کے تحت ملک بھر کی مختلف ریاستوں اور اضلاع میں انچارج اور معاون انچارج مقرر کیے گئے ہیں۔ ان تمام عہدیداروں کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ منڈل اور بوتھ سطح تک بی جے پی اقلیتی مورچہ کے کارکنان کو ڈیجیٹل تربیت فراہم کریں، انہیں تنظیم کے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز سے جوڑیں اور تربیت مکمل ہونے پر سرٹیفکیٹ بھی فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی تنظیم کو تکنیکی طور پر مزید مضبوط بنانے کے مقصد سے یہ مہم شروع کی گئی ہے۔ اس کے ذریعے کارکنان کو ڈیجیٹل ذرائع کے مؤثر استعمال، تنظیمی سرگرمیوں میں ٹیکنالوجی کی اہمیت اور آن لائن تربیت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کیا جائے گا، تاکہ وہ جدید ٹیکنالوجی کے مطابق اپنی تنظیمی ذمہ داریاں بہتر انداز میں انجام دے سکیں۔ ڈاکٹر چشتی نے بتایا کہ اس مہم کے تحت پورے ملک میں 75 ہزار سے زائد اقلیتی کارکنان کو ڈیجیٹل تربیت دینے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد اقلیتی مورچہ کے ہر کارکن کو ڈیجیٹل طور پر بااختیار بنانا اور تنظیم کی اسکیموں اور پروگراموں کو بوتھ سطح تک مؤثر انداز میں پہنچانا ہے۔ اس مہم میں حسین خان اور جو جوس کو قومی معاون انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ دونوں عہدیدار قومی انچارج کے ساتھ مل کر مہم کی نگرانی کریں گے اور مختلف ریاستوں واضلاع میں اس کے مؤثر نفاذ کو یقینی بنائیں گے۔ بی جے پی اقلیتی مورچہ کا ماننا ہے کہ یہ ڈیجیٹل تربیتی مہم تنظیم کو نئی توانائی فراہم کرے گی اور کارکنان کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرتے ہوئے ان کی تنظیمی سرگرمیوں میں مزید مؤثر اور فعال کردار ادا کرنے کے قابل بنائے گی۔

اسلامی طرز زندگی دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ضامن: گلفام قریشی

بزرگان قوم کی رہنمائی اور نئی نسل کو تعلیم کی طرف راغب کر کے ملک وملت کو ترقی یافتہ بنانے پر زور

نئی دہلی، (صحافت بیورو) ملک کے موجودہ فرقہ وارانہ ماحول پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایم جی بلڈرز اور کولونائزر کے سربراہ گلفام قریشی نے کہا کہ مذہب اسلام کا حقیقی پیغام انسانیت کی بقاء، اتحاد، ہم آہنگی اور بھائی چارہ قائم رکھنے کا ہے جس میں کامیابی، فلاح و بہبود مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وقت میں ہر انسان مد مقابل کو دبا کر آگے بڑھنا چاہتا ہے جبکہ اسلام نے ترقی کے بے شمار راستے کھلے رکھے ہیں جس پر ایمانداری، خودداری اور اسلامی طریقہ کار کے تحت بہت آسانی اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھ سکتا ہے اور ترقی کر سکتا ہے۔ گلفام قریشی نے 'صحافت' سے خصوصی گفتگو میں قوم میں نفسا نفسی کی صورتحال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے خاص طور پر محرم کا ذکر کیا اور کہا کہ رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جس اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی آبیاری کی تھی، اسے آپ ﷺ کے نواسے حضرت سیدنا حسینؓ نے اپنی بے مثال قربانی پیش کر کے بچایا اور آج وہی اسلام دنیا میں قائم ودائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ہمیں قربانی، ایمانداری اور فرقہ وارانہ یکجہتی کا پیغام دیتا ہے کیونکہ اسی میں دنیا اور آخرت کا کامیابی کا راز مضمر ہے۔

ایم جی بلڈرز اور کولونائزر کے سربراہ مسٹر قریشی نے کہا کہ محرم ہمیں اتحاد اور بھائی چارے کی یاد دلاتا ہے اور اپنے خاندان، پڑوسی، قوم اور ملک وملت کے لیے فکرمند رہنے کا پیغام دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم میں پائی جانے والی خرابیوں اور کم علمی کیلئے ہم خود ذمہ دار ہیں کیونکہ اپنے نوجوانوں کی بے راہ روی پر ہم آنکھ بند کر لیتے ہیں جبکہ ہمیں چاہئے کہ نوجوانوں کی اصلاح کریں، انہیں بتائیں کہ اسلام سب سے بہترین مذہب ہے اور یہی وہ مذہب ہے جو اپنی اور اپنے ملک وملت کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیکو شاں رہنے کا حکم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج فضول خرچی، ریاکاری اور حسد اس قدر حاوی ہو چکے ہیں کہ لوگوں کو دکھانے اور وقتی طور پرور کرنے میں بیشتر وقت ضائع کر دیتے ہیں جبکہ نئی نسل کی تعلیم وتربیت کی وہ فکر نہیں کرتے جس کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ مذہب اسلام تعلیم اور کاروبار پر زور دیتا ہے اس لئے کہ ایک نوجوان کی تعلیم سے پورا خاندان روشن ہوتا ہے اور خاندان کے نوجوانوں کی تعلیم سے پوری قوم کا سر فخر سے بلند ہوتا ہے۔ مشہور کاروباری اور سماجی مصلح گلفام قریشی نے اپنے بیان کے آخر میں قوم کے بزرگوں کو مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ تعلیمی ماحول کو بہتر بنائیں اور اپنے نوجوانوں کو تعلیم کی طرف راغب کریں تا کہ ہمارے وطن عزیز میں ایسا خوشگوار ماحول قائم ہو جو اتحاد بین المسلمین کے ساتھ ساتھ اتحاد بین المذاہب کے طور پر پوری دنیا میں منفرد مقام حاصل کر سکے۔

معیاری تعلیم کو کفایتی اور سب کیلئے قابل رسائی بنانا حکومت کا عزم: وزیر تعلیم

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کے وزیر تعلیم آشیش سود نے جمعرات کو کہا کہ دہلی حکومت معیاری تعلیم کو کفایتی اور سب کے لیے قابل رسائی بنانے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔ مسٹر سود نے دہلی حکومت کی جانب سے تمام پرائیویٹ غیر امداد یافتہ اسکولوں کو ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ 15 جولائی 2026 تک اپنی اسکول کی سطح کی فیس ریگولیشن کمیٹی لازمی طور پر تشکیل دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ دہلی اسکول ایجوکیشن (فیس کے تعین اور ریگولیشن میں شفافیت) ایکٹ 2025 کے نفاذ کے بعد کیا گیا ہے۔ اس تاریخی قانون کا مقصد قومی راجدھانی خطہ (این سی ٹی) دہلی میں اسکول کی فیس کے تعین کے عمل کو مکمل طور پر شفاف، جوابدہ اور منصفانہ بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم سماجی خدمت کا ذریعہ ہے، کاروبار کا نہیں۔ والدین پر من مانے طریقے سے فیس میں اضافے یا پوشیدہ چارجز کے ذریعے غیر ضروری مالی بوجھ ڈالنے کی اجازت کسی بھی صورت میں نہیں دی جائے گی۔ نیا قانون اس بات کو یقینی بنائے گا کہ اسکولوں کی طرف سے لیا جانے والا ایک ایک روپیہ مکمل طور پر شفاف، منصفانہ اور جوابدہ ہو۔ مکمل شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے کمیٹی میں شامل کیے جانے والے پانچ والدین کے نمائندوں اور تین اساتذہ کے نمائندوں کا انتخاب عوامی طور پر اور ویڈیو ریکارڈنگ کے ساتھ لاٹری (ڈرا آف لاٹس) کے ذریعے کیا جائے گا۔ اسکولوں کو لاٹری کے انعقاد سے کم از کم سات دن قبل عوامی نوٹس جاری کرنا ہوگا اور پورے عمل کی نگرانی حکومت کے مقرر کردہ مبصرین کریں گے۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ اگر کوئی اسکول انتظامیہ اس جمہوری عمل کو متاثر کرنے، اس میں مداخلت کرنے یا قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرے گی تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

وزیر صحت کا ستیہ وادی راجہ ہریش چندر اسپتال کا معائنہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی کے وزیر صحت ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ نے جمعرات کو نریلا میں

واقع ستیہ وادی راجہ ہریش چندر اسپتال کا معائنہ کر کے طبی خدمات کو مزید بہتر بنانے کے لیے کئی ہدایات دیں۔ ڈاکٹر پنکج نے اسپتال میں زچگی خدمات کی توسیع، ایمرجنسی طبی نظام کو مضبوط کرنے، سی ٹی اسکین، ایم آر آئی اور الٹرا ساؤنڈ جیسی جدید جانچ کی سہولیات کے جلد قیام، صفائی ستھرائی کے نظام میں سدھار اور ڈاکٹروں کی کمی کو ترجیحی بنیادوں پر دور کرنے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے ایمرجنسی وارڈ، خواتین اور بچوں کے آبزرویشن وارڈ، مائنر آپریشن تھیٹر، پلاسٹر وارڈ اور ہڈیوں کے امراض (آرتھوپیڈک) کے شعبے سمیت اسپتال کے مختلف یونٹوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور سینئر ڈاکٹروں کے ساتھ اسپتال کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے ان شعبوں کی نشاندہی کی جہاں فوری سدھار کی ضرورت ہے۔

'پاکستان میں شری گرو سنگھ سبھا گردوارے کو توڑنے پر اے اے پی کی خاموشی سکھ مخالف ذہنیت کا ثبوت'

وزیر اعظم مودی کی حکومت لگاتار سکھوں اور دیگر اقلیتی برادریوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے کام کر رہی ہے: ملہوترا

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی پردیش بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر ہرش ملہوترا نے پاکستان کے فرخ آباد میں شری گرو سنگھ سبھا گردوارے کو توڑے جانے کی سخت مذمت کرتے ہوئے اس معاملے پر عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے لیڈروں کی خاموشی کو سکھ مخالف ذہنیت قرار دیا ہے۔ مسٹر ملہوترا نے جمعرات کو کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت لگاتار سکھوں اور دیگر اقلیتی برادریوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ وہیں پاکستان کی حکومت نے اقلیتوں کو انتہا پسندوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے اور اسی کے ساتھ پاکستان مسلسل دہشت گردی کی پناہ گاہ بنا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں شری سنگھ سبھا گردوارے کو توڑے جانے کے ایک ہفتے بعد بھی پنجاب کی عام آدمی پارٹی کی حکومت کی اس پر خاموشی ہم وطنوں کو حیران کرتی ہے اور قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان خود سکھ مریاداؤں کی خلاف ورزی کے قصوروار ہیں اور شری اکال تخت صاحب نے انہیں سکھ پنتھ مخالف قرار دیا ہوا ہے اور ایسے میں مسٹر مان اور سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کی پاکستان میں گردوارہ توڑے جانے پر خاموشی ان کے سکھ مخالف ہونے کا ایک اور ثبوت ہے۔

اخلاق، کردار اور انسانیت ہی اصل کامیابی ہے: ڈاکٹر دلدار جعفری سرسوی

نئی دہلی، (پریس ریلیز) معروف ذاکر اہل بیت ڈاکٹر انجینئر سید دلدار حسین جعفری سرسوی نے کہا ہے کہ انسان کی حقیقی کامیابی دولت، شہرت یا اعلیٰ ڈگریوں میں نہیں بلکہ اچھے اخلاق، مضبوط کردار اور انسانیت کی خدمت میں ہے۔ مسٹر جعفری نے خصوصی گفتگو کے دوران کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو"۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی تمام ظاہری کامیابیاں یہیں رہ جاتی ہیں، جبکہ آخرت میں انسان کے ساتھ صرف اس کے نیک اعمال اور بہترین اخلاق جاتے ہیں۔ نرم لہجہ، سچائی، درگزر اور حسن سلوک ہی انسان کو حقیقی کامیابی سے ہمکنار کرتے ہیں۔ ڈاکٹر دلدار جعفری سرسوی نے کردار کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ لوگ انسان کی باتیں بھول سکتے ہیں، لیکن اس کا رویہ اور برتاؤ ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ انہوں نے قرآن مجید کی آیت (ترجمہ) "اور لوگوں سے اچھی بات کہو" (سورہ البقرہ: 83) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مضبوط کردار وہ ہے جو تنہائی اور مجمع، دونوں جگہ یکساں رہے۔ وعدے کی پابندی، امانت داری اور دیانت داری ہی ایک باکردار شخصیت کی اصل پہچان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انسانیت تمام اقدار کی بنیاد ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا، ضرورت مند کی مدد کرنا، غمزدہ کو حوصلہ دینا اور ہر انسان کیساتھ بلا امتیاز حسن سلوک اختیار کرنا ہی حقیقی انسانیت ہے، کیونکہ درد اور تکلیف کسی مذہب، ذات یا رنگ کی محتاج نہیں ہوتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ قابلیت انسان کو عزت کے دروازے تک پہنچا سکتی ہے، لیکن معاشرے میں مستقل عزت، وقار اور منفرد شناخت صرف اعلیٰ اخلاق اور بہترین کردار کے ذریعے ہی حاصل ہوتی ہے۔ ڈاکٹر دلدار جعفری سرسوی کے مطابق دنیا کی سب سے بلند عمارت اچھا اخلاق ہے، جس کی بنیاد انسانیت اور جس کی چھت بہترین کردار ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر انجینئر سید دلدار حسین جعفری سرسوی علمی، دینی اور سماجی خدمات کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔ انہیں ذاکر اہل بیت کی حیثیت سے بھی عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، جبکہ ان کے علم، اخلاق اور سماجی خدمات کو مختلف حلقوں میں قدر کی نگاہ سے سراہا جاتا ہے۔

شادی کے بہانے دھوکہ دینے والے گروہ کا پردہ فاش، 3 ملزمین گرفتار

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی پولیس نے شادی کے بہانے دھوکہ دینے والے ایک گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے اس سلسلے میں تین ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے جمعرات کو بتایا کہ یہ گروہ مبینہ طور پر غیر شادی شدہ مردوں کو نشانہ بناتا تھا اور فرضی شادیاں کروا کر ان سے پیسے اینٹھتا تھا۔ پولیس نے بتایا کہ اس معاملے میں 3 ملزمین لولی عرف للیتا، کمل لوہرا اور دیپو عرف راکیش اکا کو گرفتار کیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ڈی سی پی) ہریشوروی سوامی نے بتایا کہ یہ معاملہ خیالہ تھانے میں درج ایک خاتون کے لاپتہ ہونے کی شکایت کی جانچ کے دوران سامنے آیا۔ تکنیکی نگرانی اور مقامی انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر پولیس نے خاتون کا پتہ راجستھان میں لگایا۔ وہاں معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے شادی شدہ تھی اور اسکے 4 بچے ہیں۔ وہ مبینہ طور پر ایک ایسے گروہ کا حصہ تھی جو شادی شدہ خواتین کو کنواری دلہن بتا کر بھولے بھالے مردوں کو دھوکہ دیتا تھا۔ ڈی سی پی نے بتایا کہ گروہ نے مبینہ طور پر ایک فرضی شادی کروا کر متاثرہ شخص سے 6 لاکھ روپے لیے تھے اور شادی والے گھر سے نقدی اور قیمتی سامان لیکر بھاگنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ پولیس کے مطابق جانچ میں پتہ چلا کہ ملزمان اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر فرضی شادیاں کروا کر غیر شادی شدہ مردوں کو نشانہ بناتے تھے۔ متاثرین کا بھروسہ جیتنے اور پیسے لینے کے بعد وہ نقدی اور قیمتی سامان لیکر بھاگ جاتے تھے۔ پولیس نے کہا کہ باقی ملزمان کی شناخت کر لی گئی ہے اور انہیں گرفتار کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ معاملے کی مزید جانچ چل رہی ہے۔

رام مندر ٹرسٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں کی جانچ کا مطالبہ، سی پی آئی ایم پی نے وزیر اعظم کو مکتوب لکھا

نئی دہلی، (صحافت بیورو) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) پارلیمانی پارٹی کے لیڈر اور راجیہ سبھا کے رکن سنتوش کمار پی نے وزیر اعظم مودی کو مکتوب لکھ کر رام جنم بھومی تیرتھ شیتر ٹرسٹ میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں کی جامع جانچ کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر کمار نے خط میں لکھا کہ رام مندر سے جڑے حالیہ تنازعات نے کروڑوں عقیدت مندوں کی آستھا کو متاثر کیا ہے اور پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان رام عقیدت، انصاف اور ہمدردی کی علامت ہیں، لیکن رام مندر کو سیاسی فائدے کے ایک ذریعے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ٹرسٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں کے الزامات کے بعد ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی، مجرمانہ مقدمات درج ہوئے اور نقدی اور قیمتی چڑھاوے کی گنتی سے جڑے کئی لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ سرکاری جانچ رپورٹ ابھی تک عام نہیں کی گئی ہے۔ سی پی آئی ایم پی نے ہندوستان کے سی اے جی سے ٹرسٹ کے قیام سے لے کر اب تک حاصل ہونے والے تمام عطیات اور اثاثوں کا جامع آڈٹ کرانے کا مطالبہ کیا۔ اس کے علاوہ مندر کی تعمیر، ٹرسٹ کے انتظام اور چڑھاوے کی دیکھ ریکھ سے جڑے تمام الزامات کی آزادانہ عدالتی جانچ کرائی جائے۔

رام مندر میں چندے کی چوری کے اصل گنہگاروں کو بچا رہے ہیں مودی: کیجریوال

ایودھیا میں 9 کروڑ کی زمین 55 کروڑ میں بیچ دی گئی، 14 کروڑ کی زمین 95 کروڑ میں مندر ٹرسٹ نے خریدی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے وزیر اعظم نریندر مودی پر بھگوان شری رام کے مندر میں چندے کی چوری کے اصل گنہگاروں کو بچانے کا الزام لگایا ہے۔ مسٹر کیجریوال نے جمعرات کو یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ شری رام مندر میں چڑھاوا چوری ہوا ہے، اب یہ سب لوگ مان رہے ہیں لیکن کیا اصل قصورواروں کو، جو بڑے بڑے بااثر اور طاقتور لوگ اس میں شامل ہیں، ان کو سزا مل پائے گی؟ ان کی گرفتاریاں ہوں گی؟ کیا ان کے خلاف کارروائی ہوگی؟ ہر جگہ خوب ہنگامہ مچایا گیا ہے کہ وزیر اعظم کسی کو چھوڑیں گے نہیں، کسی کو بخشیں گے نہیں۔

انہوں نے کہا کہ پورا واقعہ یہ ضرور دکھاتا ہے کہ مودی جی نے پورے معاملے کو رفع دفع کرنے، اس کی پردہ پوشی کرنے اور قصورواروں کو بچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے خود ایک ٹرسٹ بنایا اور انہوں نے ایک ایک شخص کو خود منتخب کیا ہے۔ اس ٹرسٹ میں وزیر اعظم کے اپنے لوگ ہیں۔ چمپت رائے وزیر اعظم کے بہت خاص مانے جاتے ہیں۔ چمپت رائے ان کے اپنے آدمی مانے جاتے ہیں۔ سال 2021 میں وہاں زمینوں کے خوب گھوٹالے ہوئے۔ ایک پاٹھک خاندان نے دو کروڑ کی زمین ان کی پارٹی کے ایک شخص کو بیچی اور 10 منٹ کے اندر اس شخص نے وہی زمین 18 کروڑ روپے میں مندر ٹرسٹ کو بیچ دی۔ 10 منٹ کے اندر دو کروڑ کی زمین 18 کروڑ کی ہوگئی۔ کیا وزیر اعظم کو اس کا پتہ نہیں چلا؟ پوری دنیا کو پتہ تھا، میڈیا میں بھی آیا تھا۔ اسی طرح 3 کروڑ کی زمین 24 کروڑ میں ٹرسٹ کو بیچ دی گئی۔ 9 کروڑ کی زمین 55 کروڑ میں بیچ دی گئی۔ 14 کروڑ کی زمین 95 کروڑ میں مندر ٹرسٹ نے خریدی۔ کیا وزیر اعظم کو اس کا پتہ نہیں چلا؟ یہ سب عوامی ڈومین میں ہے، پھر بھی کیا وزیر اعظم کو پتہ نہیں چلا؟ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ مندر کی تعمیر میں انجینئرز کا الزام ہے کہ ان سے ٹینڈرز پر 40-40 فیصد کمیشن مانگا جاتا تھا۔ کیا وزیر اعظم کو اس کا پتہ نہیں چلا؟ 40 دن میں 70 بار سی سی ٹی وی کیمروں کے اندر چوری پکڑی گئی، کیا انہیں پتہ نہیں چلا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ جب زمینوں کے گھوٹالے کے کاغذات لے کر ایس آئی ٹی کے پاس گئے، تو ایس آئی ٹی نے جو کہا وہ چونکا دینے والا تھا۔ ایس آئی ٹی نے کہا کہ وہ زمینوں کے گھوٹالے کی تو جانچ ہی نہیں کر رہے ہیں، وہ تو صرف چڑھاوا کی جانچ کر رہے ہیں۔ تو یہ ایس آئی ٹی کر کیا رہی ہے؟ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ ملک کی عوام یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کس کو بچا رہے ہیں، کیوں بچا رہے ہیں اور ان کی کیا مجبوری ہے؟ ملک کے کروڑوں لوگوں کی آستھا کو ٹھیس پہنچی ہے۔

کیجریوال نے کہا کہ ایک پاٹھک خاندان نے دو کروڑ کی زمین ان کی پارٹی کے ایک شخص کو بیچی اور 10 منٹ کے اندر اس شخص نے وہی زمین 18 کروڑ روپے میں مندر ٹرسٹ کو بیچ دی۔ 10 منٹ کے اندر دو کروڑ کی زمین 18 کروڑ کی ہوگئی۔ کیا وزیر اعظم کو اس کا پتہ نہیں چلا؟ پوری دنیا کو پتہ تھا، میڈیا میں بھی آیا تھا۔ اسی طرح 3 کروڑ کی زمین 24 کروڑ میں ٹرسٹ کو بیچ دی گئی۔ 9 کروڑ کی زمین 55 کروڑ میں بیچ دی گئی۔ 14 کروڑ کی زمین 95 کروڑ میں مندر ٹرسٹ نے خریدی۔ کیا وزیر اعظم کو اس کا پتہ نہیں چلا؟ یہ سب عوامی ڈومین میں ہے، پھر بھی کیا وزیر اعظم کو پتہ نہیں چلا؟

دہلی جمخانہ کلب کو 'لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس' کا نوٹس جاری

متعلقین کو 7 جولائی تک جواب کے ساتھ حاضری اور سماعت میں شامل ہونے کا حکم

نئی دہلی، (صحافت بیورو) تاریخی 'دہلی جمخانہ کلب' کو لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس (ایل اینڈ ڈی او) نے احاطہ خالی کرنے کیلئے وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے۔ اس نوٹس میں محکمہ نے کلب انتظامیہ کو ہدایت دی ہے کہ وہ 7 جولائی کو دوپہر ڈھائی بجے سماعت کے لیے اپنے جواب کے ساتھ حاضر ہو۔ نیا قانونی نوٹس ملنے کے بعد کلب انتظامیہ دہلی ہائی کورٹ میں آئندہ سماعت کے پیش نظر اپنی قانونی لڑائی کو مزید مضبوط بنانے میں مصروف ہوگئی ہے۔ لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس (ایل اینڈ ڈی او) کے اسٹیٹ آفیسر پون کمار سنگھ نے 29 جون کو جاری کیے گئے وجہ بتاؤ نوٹس میں دہلی جمخانہ کلب سے پوچھا ہے کہ 'پبلک پریمسز (غیر مجاز قابضین کی بے دخلی) ایکٹ، 1971' کے تحت ان کے خلاف بے دخلی کا حکم کیوں نہ جاری کیا جائے۔ نوٹس میں کلب اور احاطے پر قبضہ رکھنے والے تمام متعلقہ افراد کو 7 جولائی تک اپنا جواب جمع کرانے اور اسی روز دوپہر 2.30 بجے ذاتی سماعت کے لیے پیش ہونے کی ہدایت دی گئی ہے۔ بدھ کی دوپہر نیا سرکاری نوٹس موصول ہونے کے بعد دہلی جمخانہ کلب کی قانونی ٹیم جواب تیار کرنے میں پوری طرح مصروف ہو گئی ہے۔ اراکین کا کہنا ہے کہ یہ پورا معاملہ پہلے ہی دہلی ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے، جہاں اس معاملے پر آئندہ اہم سماعت 28 جولائی کو مقرر ہے۔ اراکین کو پورا یقین ہے کہ اس پیچیدہ تنازعہ کا حتمی حل صرف عدالتی عمل کے ذریعے ہی ممکن ہوگا۔ کلب کے ایک سینئر رکن میجر اتل دیو نے بتایا کہ برسوں سے اس ادارے سے وابستہ لوگوں کے لیے یہ نوٹس ایک بڑا دھچکا اور مایوسی کا باعث ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ کلب صرف تفریح کی جگہ نہیں بلکہ ایسا مقام ہے جہاں لوگ اپنے خاندانوں کے ساتھ وقت گزارتے ہیں اور گہرے تعلقات استوار کرتے ہیں۔ ایک دیگر رکن وجے کھرانہ نے بھی کہا کہ کھیلوں اور سماجی سرگرمیوں کے ذریعہ ان کی کئی نسلیں اس کلب سے جذباتی طور پر وابستہ رہی ہیں۔ دوسری جانب نئے قانونی نوٹس کی اطلاع ملتے ہی جمخانہ کلب ورکرز ایسوسی ایشن کے صدر نندن سنگھ نیگی اپنے آبائی شہر سے دہلی کے لیے روانہ ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ اس غیر یقینی صورت حال کے باعث کلب کے 600 سے زائد ملازمین اپنے مستقبل کو لے کر شدید فکرمند ہیں اور مسلسل فون کر رہے ہیں۔ نیگی نے کہا کہ وہ دہلی پہنچ کر کمیٹی کے ساتھ اجلاس کریں گے اور قانونی عمل پر اعتماد رکھتے ہوئے آئندہ کا لائحہ عمل طے کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ لوٹینز دہلی کے وسط میں واقع '2، صفدر جنگ روڈ' پر موجود یہ وسیع وعریض احاطہ اصل میں امپیریل دہلی جمخانہ کلب لمیٹڈ (موجودہ دہلی جمخانہ کلب لمیٹڈ) کو ایک سماجی اور کھیلوں کے کلب کے طور پر چلانے کے لیے لیز پر دیا گیا تھا۔ یہ نہایت اہم اور قیمتی اراضی کا ٹکڑا لوک کلیان مارگ پر واقع وزیر اعظم کی رہائش گاہ کے بالکل قریب ہے۔ یہ پورا علاقہ انتہائی سخت سیکورٹی والے انتظامی زون میں آتا ہے، جہاں مرکزی حکومت اور دفاع سے متعلق کئی اہم ادارے بھی موجود ہیں۔

پاکستان سے ممبئی ریلوے پولیس کو پراسرار فون کال، "باندرہ کیسے جانا ہے؟"

سوال پر سکیورٹی ایجنسیوں میں کھلبلی، تحقیقات شروع

ممبئی: ممبئی پولیس کو پاکستان سے موصول ہونے والی ایک پراسرار فون کال کے بعد سکیورٹی ایجنسیوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ایک نامعلوم شخص نے پاکستان سے ریلوے پولیس کو فون کر کے صرف یہ سوال کیا کہ "ممبئی سے باندرہ کیسے جانا ہے؟" کال بظاہر معمولی معلوم ہونے کے باوجود موجودہ سکیورٹی حالات کے پیش نظر پولیس نے اسے انتہائی سنجیدگی سے لیتے ہوئے فوری تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق یہ فون کال بدھ کے روز موصول ہوئی تھی۔ کال کرنے والے نے اردو میں بات کرتے ہوئے باندرہ پہنچنے کا راستہ دریافت کیا، تاہم اس نے اپنی شناخت ظاہر نہیں کی اور نہ ہی فون کرنے کی کوئی وجہ بتائی۔ ابتدائی معلومات حاصل کرنے کے بعد کال منقطع ہوگئی، جس کے بعد متعلقہ سکیورٹی اداروں کو الرٹ کر دیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ اگرچہ کال کے دوران کسی قسم کی براہِ راست دھمکی نہیں دی گئی، لیکن چونکہ کال پاکستان سے کی گئی تھی، اس لیے اسے معمول کا واقعہ سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تفتیشی ادارے کال کرنے والے کی شناخت، مقام، فون نمبر اور ممکنہ مقصد کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ تکنیکی شواہد کی مدد سے کال کی مکمل جانچ کی جا رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل باندرہ ریلوے اسٹیشن سے متصل غریب نگر میں مغربی ریلوے نے بڑے پیمانے پر انسدادِ تجاوزات مہم چلائی تھی، جس کے دوران سیکڑوں غیر قانونی تعمیرات کو منہدم کیا گیا تھا۔ اس کارروائی کے بعد علاقے میں کشیدگی پیدا ہوئی تھی۔ پولیس اس پہلو کا بھی جائزہ لے رہی

ہے کہ آیا حالیہ فون کال کا اس واقعے سے کوئی تعلق ہے یا نہیں، تاہم فی الحال اس بارے میں کوئی باضابطہ نتیجہ اخذ نہیں کیا گیا ہے۔ ممبئی پولیس نے کہا ہے کہ احتیاطی تدابیر کے تحت تمام متعلقہ سکیورٹی ایجنسیوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے اور حساس مقامات پر نگرانی مزید سخت کر دی گئی ہے۔ حکام نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی مشتبہ سرگرمی یا لاوارث شے کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دیں اور افواہوں پر توجہ نہ دیں۔ پولیس کے مطابق معاملے کی مکمل تحقیقات جاری ہیں اور کال کے پس منظر کا پتہ چلنے کے بعد ہی اس کے مقصد کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم کی جا سکے گی۔

ممبئی میں موسلادھار بارش کا قہر برقرار

چرچ گیٹ کے بعد مرول اور میرا-بھائندر میں درخت گرنے کے مزید واقعات، تین حادثات سے شہری خوفزدہ

ممبئی: ممبئی اور مضافاتی علاقوں میں مسلسل ہونے والی موسلادھار بارش نے ایک بار پھر شہری زندگی کو شدید متاثر کر دیا ہے۔ جمعرات کی صبح چرچ گیٹ ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک بڑا درخت گرنے کے واقعے کے بعد شہر کے مختلف علاقوں، خصوصاً مارول اور میرا-بھائندر، میں بھی درخت گرنے کے مزید دو واقعات پیش آئے، جس کے بعد صرف چند گھنٹوں کے دوران درخت گرنے کے تین الگ الگ حادثات ریکارڈ کیے گئے۔ خوش قسمتی سے ان تمام واقعات میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، تاہم متعدد گاڑیاں اور دکانیں نقصان کا شکار ہوئیں جبکہ ٹریفک کافی دیر تک متاثر رہی۔ مرول کے ملٹری روڈ پر شدید بارش اور تیز ہواؤں کے باعث ایک قدیم اور بڑا درخت اچانک جڑ سے اکھڑ کر سڑک کنارے کھڑی ایک آٹو رکشا پر آ گرا۔ درخت کے نیچے دبنے سے رکشا مکمل طور پر تباہ ہوگئی، تاہم اس وقت گاڑی میں کوئی شخص موجود نہ ہونے کی وجہ سے ایک بڑا سانحہ ٹل گیا۔ درخت گرنے کے بعد دونوں جانب ٹریفک رک گئی اور راہگیروں کو شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز میں دیکھا گیا کہ شہری گرے ہوئے درخت کو عبور کر کے اپنی منزل تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی دوران میرا-بھائندر کے گولڈ نیسٹ کمپلیکس کے قریب بھی ایک بڑا درخت اچانک سڑک پر گر گیا۔ درخت گرنے سے سڑک مکمل طور پر بند ہوگئی جبکہ قریب واقع چند دکانوں کی چھتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ مقامی سماجی کارکنوں اور رضاکاروں نے فوری طور پر موقع پر پہنچ کر ٹریفک روک دی اور لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا تاکہ مزید کسی حادثے سے بچا جا سکے۔ بعد ازاں فائر بریگیڈ اور میونسپل عملے نے کئی گھنٹوں کی کارروائی کے بعد درخت ہٹا کر ٹریفک بحال کر دی۔ اس سے قبل علی الصبح چرچ گیٹ ریلوے اسٹیشن اور سڈنہم کالج کے قریب بھی ایک بڑا درخت گرنے کا واقعہ پیش آیا تھا، جس کے بعد شہر میں درختوں کی خستہ حالت اور مانسون کے دوران حفاظتی اقدامات پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ مسلسل بارش کے باعث مختلف علاقوں میں پانی جمع ہونے، ٹریفک جام اور ٹرانسپورٹ کی رفتار متاثر ہونے کی اطلاعات بھی موصول ہو رہی ہیں۔ محکمہ موسمیات نے ممبئی، تھانے، پالگھر اور رائے گڑھ کے لیے شدید بارش کا الرٹ جاری کرتے ہوئے شہریوں کو غیر ضروری سفر سے گریز کرنے، پرانے درختوں اور کمزور عمارتوں کے قریب کھڑا نہ ہونے اور موسم کی تازہ اطلاعات پر نظر رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران بھی بعض علاقوں میں موسلادھار بارش، تیز ہوائیں اور مقامی سطح پر پانی جمع ہونے کے امکانات برقرار ہیں۔

بارش کے حالیہ سلسلے نے ایک بار پھر ممبئی کے شہری انفراسٹرکچر، نکاسیٔ آب کے نظام اور درختوں کی دیکھ بھال کے انتظامات پر سوالیہ نشان کھڑا کر دیا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ ہر سال مانسون کے دوران ایسے واقعات معمول بن چکے ہیں اور متعلقہ اداروں کو بارش سے قبل کمزور درختوں کی شناخت اور ان کی بروقت شاخ تراشی یا منتقلی کے لیے مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ مستقبل میں کسی بڑے جانی نقصان سے بچا جا سکے۔

شدید بارش سے نوی ممبئی میں نظام زندگی متاثر

نیرول اور سانپاڑا میں سڑکیں زیرِ آب، ٹریفک بری طرح متاثر

ممبئی: ممبئی اور نواحی علاقوں میں مسلسل موسلادھار بارش کے باعث نوی ممبئی کے کئی علاقے زیرِ آب آ گئے، جس سے ٹریفک کی روانی بری طرح متاثر ہوئی اور ہزاروں مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جمعرات کی صبح نیرول ایم آئی ڈی سی اور سانپاڑا سمیت متعدد نشیبی علاقوں میں بارش کا پانی سڑکوں پر جمع ہوگیا، جس کے باعث گاڑیوں کی رفتار انتہائی سست ہوگئی اور کئی مقامات پر طویل ٹریفک جام دیکھنے میں آیا۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں دیکھا گیا کہ نیرول اور سانپاڑا کی اہم شاہراہیں اور اندرونی سڑکیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ کئی دو پہیہ اور چار پہیہ گاڑیاں پانی میں آہستہ آہستہ چلتی دکھائی دیں جبکہ متعدد مقامات پر شہری گھٹنوں تک پانی میں پیدل چل کر اپنی منزل تک پہنچنے پر مجبور ہوئے۔ پانی جمع ہونے کے باعث دفاتر جانے والے ملازمین اور طلبہ کو بھی شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ حکام کے مطابق شدید بارش کی وجہ سے نکاسیٔ آب کا نظام کئی علاقوں میں دباؤ کا شکار ہوگیا، جس کے نتیجے میں سانپاڑا انڈر پاس اور نیرول ایم آئی ڈی سی کے اطراف پانی بھر گیا۔ پولیس اور ٹریفک اہلکاروں نے متاثرہ مقامات پر ٹریفک کو منظم رکھنے کی کوشش کی، جبکہ شہریوں کو غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کی ہدایت بھی جاری کی گئی۔ ادھر مسلسل بارش کے باعث ممبئی کی مضافاتی ریلوے خدمات بھی متاثر ہوئیں۔ مغربی، سینٹرل اور ہاربر لائن پر متعدد مقامی ٹرینیں تقریباً 10 سے 15 منٹ کی تاخیر سے چلیں، جس کے باعث لاکھوں روزانہ سفر کرنے والے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے نوی ممبئی اور ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کے لیے الرٹ جاری کرتے ہوئے آئندہ چند گھنٹوں کے دوران مزید شدید بارش، تیز ہواؤں اور بعض علاقوں میں مزید پانی جمع ہونے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ پانی بھرے ہوئے راستوں سے گریز کریں، ٹریفک ہدایات پر عمل کریں اور موسم سے متعلق سرکاری انتباہات پر نظر رکھیں۔ مسلسل بارش کے سبب نوی ممبئی میں شہری بنیادی ڈھانچے اور نکاسیٔ آب کے نظام پر بھی سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ مقامی رہائشیوں کا کہنا ہے کہ ہر سال مانسون کے دوران یہی علاقے زیرِ آب آ جاتے ہیں، جس سے نہ صرف آمدورفت متاثر ہوتی ہے بلکہ کاروباری سرگرمیاں اور روزمرہ زندگی بھی شدید متاثر ہوتی ہے۔ شہریوں نے متعلقہ اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ مستقبل میں ایسے حالات سے نمٹنے کے لیے نکاسیٔ آب کے نظام کو مزید مؤثر بنایا جائے۔

جسٹس گوتم پٹیل کو مبینہ دھمکیوں کے معاملے میں رپورٹیں خفیہ رکھنے کا حکم: ہائی کورٹ

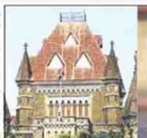

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے ریٹائرڈ جج جسٹس گوتم پٹیل اور ان کے اہلِ خانہ کو مبینہ دھمکیوں سے متعلق جاری تحقیقات کی اسٹیٹس رپورٹ کو خفیہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ تحقیقات کی تفصیلات عوامی ہونے سے تفتیش متاثر ہو سکتی ہے۔ قائم مقام چیف جسٹس رویندر گھوگے اور جسٹس گوتم انکھڈ پر مشتمل بنچ نے مرکز اور ممبئی پولیس کی جانب سے داخل کی گئی اسٹیٹس رپورٹس کو سیل بند لفافے میں محفوظ رکھنے کی ہدایت دی۔ عدالت نے واضح کیا کہ ان رپورٹس کا مقصد صرف عدالت کو تحقیقات کی پیش رفت اور اختیار کیے گئے حفاظتی اقدامات سے آگاہ کرنا ہے، نہ کہ انہیں عوام کے سامنے لایا جائے۔ سماعت کے دوران عدالت نے مشاہدہ کیا کہ حساس تحقیقات کی معلومات منظرِ عام پر آنے سے تفتیش میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ بنچ نے 26/11 ممبئی دہشت گرد حملوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت بھی مسلسل براہِ راست نشریات نے کارروائی اور تحقیقات پر منفی اثر ڈالا تھا، اس لیے موجودہ معاملے میں ایسی صورتِ حال سے بچنا ضروری ہے۔ عدالت نے مرکز اور مہاراشٹر حکومت کو ہدایت دی کہ تحقیقات سے متعلق معلومات کو غیر ضروری تشہیر سے محفوظ رکھا جائے۔ ساتھ ہی ممبئی پولیس اور وزارتِ خارجہ سے آئندہ سماعت سے قبل تازہ اسٹیٹس رپورٹ پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔ واضح رہے کہ جسٹس گوتم پٹیل نے گزشتہ برس داؤدی بوہرہ برادری کے جانشینی تنازع سے متعلق اپنے فیصلے کے بعد مبینہ طور پر متعدد دھمکی آمیز خطوط موصول ہونے کی شکایت درج کرائی تھی، جس کے بعد ممبئی پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کی تھیں۔ اس معاملے کی آئندہ سماعت 7 اگست کو مقرر کی گئی ہے۔

موبائل فون پر بات کرتے ہوئے مین ہول میں گر کر ایک شخص کی موت، فائر بریگیڈ نے لاش نکال لی

ممبئی: مانسون کے آغاز کے بعد ممبئی میں شدید بارش ہو رہی ہے۔ جمعرات کو بارش کے درمیان ممبئی کے ساکی ناکہ علاقے میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا جہاں سڑک پر کھلے مین ہول میں گر کر 55 سالہ شخص کی موت ہوگئی۔ متوفی کی شناخت اسلم عیسیٰ شیخ (55) کے طور پر کی گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ 12:26 PM کے قریب ایس جے کے قریب پیش آیا۔ اسٹوڈیو، خیرانی روڈ پر سمسان ہوٹل کے قریب۔ ایک پرائیویٹ کنٹریکٹنگ فرم کے تین ملازمین سائٹ پر ایک گاڑی کے ساتھ سیوریج لائن مینٹیننس کا کام کر رہے تھے اور مین ہول کا احاطہ کھلا چھوڑ گئے تھے۔ اس دوران اسلم شیخ جو کہ اپنے موبائل فون پر بات کرتے ہوئے وہاں سے گزر رہا تھا کہ کھلے مین ہول پر نظر نہ آیا اور اس میں گر گیا۔ کارکنوں نے اسے تلاش کرنے کے لیے فوری طور پر ایک سیڑھی نیچے کی لیکن اندر سے صرف اس کی چھتری اور چپل ہی ملی۔ پانی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے اس بات کا تعین کرنا ناممکن تھا کہ وہ کس سمت بہہ گیا ہے۔ اطلاع ملتے پر ممبئی فائر بریگیڈ کی ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور تلاشی مہم شروع کی۔ سخت کوشش کے بعد فائر بریگیڈ کی ٹیم نے شیخ کو تشویشناک حالت میں نکال لیا۔ اسے 108 ایمبولینس کے ذریعے راجواڑی اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے جانچ کے بعد اسے مردہ قرار دے دیا۔

مہاراشٹر خواتین کسان بااختیار سازی بل

خواتین کسانوں کی محنت، عزت اور حقوق کو ملا تاریخی انصاف: سنیترا اجیت پوار

ممبئی: نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار نے جمعرات کو مہاراشٹر اسمبلی میں مہاراشٹر خواتین کسان بااختیار سازی بل-2026 کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کی بھرپور حمایت کی اور کہا کہ یہ صرف ایک قانون نہیں بلکہ مٹی سے زندگی جوڑنے والی اور مہاراشٹر کی زرعی معیشت کو مضبوط بنانے والی ہر خاتون کسان کی محنت، عزت اور حقوق کو ملا ایک تاریخی انصاف ہے۔ بل پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے سنیترا اجیت پوار نے کہا کہ اس نوعیت کا بل پہلی مرتبہ ملک کی کسی ریاستی اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے اور یہ مہاراشٹر کی لاکھوں خواتین کسانوں کی زندگی میں انقلابی تبدیلی لانے والا ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ زراعت صرف روزگار کا ذریعہ نہیں بلکہ محنت، ثقافت، روایت اور زندگی سے جڑے ایک مضبوط رشتے کی علامت ہے۔ مرد کسانوں کے شانہ بشانہ کھیتی کے ہر مرحلے میں خواتین کی شراکت کے باوجود انہیں آج تک سرکاری طور پر 'کسان' کا درجہ حاصل نہیں تھا۔ یہ بل اسی تاریخی ناانصافی کو دور کرنے کی ایک اہم کوشش ہے۔ انہوں نے خود کو ایک کسان خاندان کی بیٹی قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کھیتی کی مشکلات، قدرت کی غیر یقینی صورتحال اور مٹی سے زندگی تعمیر کرنے کی جدوجہد کو قریب سے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین بیجوں کے تحفظ، بوائی، مویشی پروری، ڈیری، پولٹری، ماہی پروری، جنگلاتی پیداوار جمع کرنے اور فصل کی کٹائی کے بعد کے تمام مراحل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، لیکن زمین کی ملکیت نہ ہونے کی وجہ سے وہ حکومت کی متعدد زرعی اسکیموں سے محروم رہ جاتی ہیں۔ اسی پس منظر میں اس بل میں زمین کی ملکیت کے بجائے کھیتی میں حقیقی شمولیت کو کسان ہونے کی بنیاد مانتے ہوئے خواتین کسان سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کسان سرٹیفکیٹ کے ذریعے پہلی مرتبہ لاکھوں خواتین کو سرکاری طور پر کسان کی شناخت حاصل ہوگی، جس سے انہیں زرعی اسکیموں، تربیت، فصل بیمہ، ادارہ جاتی قرض، مارکیٹ، ہنر مندی کی ترقی، صنعت کاری اور حکومت کی مختلف فلاحی اسکیموں سے آسانی کے ساتھ فائدہ حاصل ہوگا۔ سنیترا اجیت پوار نے کہا کہ اس بل میں خواتین کسانوں کا ڈیٹا بیس، خواتین کسان بااختیار سازی سیل، معاون افسران، ریاستی سطح کی نگرانی کمیٹی اور خواتین کسان فنڈ جیسی ادارہ جاتی سہولتوں کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ صرف اعلانات تک محدود بل نہیں بلکہ مؤثر نفاذ کے لیے ایک مضبوط اور عملی خاکہ بھی فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ بل زمین کی ملکیت، وراثت یا جانشینی سے متعلق کسی بھی قانون میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا بلکہ صرف زرعی شعبے میں خواتین کے کردار کو قانونی شناخت فراہم کرتا ہے۔ سنیترا اجیت پوار نے کہا کہ خواتین کو بااختیار بنانے کا مطلب صرف معاشی خود مختاری نہیں بلکہ ان کی محنت، شناخت اور فیصلہ سازی کی صلاحیت کو سماجی سطح پر تسلیم کیا جانا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہایوتی حکومت نے خواتین کے ہمہ جہت بااختیار بنانے کو ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ وزیر اعلیٰ ماجھی لاڈکی بہن یوجنا، لیک لاڈکی یوجنا، پنک رکشا یوجنا، نوتیجسونی دیہی خواتین صنعت ترقی یوجنا کے علاوہ ون اسٹاپ سینٹر، شکتی سدن اور منودھیر یوجنا جیسی متعدد اسکیموں کے ذریعے خواتین کے معاشی، سماجی اور تحفظ سے متعلق اختیارات کو مضبوط بنانے کے لیے اہم اقدامات کیے گئے ہیں۔

محرم جلوس میں مبینہ زہریلے کیپسول تقسیم کرنے کا معاملہ:

ملزم نے آن لائن زہریلے مادّوں پر تحقیق کی، اپنی ہی خوجہ برادری سے ناراض تھا، پولیس کا دعویٰ

ممبئی: ممبئی کے بھائیکلہ میں یومِ عاشورہ کے جلوس کے دوران مبینہ طور پر زہریلے کیپسول تقسیم کرنے کے الزام میں گرفتار پونے کے رہائشی فیاض پریم جی سے تفتیش میں کئی اہم انکشافات سامنے آئے ہیں۔ پولیس کے مطابق ملزم نے کارروائی سے قبل انٹرنیٹ پر مختلف زہریلے مادّوں، ان کے اثرات اور بڑی تعداد میں لوگوں کو نقصان پہنچانے کے طریقوں سے متعلق معلومات حاصل کی تھیں۔ تفتیشی حکام اس کے موبائل فون، لیپ ٹاپ اور دیگر ڈیجیٹل آلات کا فرانزک معائنہ بھی کر رہے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ابتدائی تحقیقات میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ملزم اپنی ہی خوجہ شیعہ برادری سے شدید ناراض تھا۔ تفتیش کاروں کے مطابق اس کا الزام تھا کہ برادری کے بعض افراد اور جماعتی عہدیداروں نے اس کے ساتھ ناانصافی کی اور اس کی ذاتی زندگی کو متاثر کیا، جس کے باعث اس کے دل میں برسوں سے رنجش پیدا ہوگئی تھی۔ پولیس کے مطابق ملزم نے جماعتی انتخابات میں شکست کے بعد بھی برادری کے بعض رہنماؤں کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا تھا اور ان سے مسلسل اختلافات رکھتا تھا۔ تاہم ان دعوؤں کی عدالتی سطح پر ابھی تصدیق ہونا باقی ہے۔

تفتیش کے مطابق ملزم نے آن لائن تقریباً 30 ہزار خالی کیپسول اور بڑی مقدار میں زنک فاسفائیڈ خریدا، جو عام طور پر چوہے مار دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پولیس نے اس کے قبضے سے تقریباً 14,900 مبینہ طور پر زہریلے مادّے سے بھرے کیپسول برآمد کیے ہیں، جبکہ کیمیائی تجزیے کی رپورٹ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ پولیس یہ بھی جانچ کر رہی ہے کہ استعمال شدہ زہریلا مادہ کہاں سے خریدا گیا اور آیا اس سازش میں کوئی اور شخص بھی شامل تھا یا نہیں۔ تحقیقات کے دوران پولیس نے یہ بھی بتایا کہ ملزم نے انٹرنیٹ پر زہریلے مادّوں کے استعمال، ان کی مہلک مقدار اور انسانی جسم پر ان کے اثرات سے متعلق معلومات تلاش کی تھیں۔ اسی بنیاد پر تفتیشی ادارے اس منصوبہ بندی کو پہلے سے تیار کی گئی سازش کے زاویے سے بھی دیکھ رہے ہیں۔

ادھر پونے کی خوجہ شیعہ اثنا عشری جماعت نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے ملزم کو برادری سے خارج کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جماعت نے اس کے مبینہ عمل کو غیر انسانی، سماج دشمن اور مذہبی اقدار کے منافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کا پوری برادری سے کوئی تعلق نہیں جوڑا جا سکتا۔ واضح رہے کہ عاشورہ کے جلوس کے دوران چند افراد کی طبیعت خراب ہونے کے بعد پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کیا تھا۔ اس وقت وہ پولیس کی تحویل میں ہے اور مختلف پہلوؤں سے اس سے پوچھ گچھ جاری ہے۔ پولیس نے کہا ہے کہ اب تک دہشت گرد تنظیموں سے کسی براہِ راست تعلق کے شواہد نہیں ملے، تاہم تمام ممکنہ زاویوں سے تحقیقات جاری ہیں۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن کو شہر و مضافات میں درختوں کا آڈٹ کرنا چاہیے: ضمیر قریشی

ممبئی: ممبئی شہر میں جاری موسلادھار بارش کے دوران چیمبور علاقے میں پیپل کا درخت ایک اسکول بس پر گرنے سے پیش آئے دردناک حادثے میں ایک 11 سالہ طالب علم کی موت اور دیگر چار طلبہ کے زخمی ہونے پر ممبئی میونسپل کارپوریشن کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے پورے حادثے کی جانچ مکمل ہونے تک متعلقہ محکمے کے افسران کو معطل کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جس کی حمایت اے آئی ایم آئی ایم کے کارپوریٹر اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن ضمیر قریشی نے کی، اور اس کے ساتھ ہی لاپرواہ افسران کے خلاف مزید سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ضمیر قریشی نے کہا کہ گزشتہ روز چیمبور میں پیش آئے حادثے سے ہمیں بہت دکھ اور تکلیف ہوئی ہے اور مستقبل میں اس طرح کا حادثہ نہ ہو، اس کے لیے سخت اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دردناک حادثے کے بعد بتایا جاتا ہے کہ ایک ماں نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو پہچاننے سے انکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ اس سے ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ یہ حادثہ کتنا خطرناک اور ہولناک تھا۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن ایشیا کی سب سے بڑی میونسپل کارپوریشن سمجھی جاتی ہے، جس کا سالانہ بجٹ ملک کی کئی چھوٹی ریاستوں کے بجٹ کے برابر ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کا اس سال کا بجٹ 80 ہزار کروڑ روپے ہے، لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اس میں تقریباً آدھا بجٹ تعمیراتی کاموں کے لیے مختص کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ترقیاتی کام کرنا ضروری ہے، لیکن کیا میونسپل افسران اور ٹھیکیداروں کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ ان کاموں کے دوران اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی طرح کا کوئی حادثہ پیش نہ آئے؟ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہم اتنی خطیر رقم کا بجٹ اور افسران کو تنخواہ صرف اس لیے دیتے ہیں کہ درخت گرنے کے حادثات ہوں اور ان میں اس طرح معصوم بچوں کی جان چلی جائے؟ انہوں نے سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آج بی ایم سی، برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے بجائے برہن ممبئی میونسپل کنسٹرکشن بن کر رہ گئی ہے، جہاں کئی افسران کو اس بات کا کوئی خوف نہیں کہ لاپرواہی برتنے پر ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی۔ ضمیر قریشی نے یہاں یہ بھی واضح کیا کہ ایسا نہیں ہے کہ تمام میونسپل افسران لاپرواہ ہیں، لیکن اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ بات تسلیم کی گئی کہ 10 سے 20 فیصد افسران ایسے ہیں جو میونسپل کارپوریشن کو صرف اپنی کمائی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس حادثے کے بعد ہر والدین میں تشویش پائی جاتی ہے، لہٰذا اب بھی وقت ہے کہ میونسپل افسران اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور انسانیت کی بنیاد پر ان تمام کاموں کو مکمل کریں۔ ضمیر قریشی نے مطالبہ کیا کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کو شہر و مضافات میں درختوں کا آڈٹ کرنا چاہیے اور جن درختوں کے گرنے کا خطرہ نظر آئے، ان کے سلسلے میں مناسب اقدامات کیے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی ضمیر قریشی نے میونسپل اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین پر بھاکر شندے کے فیصلے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اگر کہیں کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو سب سے پہلے لوگ مقامی میونسپل کارپوریٹر سے رجوع کرتے ہیں، اس لیے یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اس طرح کے حادثات کو ٹالنے کے لیے مناسب اقدامات اٹھائیں اور میونسپل افسران بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے سنجیدگی سے کام کریں تاکہ مستقبل میں اس طرح کے حادثات دوبارہ پیش نہ آئیں۔

بی ایم سی میں پسندیدہ انجینئروں کو نوازنے کا الزام

میونسپل کمشنر کے احکامات نظر انداز، انتظامیہ میں ہلچل

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) میں تبادلوں اور ترقیوں کے عمل کو لے کر ایک نیا تنازع سامنے آیا ہے۔ ذرائع کے مطابق میونسپل کمشنر اشونی بھیدے کی واضح ہدایات کے باوجود بعض ایسے اسسٹنٹ انجینئروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے جنہوں نے جان بوجھ کر ترقی (پروموشن) قبول نہیں کی تھی۔ اس معاملے نے بی ایم سی کے انتظامی حلقوں میں سوالات کھڑے کر دیے ہیں اور مبینہ جانبداری پر بحث چھڑ گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق میونسپل کمشنر نے اس سے قبل واضح ہدایت جاری کی تھی کہ جو افسران ترقی قبول کرنے سے انکار کریں یا جنہوں نے مقررہ مدت پوری نہ کی ہو، انہیں خصوصی رعایت نہ دی جائے۔ تاہم الزام ہے کہ ان ہدایات کے باوجود چند "پسندیدہ" اسسٹنٹ انجینئروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے قواعد میں نرمی برتنے کی کوشش کی گئی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس مقصد کے لیے ایک تجویز بھی تیار کی گئی، جس پر بی ایم سی کے اندر شدید ناراضی پائی جا رہی ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ دنوں بی ایم سی کے 19 انجینئروں کی جانب سے ترقی قبول نہ کرنے کا معاملہ بھی سامنے آیا تھا، جس کے بعد اپوزیشن اور سماجی کارکنوں نے مطالبہ کیا تھا کہ اس بات کی تحقیقات کی جائے کہ آیا بعض افسران بااثر محکموں میں اپنی موجودہ تعیناتی برقرار رکھنے کے لیے ترقی سے انکار کر رہے ہیں۔ اس تنازع کے بعد انتظامیہ نے اپنی تبادلہ و ترقی پالیسی مزید سخت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ موجودہ معاملے میں اگر واقعی کمشنر کی ہدایات کے برعکس کارروائی کی گئی ہے تو یہ انتظامی نظم و ضبط کے لیے ایک سنگین سوال ہوگا۔ بی ایم سی کے اندر یہ مطالبہ زور پکڑ رہا ہے کہ ترقیوں اور تبادلوں کے پورے عمل کی آزادانہ جانچ کرائی جائے تاکہ شفافیت برقرار رہے اور کسی بھی افسر کو غیر ضروری فائدہ نہ پہنچے۔ فی الحال بی ایم سی انتظامیہ کی جانب سے ان الزامات پر کوئی باضابطہ ردِعمل سامنے نہیں آیا ہے، تاہم معاملہ شہری اور انتظامی حلقوں میں موضوعِ بحث بنا ہوا ہے اور آئندہ دنوں اس پر مزید پیش رفت متوقع ہے۔

سکھوں کو ہیلمٹ پہننے سے استثنیٰ مذہب کی بنیاد پر نہیں ہے: بامبے ہائی کورٹ

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے پگڑی پوش سکھ مردوں کو دو پہیہ گاڑی چلانے کے دوران ہیلمٹ پہننے سے دی گئی استثنیٰ کو چیلنج کرنے والی درخواست کو خارج کر دیا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ یہ چھوٹ مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ معقول درجہ بندی کی بنیاد پر دی گئی ہے۔ پیر کو، جسٹس ارمیلا جوشی-پھالکے اور جسٹس نویدیتا مہتا پر مشتمل بامبے ہائی کورٹ کی ناگپور بنچ نے 23 سالہ طالب علم کرتیش چودھری کی عرضی کو خارج کر دیا۔ درخواست میں موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 129 کے تحت اس استثنیٰ کو چیلنج کیا گیا ہے۔ درخواست گزار نے دعویٰ کیا کہ یہ شق آئین کی طرف سے دی گئی مساوات کے حق کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ درخواست غلط فہمی کی بنیاد پر دائر کی گئی تھی۔ عدالت نے واضح کیا کہ آئین کا آرٹیکل 14 (برابری کا حق) مخصوص طبقے کے حق میں بنائے گئے من مانی قوانین کو روکتا ہے لیکن عقلی اور منطقی بنیادوں پر درجہ بندی کی اجازت دیتا ہے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ آرٹیکل 14 معقول درجہ بندی کی اجازت دیتا ہے، یعنی اگر کوئی درست، منطقی بنیاد اور عوامی مقصد ہو تو حکومت مختلف گروہوں کے لیے الگ الگ زمرے بنا سکتی ہے۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ سکھ برادری کو دی گئی چھوٹ ذات، نسل یا مذہب کی بنیاد پر نہیں ہے۔ موٹر وہیکل ایکٹ کے سیکشن 129 کے تحت، ہیلمٹ پہننا ہر دو پہیہ گاڑی پر سوار ہونے کے لیے لازمی ہے۔ تاہم، اس سیکشن میں ایک شرط یہ بتاتی ہے کہ یہ قاعدہ پگڑی والے سکھ افراد پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

امبرناتھ میں مہاوترن نے 104 بجلی صارفین کی شکایات کا ازالہ کیا

کلیان: بجلی صارفین کو درپیش مسائل کے حل کے لیے مہاوترن کی جانب سے امبرناتھ میں شکایت ازالہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کیمپ میں امبرناتھ مشرقی اور مغربی علاقوں کے 104 بجلی صارفین کی شکایات کا ازالہ کیا گیا۔ ان شکایات میں بالخصوص بجلی کے بل، پرانی بجلی کی لائنوں کی تبدیلی، خراب میٹرز اور دیگر مسائل شامل تھے۔ اس موقع پر موجود بجلی صارفین کو اسمارٹ میٹر کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں اور ان کے ذہنوں میں موجود مختلف شبہات اور سوالات کا بھی ازالہ کیا گیا۔ یہ کیمپ سپرنٹنڈنگ انجینئر وجے پھڈے اور ایگزیکٹو انجینئر راجیندر بھامبر کی رہنمائی میں منعقد کیا گیا، جبکہ ایڈیشنل ایگزیکٹو انجینئر محترمہ الکا کاودے اور یادو ا نگلے نے اس کیمپ کے انعقاد کی ذمہ داری انجام دی۔

علماء کرام واہل اللہ میں ہر ایک شخصیت کی شان جدا ہوتی ہے

شاہ ولی اللہ اسلامک اکیڈمی میں حالیہ دنوں میں انتقال کر گئے علماء کے لئے ایصال ثواب

دیوبند (عارف عثمانی) مظفرنگر کے علمی ادارہ شاہ ولی اللہ اسلامک اکیڈمی جامع مسجد حوضوالی مظفرنگر میں حالیہ دنوں میں انتقال کر گئے علماء کرام کے ایصال ثواب ودعاء مغفرت کے لئے خصوصی تعزیتی مجلس منعقد کی گئی، جس میں قرآن کریم پڑھ کر ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔ قرآن خوانی کے بعد جن مرحومین کا ذکر خیر کیا گیا ان میں مولانا ماسٹر سید انظر حسین میاں قادری دیوبندی رکن شوری دار العلوم دیوبند، مولانا سید محمد سلمان حسنی ندوی منصور پوری بانی جامعہ سید احمد شہید کٹولی لکھنؤ، مولانا محمد ارشد مفتاحی ناظم تعلیمات مدرسہ انعام العلوم قدوائی نگر مظفرنگر، مولانا مفتی محمد غیور ہرسولوی مظاہری استاد حدیث مدرسہ تعلیم القرآن جولا شامل ہیں۔ مجلس کی صدارت نقوش عمل ڈیجیٹل اردو چینج کے ایڈیٹر قاری محمد خالد بشیر قاسمی نے کرتے ہوئے کہا علماء کرام کی رحلت امت کے لئے عظیم خسارہ ہے، علماء کرام ومشائخ عظام علم وعمل کے روشن چراغ ہوتے ہیں جنکے وجود مسعود کے ذریعے غفلتوں کی دنیا میں ظلمتوں کے بادل چھٹتے ہیں۔ قاری محمد خالد بشیر نے کہا کہ افراد ساز علماء ومشائخ گزشتہ ایک دہائی میں کثیر تعداد میں دنیا سے رخصت ہوئے ہیں جنکی رحلت کی وجہ سے پیدا ہونے والے خلا کو ہر خاص وعام محسوس کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام واہل اللہ میں ہر ایک شخصیت کی شان جدا ہوتی ہے جسکی وجہ سے انکی علمی فکری اصلاحی تحقیقی خدمات الگ الگ ہوتی ہیں جس سے امت کو نفع پہنچتا ہے۔ قاری محمد خالد بشیر نے کہا کہ بقید حیات علماء ومشائخ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ موجودہ حالات میں سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اس موقع پر مفتی حکیم عبدالستار قاسمی محبوب عالم انصاری ایڈووکیٹ ماسٹر اختر خان قاری ظریف احمد نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مرحومین علماء کرام ومشائخ عظام کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مجلس کے آخیر میں مرحومین کے اہل خانہ کے نام تعزیتی پیغام جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مجلس کا اختتام قاری ظریف احمد کی دعا پر ہوا۔

ضلع تپ دق مرکز میں ''نیا پرچہ - نیا ماسک'' مہم کا آغاز

ٹی بی کا مریض ایک سال میں دس سے پندرہ صحت مند افراد میں پھیلا سکتا ہے انفیکشن

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع تپ دق مرکز، ٹاؤن ہال میں ڈسٹرکٹ تپ دق افسر ڈاکٹر این کے کوریچیا نے "نیا پرچہ - نیا ماسک" مہم کا آغاز کیا، تاکہ ٹی بی کے ہر مشتبہ مریض کو نیا ماسک فراہم کیا جا سکے۔ ڈی ٹی او ڈاکٹر این کے کوریچیا نے بتایا کہ ٹی بی کے بہت سے مشتبہ مریض ٹی بی ہسپتال آتے ہیں اور وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ ٹی بی کے انفیکشن کو کیسے روکا جائے۔

لہٰذا، تمام ٹی بی کے مشتبہ افراد کو ان کے نئے پرچے پر نئے ماسک مفت فراہم کیے جا رہے ہیں، ساتھ ہی ٹی بی سے آگاہی کو فروغ دینے کے لیے مشاورت بھی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ٹی بی کا مریض ایک سال میں دس سے پندرہ صحت مند افراد میں انفیکشن پھیلا سکتا ہے۔ اس لیے علاج کے ساتھ ساتھ نئے انفیکشن کی روک تھام بھی بہت ضروری ہے، اور ماسک انفیکشن کو روکنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کھانستے یا چھینکتے وقت منہ پر صاف کپڑا رکھنا چاہیے اور تھوک سے بچنا چاہیے اور مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانا چاہیے۔ دو ہفتے تک کھانسی، رات کو سوتے وقت پسینہ آنا، بلغم میں خون آنا، بھوک نہ لگنا، سانس پھولنا، سینے میں درد، وزن میں کمی، جسم میں کہیں بھی گانٹھ اور بانجھ پن جیسی علامات ٹی بی کی ہو سکتی ہیں۔ علامات کی صورت میں کسی بھی سرکاری ہسپتال سے رابطہ کریں جہاں ٹیسٹ اور علاج مفت دستیاب ہو۔ علاج کے دوران، تمام ٹی بی کے مریضوں کو چہرے کی تصدیق کے بعد ان کے بینک اکاؤنٹ میں غذائیت کے لیے ایک ہزار روپے فراہم کیے جاتے ہیں۔ عام لوگ ٹی بی کے بارے میں بیداری کے لیے اپنے موبائل میں ٹی بی مکت بھارت ایپ بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر ڈی پی سی ڈاکٹر محمد جاوید، ڈاکٹر جگویر سنگھ، منوج کمار، گجیندر سنگھ، نریش رانا بھی موجود رہے۔

وبائی امراض کنٹرول مہم کے تحت نکالی بیداری ریلی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈاکٹر راجندر پنسیا نے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع میں خصوصی کمیونیکیبل ڈیزیز کنٹرول (وبائی امراض کنٹرول) مہم کا دوسرا مرحلہ یکم جولائی 2026 سے 31 جولائی 2026 تک چل رہا ہے۔ دستک مہم بھی 11 جولائی 2026 سے 31 جولائی 2026 تک چلے گی۔ اس مہم کے تحت ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجندر پنسیا نے بیداری ریلی کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ ریلی سی ایم او آفس سے شروع ہوئی اور پنچایت بھون کمپلیکس پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی میں این سی سی کیڈٹس، بی ٹی سی طلباء، نیشنل ہیلتھ مشن کے آشا کارکنان، ڈبلیو ایچ او کے نمائندوں اور محکمہ صحت کے ملازمین نے شرکت کی۔ ضلع مجسٹریٹ نے موجود تمام افسران، ملازمین، اور طلباء کو کمیونیکیبل ڈیزیز کنٹرول مہم کا عہد کروایا۔ عہد کے دوران، سب نے عہد کیا کہ وہ ذاتی حفظان صحت، اپنے گھروں و آس پاس صفائی کو برقرار رکھیں گے اور دوسروں کو بھی صفائی کے تئیں ترغیب دیں گے۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ متعدی بیماریاں خاندانوں اور ان کے آس پاس کے لوگوں کے لیے صحت اور مالی نقصان کا باعث بن سکتی ہیں۔ انہوں نے تمام شہریوں پر زور دیا کہ وہ متعدی بیماریوں سے بچنے کے لیے چوکس رہیں اور اپنے ارد گرد صفائی ستھرائی کو برقرار رکھیں۔ انہوں نے ہر ایک کو چوکس رہنے کی تاکید کی اور اگر وہ کسی متعدی بیماری کی علامات کا تجربہ کرتے ہیں تو طبی امداد حاصل کریں۔ پروگرام میں چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر کلدیپ سنگھ، ایڈیشنل چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر وکاس کمار سنگھ، ڈاکٹر چیتی کمار سریواستو، ڈاکٹر جیوتسنی پانڈے، ڈسٹرکٹ ملیریا آفیسر آشیش سنگھ، اسسٹنٹ ملیریا آفیسر رگھویر سنگھ، ضلع پروگرام منیجر چندر شیکھر، ڈی پی ایم وپل شرما، ضلع اکاؤنٹس منیجر پربھات کمار، شہری کا آرڈی نیٹر عزیز الرحمٰن انصاری، مانیٹر شیکھر گپتا اور محکمہ صحت کے دیگر افسران اور ملازمین شامل رہے۔

ہمیں اپنی نئی نسل میں مطالعے کا شوق بیدار کرنا ہوگا: پروفیسر ظل الرحمٰن

ابن سینا اکیڈمی اور حرف زار لٹریری سوسائٹی کے اشتراک سے مشاعرہ کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی)

ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ اور حرف زار لٹریری سوسائٹی علی گڑھ کے زیرِ اہتمام ابن سینا اکیڈمی کے ہال میں ایک محفلِ مشاعرہ اور اعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ یہ شام حیدرآباد سے تشریف لائے ممتاز شاعر وادیب پروفیسر مسعود احمد اور اتراکھنڈ اردو اکیڈمی کے سابق وائس چیئرمین وممتاز شاعر افضل منگلوری کی علی گڑھ آمد کے سلسلے میں سجائی گئی تھی۔ تقریب کی صدارت ملک کے مایہ ناز اسکالر پدم شری پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض حرف زار لٹریری سوسائٹی کے سکریٹری اور ممتاز شاعر ڈاکٹر مجیب شہزر نے انجام دیے۔

دیگر معزز مہمانان میں پٹنہ سے تشریف لائے شاعر عالم خورشید اور ممتاز گلوکار و شاعر جانی فاسٹر شامل رہے۔ اس یادگار موقع پر حیدرآباد سے آئے مہمانِ گرامی پروفیسر مسعود احمد کو علی گڑھ کے ممتاز اور معتبر شاعر رئیس الدین رئیس کے نام سے منسوب باوقار ایوارڈ پیش کیا گیا۔ ساتھ ہی، اردو ادب کے لیے گراں قدر خدمات کے اعتراف میں افضل منگلوری کی خدمت میں بھی خصوصی ایوارڈ پیش کیا گیا۔

محفل کے صدر پدم شری پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن نے اپنے خطاب میں کہا علی گڑھ شہر محض ایک شہر کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک تہذیب، ایک تحریک اور علم و ہنر کا ایک ایسا روشن منارہ ہے جس کی روشنی سے پوری دنیا فیضیاب ہو رہی ہے۔ اس شہر کی ادبی، سماجی اور مذہبی شخصیات نے نہ صرف برصغیر بلکہ عالمی سطح پر ایسے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں جنہیں تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

پروفیسر ظل الرحمٰن نے علی گڑھ شہر کی تاریخی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے یہاں کی نابغہ روزگار ہستیوں کا ذکر چھیڑا تو گویا پوری محفل کو منور کر دیا۔ انہوں نے موجودہ دور میں کتابوں اور کتب خانوں کی گرتی ہوئی روایت پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے تفصیلی روشنی ڈالی۔

انہوں نے زور دے کر کہا کتابیں انسانی شعور کو جلا بخشتی ہیں اور تہذیبوں کی امین ہوتی ہیں۔ کوئی بھی معاشرہ علم اور کتب سے کٹ کر مادی ترقی تو کر سکتا ہے، لیکن ذہنی اور اخلاقی طور پر بالیدہ نہیں ہو سکتا۔ ڈیجیٹل دور کی اپنی اہمیت سہی، مگر جو سکون، گہرائی اور فکر تو ایک مکتوب یا چھپی ہوئی کتاب کے صفحات پلٹنے سے حاصل ہوتی ہے، وہ کسی اسکرین پر ممکن نہیں۔ ہمیں اپنی نئی نسل میں مطالعے کا شوق بیدار کرنا ہوگا، کیونکہ کتابوں کی حفاظت دراصل ہماری اپنی تاریخ اور تہذیب کی حفاظت ہے۔

اعزازی تقریب اور صدارتی خطبے کے بعد مشاعرے کا دور شروع ہوا، جس میں ملک کے مختلف گوشوں سے آئے مہمان شعراء کے علاوہ علی گڑھ کے چیدہ چیدہ اور نمائندہ شعراء کرام نے اپنا تازہ کلام پیش کر کے سامعین سے خوب داد و تحسین حاصل کی۔ اپنے منفرد اسلوب اور بہترین کلام سے محفل کو گرمانے والے شعراء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں بابر الیاس، ڈاکٹر اویس جمال شمسی، اشہد قدیر، ڈاکٹر راشد الاسلام راشد، آفتاب عالم کامل، شریف خان سامر، ڈاکٹر حسینہ چودھری نصیر نادان، انجم بدایونی، سرور پٹیالوی، ظہیر الدین ساحل، پروفیسر وصی بیگ بلال، ڈاکٹر دولت رام شرما محمد فراز مجیب اور ناظمِ مشاعرہ ڈاکٹر مجیب شہزر نے بھی اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔

ایکسپورٹرز نے بجلی کی قلت پر ڈی ایم سے ملاقات کی، مسئلہ کے حل کی یقین دہانی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ایکسپورٹرز کے ایک وفد نے جمعرات کو ڈی ایم ڈاکٹر راجندر پنسیا سے ملاقات کی اور صنعت کے مسائل پر گفتگو کی۔ ایکسپورٹرز نے بتایا کہ سب سے بڑا مسئلہ بجلی کے محکمے کا ہے۔ بجلی کی غیر معمولی ٹرپنگ سے فیکٹریوں میں شارٹ سرکٹ کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ ایکسپورٹرز نے بتایا کہ ایک فیکٹری میں آگ بدھ کی رات دیر گئے بجلی کی غیر معمولی ٹرپنگ کا نتیجہ تھی۔

ایکسپورٹرز وائس ایسوسی ایشن کے چیئرمین انوپ شنکھدھار کی قیادت میں ایکسپورٹرز نے ڈی ایم سے ملاقات کی، ان میں جنرل سکریٹری وشال اگروال اور خزانچی رجت سنگھل شامل رہے۔ ایکسپورٹرز نے بتایا کہ دن بھر بجلی کی ٹرپنگ اکثر رہتی ہے جس کے نتیجے میں دستکاری کی صنعت ڈیزل جنریٹرز پر روزانہ لاکھوں روپے خرچ کرتی ہے۔ بڑی تعداد میں لیبر فورس کی وجہ سے فیکٹریاں بجلی آنے کا انتظار نہیں کر سکتے۔ اگر سارا دن بجلی بند رہتی ہے تو سینکڑوں کارخانوں کو جنریٹروں پر کام کرنا پڑتا ہے۔ وشال اگروال نے ڈی ایم سے درخواست کی کہ وہ بجلی کے محکمے کے افسران کو ہدایت دیں کہ فیکٹری ایریا میں صبح 9 بجے سے شام 7 بجے تک صنعتی لائنوں پر بجلی کی کٹوتی نہ کی جائے۔ ڈی ایم نے مسئلہ کے حل کی یقین دہانی کرائی ہے۔

یوپی ٹی ای ٹی امتحان کے پہلے دن سخت رہے انتظامات

26 امتحانی مراکز پر پرامن اور منصفانہ ماحول میں منعقد ہوا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) جمعرات کو، اتر پردیش ٹیچر اہلیت ٹیسٹ (UPTET) - 2026 کے پہلے دن، امتحان ضلع کے 26 امتحانی مراکز پر پرامن اور منصفانہ ماحول میں منعقد ہوا۔ امتحان دو شفٹوں میں لیا گیا: پہلی شفٹ صبح 9:30 بجے سے دوپہر 12:00 بجے تک، اور دوسری شفٹ دوپہر 2:30 بجے تک۔ شام 5:00 بجے تک پہلے دن امیدواروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ امتحان کے پرامن انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے ضلعی انتظامیہ نے تمام امتحانی مراکز پر سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے تھے۔ اسٹیٹک مجسٹریٹس اور سیکٹر مجسٹریٹ ہر سنٹر پر تعینات تھے، جبکہ پولیس اور انتظامی اہلکار مسلسل چوکس رہے۔ ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجندر پنسیا کی ہدایت کے مطابق امتحان کے دوران کوئی لاپرواہی نہیں دیکھی گئی۔ باہر سے آنے والے امیدواروں کی سہولت کے لیے ضلع کے نائٹ شیلٹرز میں خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔ ہوٹل، ریستوراں اور ٹیکسی آپریٹرز کو پیشگی وارننگ دی گئی تھی کہ اگر وہ من مانی کرایہ وصول کرتے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ کے مطابق پہلے دن کا امتحان پرامن، شفاف اور منظم طریقے سے منعقد ہوا اور کسی بھی ناخوشگوار واقعے یا گڑبڑ کی اطلاع نہیں ملی۔ امتحان کے بقیہ دنوں میں بھی اسی طرح کے انتظامات جاری رہیں گے۔

روٹری کلب مرادآباد ایکسس نے ممبران کو اعزاز سے نوازا

سکریٹری روٹیرین پریانک اگروال نے سال کی سرگرمیوں پر ایک مختصر رپورٹ پیش

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) سیزن کے اختتام کے موقع پر روٹری کلب مراد آباد ایکسس نے ویو سنیما روڈ پر واقع مٹھائی بنار ریسٹورنٹ میں ایک تشکری میٹنگ کا اہتمام کیا۔ کلب کی صدر روٹیرین رشمی گوئل نے ممبران اور ان کے اہل خانہ سے پورے سیزن میں تعاون کرنے پر اظہار تشکر کیا اور انہیں یادگاری نشانات پیش کیے۔ اعزازی رکن اور کلب کے آنے والے ڈویژنل صدر روٹیرین کاویہ سوربھ رستوگی اور روٹیرین ترپتی رستوگی بھی میٹنگ میں موجود رہے۔ کاویہ سوربھ رستوگی نے کہا کہ روٹری کلب مرادآباد ایکسس نے خدماتی سرگرمیوں اور تقریبات کے ذریعہ روٹری معیارات کے مطابق غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ کلب کے سکریٹری روٹیرین پریانک اگروال نے سال کی سرگرمیوں پر ایک مختصر رپورٹ پیش کی۔ روٹیرین وویک گوئل، روٹیرین ساگر رائے، روٹیرین مکل اگروال، روٹیرین سنجے سنگھل، روٹیرین نیہا سنگھل، روٹیرین ڈاکٹر سمیت گپتا، روٹیرین گرپریت سنگھ دعا، روٹیرین رونیت کور، روٹیرین منی اگروال، روٹیرین ترون جین روٹیرین روپیش بنسل، روٹیرین ڈاکٹر وویک گوئل، روٹیرین شبھم اگروال اور بڑی تعداد میں ممبران اور ان کے اہل خانہ پروگرام میں شریک ہوئے۔

بزرگوں کی دُعائیں، زِندگی کا سب سے قیمتی سَرمایہ

ارشد احمد شہباز۔ جرمنی

زندگی انسان کو بے شمار نعمتیں عطا کرتی ہے، مگر کچھ نعمتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی اصل قدر اس وقت سمجھ آتی ہے جب وہ ہمارے درمیان نہیں رہتیں۔ والدین اور خاندان کے بزرگ انہی بے مثال نعمتوں میں شامل ہیں۔ وہ صرف ہماری زندگی کا حصہ نہیں ہوتے بلکہ ہماری شناخت، تربیت، اقدار اور دعاؤں کا وہ سرچشمہ ہوتے ہیں جس سے ہماری شخصیت پروان چڑھتی ہے۔ ان کی محبت بے غرض، ان کی قربانیاں بے حساب اور ان کی دعائیں وہ خاموش سرمایہ ہیں جو انسان کی زندگی میں ایسی برکت پیدا کرتی ہیں جسے دنیا کا کوئی پیمانہ ناپ نہیں سکتا۔

آج کا انسان ترقی، روزگار اور آسائشوں کی تلاش میں اس قدر مصروف ہو چکا ہے کہ اکثر ان چہروں سے دور ہو جاتا ہے جنہوں نے اپنی جوانی اس کے مستقبل کو سنوارنے میں گزار دی۔ جدید ٹیکنالوجی نے رابطے آسان ضرور کر دیے ہیں، مگر محبت، قربت اور اپنائیت کا نعم البدل آج بھی کوئی اسکرین نہیں بن سکتی۔ ایک مختصر فون کال دل کا حال تو پوچھ سکتی ہے، مگر وہ سکون نہیں دے سکتی جو چند لمحے والدین کے پاس بیٹھنے، ان کا ہاتھ تھامنے اور ان کی باتیں توجہ سے سننے سے ملتا ہے۔

بڑھاپا زندگی کا وہ مرحلہ ہے جب انسان کو سب سے زیادہ اپنی اولاد کی شفقت، توجہ اور قربت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس عمر میں والدین کو قیمتی تحفوں سے زیادہ اپنے بچوں کا وقت عزیز ہوتا ہے۔ ان کے لیے سب سے بڑی خوشی یہ ہے کہ گھر میں ان کی رائے سنی جائے، ان کے تجربات کو اہمیت دی جائے اور انہیں یہ احساس دلایا جائے کہ وہ آج بھی اس خاندان کی محبت اور برکت کا مرکز ہیں۔ محبت بھرے چند الفاظ، ایک ساتھ چائے کا کپ، مختصر سی سیر یا خاموشی سے ان کے پاس بیٹھ جانا بھی ان کے دل کو وہ خوشی دے سکتا ہے جو دنیا کی بڑی سے بڑی آسائش نہیں دے سکتی۔

دادا، دادی، نانا اور نانی کسی خاندان کی صرف بزرگ شخصیات نہیں بلکہ اس کی تاریخ، تہذیب اور اخلاقی ورثے کے امین ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت نئی نسل کو وہ سبق سکھاتی ہے جو کسی نصابی کتاب میں نہیں ملتا۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں اور بزرگوں کے درمیان محبت اور احترام کا ایسا رشتہ قائم کریں جس سے بچے دعا، خدمت، انکساری اور خاندانی اقدار کو عملی طور پر سیکھ سکیں۔ کیونکہ بچے نصیحتوں سے زیادہ اپنے والدین کے کردار سے سیکھتے ہیں۔ اگر وہ اپنے والدین کو بزرگوں کی خدمت کرتے دیکھیں گے تو یہی حسنِ سلوک ان کی شخصیت کا حصہ بن جائے گا۔

خاندان کی اصل طاقت اس کی باہمی وابستگی میں ہوتی ہے۔ اگر مصروف زندگی میں بھی ہر ہفتے کچھ وقت صرف خاندان کے لیے مخصوص کر لیا جائے، ایک ساتھ بیٹھ کر گفتگو کی جائے، بزرگوں کو اپنی خوشیوں میں شریک رکھا جائے اور ان کے ساتھ محبت بھرے لمحات گزارے جائیں تو گھروں میں سکون، اعتماد اور اپنائیت کی فضا خود بخود قائم ہو جاتی ہے۔ بزرگوں کے چہروں پر ابھرنے والی ایک مسکراہٹ کبھی کبھی پورے گھر کے ماحول کو بدل دیتی ہے۔

بعض خاندانوں کو اللہ تعالیٰ خصوصی ضروریات رکھنے والے بچوں کی صورت میں ایک ایسی امانت عطا کرتا ہے جو بظاہر آزمائش محسوس ہوتی ہے، مگر حقیقت میں صبر، ایثار اور بے لوث محبت کی عظیم درسگاہ بن جاتی ہے۔ ایسے بچوں کی پرورش والدین سے غیر معمولی ہمت اور مستقل مزاجی کا تقاضا کرتی ہے۔ اس کٹھن سفر میں بزرگوں کی دعائیں، ان کی شفقت اور حوصلہ افزائی پورے خاندان کے لیے روحانی سہارا بن جاتی ہیں۔ وہ یاد دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہر امانت اپنے ساتھ رحمت، حکمت اور اجر بھی لاتی ہے، اور اس کی راہ میں کی جانے والی کوئی قربانی ضائع نہیں جاتی۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ زندگی کی تمام کامیابیاں وقتی ہیں، مگر والدین کی ایک سچی دعا انسان کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ بسا اوقات وہ راستے، جو انسانی تدبیروں سے بند دکھائی دیتے ہیں، بزرگوں کی دعا سے آسان ہو جاتے ہیں۔ ان کی رضا میں دل کا سکون، گھروں کی برکت اور نسلوں کی کامیابی پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر آسمانی تعلیم نے والدین کے احترام اور خدمت کو عبادت کے بعد بلند ترین اخلاقی ذمہ داریوں میں شمار کیا ہے۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ایک دن وہ کرسی خالی ہو جائے گی جہاں بیٹھ کر ہمارے والد یا والدہ ہر شام ہماری راہ دیکھا کرتے تھے۔ وہ ہاتھ، جو ہمارے سروں پر دعا کے لیے اٹھتے تھے، ہمیشہ کے لیے رک جائیں گے، اور وہ آواز، جو ہماری کامیابی پر سب سے پہلے دعا دیتی تھی، خاموش ہو جائے گی۔ اس وقت نہ دولت وقت کو واپس لا سکے گی، نہ مصروفیات دل کی خلش کو کم کر سکیں گی۔ انسان کے پاس صرف یادیں رہ جائیں گی، اور ان یادوں میں سب سے زیادہ تکلیف اُن لمحوں کی ہوگی جو وہ اپنے بزرگوں کے ساتھ گزار سکتا تھا مگر نہ گزار سکا۔

اس لیے محبت کے اظہار کو کل پر نہ ٹالیے۔ آج ہی اپنے والدین اور بزرگوں کے پاس بیٹھیں، ان کی باتیں سنیں، ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، بیماری میں ان کا سہارا بنیں، صحت میں ان کی خوشیوں کا سبب بنیں اور انہیں یہ احساس دلائیں کہ وہ آپ کی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے بزرگوں کی دعاؤں کو اپنی زندگی کا اثاثہ بنا لیتے ہیں، کیونکہ یہی دعائیں اندھیروں میں روشنی، آزمائشوں میں حوصلہ اور مایوسی میں امید کا چراغ بن جاتی ہیں۔

واقعی، انسان کی سب سے بڑی دولت بینک کے کھاتوں میں نہیں بلکہ ان ہاتھوں میں ہوتی ہے جو اس کے لیے خلوص سے دعا کرتے ہیں۔ اگر ہمارے والدین اور بزرگ آج ہمارے درمیان موجود ہیں تو ان کی قدر کیجیے، ان کے دل جیتیے اور ان کی دعائیں سمیٹ لیجیے، کیونکہ جب یہ نعمت رخصت ہو جاتی ہے تو پھر زندگی بھر دل میں ایک خاموش حسرت باقی رہ جاتی ہے، لیکن ان کی دعاؤں کی روشنی انسان کے سفرِ حیات کو ہمیشہ منور رکھتی ہے۔

کعبہ شریف کو غسل دینے کے آلات کی تیاری، وِرث انسٹی ٹیوٹ کا منفرد اقدام

کعبہ مشرفہ کو غسل دینے کی سالانہ پروقار تقریب میں استعمال ہونے والے آلات اس بار محض روایتی اشیاء نہیں تھے، بلکہ یہ رائل انسٹی ٹیوٹ فار ٹریڈیشنل آرٹس (وِرث) کی لیبارٹریز میں پچاس دنوں پر محیط تین سو گھنٹوں سے زائد کی انتھک محنت کا نتیجہ تھے۔ یہ ایک غیر معمولی قومی منصوبہ تھا جس میں طلبہ، ماہرینِ فن اور ہنرمندوں نے بیت العتیق کی خدمت کے اعزاز کو سعودی روایتی فنون کے احیاء کے ساتھ یکجا کیا۔

اس منصوبے پر عمل درآمد کا کام حرمین شریفین کے انتظامی امور کی نگران جنرل اتھارٹی کے ساتھ شراکت داری میں کیا گیا، جو کہ عالم اسلام کے سب سے اہم روحانی مناظر میں سے ایک کی خدمت کے لیے قومی اداروں کے مابین مہارتوں کے تبادلے اور باہمی تعاون کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

تربیت سے عملی میدان تک

یہ منصوبہ تدریسی کلاس رومز کی حدود سے نکل کر ایک تعلیمی سنگ میل ثابت ہوا۔ اس نے (وِرث) کے طلبہ کو کعبہ مشرفہ کو غسل دینے کی تقریب سے جڑے آلات کی تیاری میں براہِ راست حصہ لینے کا موقع فراہم کیا۔ طلبہ نے اپنی سیکھی ہوئی مہارتوں اور علم کو ماہرینِ فن کی زیرِ نگرانی انتہائی دقیق معیارات کے مطابق عملی مصنوعات میں تبدیل کیا۔ یہ نمونہ انسٹی ٹیوٹ کے اس فلسفے کی عکاسی کرتا ہے جس کا مقصد تعلیم کو عملی مشق سے جوڑنا اور تربیت حاصل کرنے والوں کو ثقافتی اور قومی اہمیت کے حامل میدانِ عمل میں تجربہ فراہم کرنا ہے۔

بیت العتیق کی خدمت میں ہنرمندی کا امتزاج

اس منصوبے میں کعبہ غسل کی تقریب میں استعمال ہونے والے متعدد آلات کی تیاری شامل تھی۔ اس کام میں سعودی روایتی فنون مثلاً دھات کاری، لکڑی کے کام اور ہاتھ کی کڑھائی کو یکجا کیا گیا، جس میں مقامی صنعت کی نفاست، معیار اور خوبصورتی نمایاں تھی۔

دھات کاری کے ماہر طالب علم سلطان الاسمری نے کعبہ مشرفہ کے غلاف پر موجود عربی خطاطی سے متاثر ہو کر زیورات اور نقش و نگار ڈیزائن کیے اور تیار کیے۔ جبکہ ہنرمند اور ٹرینر عبدالکریم الشہری نے لکڑی سے بنی کعبہ کی بخوردان (خوشبو دان) تیار کرنے کے ساتھ آلات لے جانے والی گاڑی کے ڈیزائن میں بھی حصہ لیا۔ اسی طرح ہنرمند اور ٹرینر منال بن دایل نے غسلِ کعبہ کے تولیے پر ہاتھ سے کڑھائی کا کام مکمل کیا، جو اس منصوبے کی باریکیوں میں روایتی مہارتوں کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔

ہنرمندوں کو بااختیار بنانا اور ثقافتی ورثے کا احیاء

یہ منصوبہ (وِرث) کے اس عزم کی عکاسی کرتا ہے جس کے تحت طلبہ اور ہنرمندوں کو دینی اور ثقافتی قدر کے حامل قومی منصوبوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ انہیں تعلیمی پہلو سے بڑھ کر عملی تجربہ فراہم کرتا ہے اور سعودی حرفتی ورثے کو عصری تقاضوں کے مطابق ڈھالنے میں مدد دیتا ہے، جس سے اس کی اصلیت برقرار رہتی ہے اور پائیداری کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

یہ منصوبہ ہنرمندوں اور باصلاحیت افراد کو بااختیار بنانے، اہم مواقع پر روایتی فنون کی موجودگی کو بڑھانے اور اسے قومی ثقافتی شناخت کے ایک حصے کے طور پر مستحکم کرنے کا ایک زندہ نمونہ ہے۔

وِرث: سعودی فنون کے تحفظ کا پلیٹ فارم

رائل انسٹی ٹیوٹ فار ٹریڈیشنل آرٹس (وِرث) جدید سہولیات سے آراستہ لیبارٹریز میں اپنے تعلیمی اور خصوصی پروگرام جاری رکھے ہوئے ہے، تاکہ زیرِ تربیت افراد عملی منصوبوں کے ذریعے تجربہ حاصل کر سکیں اور روایتی فنون کے شعبے میں ان کے لیے نئے افق کھل سکیں۔

یہ انسٹی ٹیوٹ سعودی روایتی فنون کے تحفظ، دستاویز سازی، ترقی، ہنرمندوں کو بااختیار بنانے اور نئی نسل کو ان فنون کو سیکھنے کی ترغیب دینے والے نمایاں قومی اداروں میں سے ایک ہے، جو مقامی اور عالمی سطح پر سعودی شناخت کو فروغ دیتا ہے۔

نسل کشی کی جنگ کے ایک ہزار دن مکمل ہونے پر مزاحمتی تنظیموں کی اتحاد کی اپیل

غزہ: فلسطینی مزاحمتی تنظیموں نے غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ کے ایک ہزار دن مکمل ہونے کے موقع پر مزاحمت کو تیز کرنے اور فلسطینی صفوں میں اتحاد کی اپیل کی ہے۔ اپنے بیان میں مزاحمتی تنظیموں نے جاری صورتحال کو ایک ایسی "مسلسل جنگ" قرار دیا ہے جس نے غزہ کی پٹی میں بڑے پیمانے پر تباہی اور سنگین انسانی بحران پیدا کر دیا ہے۔ تنظیموں نے نشاندہی کی کہ اس جنگ میں قابض دشمن نے اپنی عسکری طاقت کا بھرپور استعمال کیا، جبکہ اس کے باوجود وہ جنگ کے اعلانیہ اہداف حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے، جن میں آبادی کو بے گھر کرنے یا زمین پر نئی حقیقتیں مسلط کرنے کی کوششیں شامل تھیں۔ مزاحمتی تنظیموں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اسرائیل کے ساتھ محاذ آرائی سنہ 1948ء سے جاری ہے، اور موجودہ عسکری کارروائیاں غزہ، مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں جاری یہودی آبادکاری اور محاصرے جیسی اسرائیلی پالیسیوں کا ردعمل ہیں۔ بیان میں "فلسطینی عوام کے حقِ مزاحمت" پر زور دیا گیا اور مغربی کنارے، مقبوضہ بیت المقدس اور سنہ 1948ء کے علاقوں میں، بیان کے مطابق، الحاق اور توسیع پسندانہ آبادکاری کے منصوبوں کا مقابلہ کرنے کے لیے محاذ آرائی تیز کرنے کی دعوت دی گئی۔ مزاحمتی تنظیموں نے غزہ کی پٹی پر کسی بھی قسم کی "بیرونی سرپرستی" کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ غزہ کا نظم و نسق فلسطینیوں کا داخلی معاملہ ہے۔ انہوں نے فوری طور پر غزہ کے امور چلانے کے لیے ایک ٹیکنوکریٹ کمیٹی تشکیل دینے، نیز فلسطینی صفوں کو متحد کرنے اور قومی اداروں کی تعمیرِ نو کے لیے ایک جامع قومی مذاکرات شروع کرنے کی اپیل کی۔ بیان میں عرب اور اسلامی ممالک سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ وہ جنگ روکنے کے لیے دباؤ ڈالیں، فلسطینی نصب العین کے لیے عوامی اور سرکاری سطح پر حمایت کو فعال کریں، اور قابض دشمن کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات کی بحالی کو مسترد کریں۔ مزاحمتی تنظیموں نے اپنے بیان کا اختتام غزہ، مغربی کنارے اور اندرونِ فلسطین کے شہداء کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ان کی قربانیاں آنے والی نسلوں کے لیے "حوصلے اور تحریک کا ذریعہ" بنی رہیں گی۔

غزہ میں نسل کشی کے ایک ہزار دن میں انسانی المیے کی شدت

غزہ: حکومتی میڈیا آفس نے اعلان کیا ہے کہ نسل کشی کی جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک ایک ہزار دنوں میں غزہ کی پٹی میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 73 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے جو ہسپتالوں تک پہنچے، جبکہ تقریباً 9 ہزار 500 افراد اب بھی ملبے تلے یا

ایسی جگہوں پر موجود ہیں جہاں رسائی ناممکن ہے۔ یہ صورتحال بمباری کے تسلسل اور انسانی حالات کے شدید بگاڑ کے درمیان سامنے آئی ہے۔ میڈیا آفس نے جمعرات ایک بیان میں وضاحت کی کہ اسرائیلی عسکری حملوں میں 2 لاکھ 23 ہزار ٹن سے زائد بارود کا استعمال کیا گیا، جس کے نتیجے میں رہائشی محلوں اور اہم تنصیبات کو شدید نشانہ بنائے جانے کے باعث پٹی کا 90 فیصد سے زائد بنیادی ڈھانچہ اور اثاثے تباہ ہو گئے ہیں۔ بیان میں تصدیق کی گئی کہ شہداء میں بچوں اور خواتین کی تعداد سب سے زیادہ ہے، جس میں 21 ہزار 500 سے زائد بچے اور 12 ہزار 500 خواتین شامل ہیں، جبکہ 2 ہزار 700 خاندانوں کو سول رجسٹر سے مکمل طور پر مٹا دیا گیا ہے۔ بیان میں صحت کے شعبے کی مکمل تباہی کی نشاندہی کی گئی، کیونکہ براہ راست بمباری یا تباہی کے نتیجے میں 38 ہسپتال ناکارہ ہو چکے ہیں اور تقریباً 1 ہزار 700 طبی عملے کے ارکان شہید ہوئے ہیں۔ ادھر 1 لاکھ 73 ہزار سے زائد زخمی علاج کی شدید قلت کا شکار ہیں، جبکہ تقریباً 22 ہزار مریضوں کو علاج کے لیے پٹی سے باہر جانے سے روکا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قریب 20 لاکھ بے گھر افراد میں 21 لاکھ سے زائد متعدی بیماریوں کے کیسز ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ اسی ضمن میں طویل عرصے تک سرحدیں بند رہنے کی وجہ سے خوراک کا بحران شدت اختیار کر گیا ہے، جس کے باعث پٹی کو امداد کی فراہمی سے محروم رکھا گیا، جس نے تقریباً 6 لاکھ 50 ہزار بچوں کو غذائی قلت کے خطرے سے دوچار کر دیا ہے، اور 58 ہزار 800 سے زائد بچے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک سے محروم ہو چکے ہیں۔ بیان میں مزید بتایا گیا کہ تعلیمی شعبے کو بھی وسیع تباہی کا سامنا ہے، تمام اسکولوں کو نقصان پہنچا ہے اور 6 لاکھ 20 ہزار سے زائد طلبا تعلیم سے محروم ہیں، اس کے علاوہ کارروائیوں کے دوران 20 ہزار سے زائد طلبا شہید ہوئے۔ بیان میں اس بات کی تصدیق کی گئی کہ تباہی نے 4 لاکھ 10 ہزار سے زائد رہائشی یونٹوں کو بھی متاثر کیا، ہزاروں کلومیٹر بجلی کے نیٹ ورک کو تباہ کیا، 1 ہزار 47 مساجد کو نشانہ بنایا، اس کے علاوہ زرعی شعبے کو بھی شدید نقصان پہنچا جو 87 فیصد تک سکڑ گیا، جس کے نتیجے میں 80 ارب ڈالر سے زائد کا براہ راست معاشی نقصان ہوا ہے۔ میڈیا آفس نے عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ عسکری کارروائیوں کو روکنے، سرحدیں کھولنے، اور بغیر کسی رکاوٹ کے انسانی وطبی امداد کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کریں، اور ان خلاف ورزیوں کی قانونی ذمہ داری قابض اسرائیل اور اس کے حامی ممالک پر عائد کی۔ بیان میں انسانی صورتحال کے مسلسل بگاڑ اور زمین پر مؤثر مداخلت کے فقدان کے پیش نظر پٹی کی امداد اور تعمیرِ نو کے لیے ایک جامع منصوبہ شروع کرنے کے لیے فوری عربی اور اسلامی اقدام پر زور دیا گیا، اور اس بات کی تصدیق کی گئی کہ نقصانات کی وسعت کے باوجود یہ پالیسیاں مستقل حقیقت مسلط کرنے میں کامیاب نہیں ہوں گی۔

سنہ 2026ء کی پہلی ششماہی کے دوران مقبوضہ بیت المقدس میں 11 فلسطینی شہید، 866 گرفتار

القدس گورنری کی جانب سے جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق، سنہ 2026ء کی پہلی ششماہی کے دوران مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیل کے مظالم اور مقدس مقامات کی بے حرمتی کے واقعات میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں 11 فلسطینی شہید، 191 زخمی اور 866 شہری گرفتار ہوئے۔

شہداء: القدس گورنری نے اطلاع دی ہے کہ 11 فلسطینی شہید ہوئے، جن میں سے تین یہودی آبادکاروں کی گولیوں سے اور آٹھ قابض فوج کی فائرنگ سے جاں بحق ہوئے۔ شہداء میں دو ایسے مزدور بھی شامل ہیں جنہیں قابض فوج نے اس وقت نشانہ بنایا جب وہ الرام قصبے میں نسلی دیوارِ امتیاز کے قریب اپنے کام کی جگہ پر جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

زخمی: رپورٹ میں 191 افراد کے زخمی ہونے کا اندراج ہوا، جن میں 37 فلسطینی مزدور شامل ہیں۔ زخمیوں میں بچے، خواتین، مزدور اور ایک مسیحی پادری بھی شامل ہیں۔ یہ زخم براہ راست گولیوں، ربڑ کی گولیوں، تشدد، آنسو گیس، گاڑیوں تلے روندے جانے اور پتھراؤ کے نتیجے میں آئے۔

مسجد اقصیٰ: مسجد اقصیٰ میں غیر معمولی کشیدگی دیکھی گئی۔ 25 ہزار 604 یہودی آبادکاروں نے دھاوا بولا، جبکہ نام نہاد 'سیاحت' کی آڑ میں 5 لاکھ 24 ہزار 912 افراد اندر داخل ہوئے۔ مارچ کے مہینے میں مسجد کے مکمل بندش جیسے سخت اقدامات کیے گئے، جبکہ تلمودی رسومات کی ادائیگی، قربانیوں کی کوششیں، دھاووں کے دورانیے میں توسیع اور صحن میں قابض ریاست کے جھنڈے لہرانے کے واقعات میں اضافہ ہوا۔

یہودی آبادکاروں کا مسجد اقصیٰ پر دھاوا، تلمودی رسومات کی ادائیگی

غزہ: درجنوں یہودی آبادکاروں نے جمعرات کی صبح قابض اسرائیل کی سکیورٹی کے سخت حصار میں مسجد اقصیٰ کے صحن میں دھاوا بول دیا اور وہاں تلمودی رسومات ادا کیں۔ مقدسی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ یہودی آبادکاروں کے گروہوں نے باب المغاربہ کے راستے مسجد اقصیٰ میں داخل ہو کر اشتعال انگیز گشت کیا اور قبۃ الصخرہ کے قریب تلمودی رسومات ادا کیں۔ یہودی آبادکاروں کے گروہوں نے 17 جولائی سنہ 2025ء کو مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے والی کچھ یہودی خواتین کی ایک تصویر بھی جاری کی ہے، جن میں وہ نام نہاد ہیکل کی تعمیر اور سنہ 2016ء میں ہلاک ہونے والی ہلیل یافیہ ایریل' کی یاد منانے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے والے انتہا پسندوں کی طرف سے خلاف ورزیاں جاری ہیں، جن میں اجتماعی دعائیں، گانا بجانا، رقص کرنا، قابض ریاست کا جھنڈا لہرانا اور مغربی راہداری پر تصاویر بنانا شامل ہے۔ قابض دشمن مسجد اقصیٰ میں نماز کے لیے آنے والوں پر بھی سخت پابندیاں عائد کر رہا ہے، جس کے لیے چیک پوائنٹس کا استعمال، لوگوں کو دور رکھنا اور بیت المقدس اور اندرونِ فلسطین کے رہائشیوں کے لیے مشکلات پیدا کرنا معمول بن چکا ہے۔ فلسطینیوں اور اہل بیت المقدس کی جانب سے ایک بار پھر یہ اپیل کی گئی ہے کہ بیت المقدس اور اندرونِ فلسطین کے رہائشی مسجد اقصیٰ کے صحن میں پہنچیں اور وہاں قیام پذیر ہوں۔ ان عوامی اور مقدسی اپیلوں میں اندرونِ فلسطین اور مغربی کنارے کے ان تمام شہریوں پر زور دیا گیا ہے جو بیت المقدس تک پہنچ سکتے ہیں کہ وہ مسجد اقصیٰ میں بڑی تعداد میں پہنچ کر وہاں کی فضا کو آباد کریں، تاکہ اس عظیم مذہبی موقع کو زندہ کیا جا سکے اور اس کے عربی و اسلامی تشخص کو مٹانے کی کوششوں کے خلاف مسجد کے روحانی و جذباتی پہلو کو مضبوط کیا جا سکے۔

”ہم اس پر بلا کسی فائدے کے رقم خرچ کر رہے ہیں“، ٹرمپ کی نیٹو پر دوبارہ تنقید

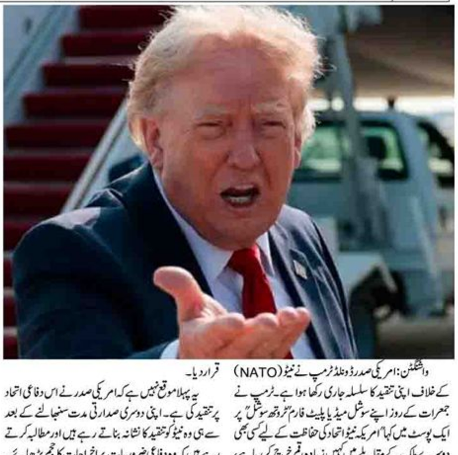

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے نیٹو (NATO) کے خلاف اپنی تنقید کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ ٹرمپ نے جمعرات کے روز اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ٹروتھ سوشل" پر ایک پوسٹ میں کہا "امریکہ نیٹو اتحاد کی حفاظت کے لیے کسی بھی دوسرے ملک کے مقابلے میں کہیں زیادہ رقم خرچ کر رہا ہے، اور اس کے بدلے میں اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو رہا۔"

انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ نے 999 ارب ڈالر خرچ کیے ہیں، جبکہ برطانیہ نے 90.5 ارب ڈالر، فرانس نے 66.5 ارب ڈالر، اٹلی نے 48.8 ارب ڈالر اور پولینڈ نے 44.3 ارب ڈالر خرچ کیے۔ انہوں نے کہا کہ جرمنی سمیت دیگر ممالک اس سے کہیں کم رقوم خرچ کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی بات کا اختتام کرتے ہوئے اس معاملے کو "ناقابل یقین" قرار دیا۔

یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ امریکی صدر نے اس دفاعی اتحاد پر تنقید کی ہے۔ اپنی دوسری صدارتی مدت سنبھالنے کے بعد سے ہی وہ نیٹو کو تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں اور مطالبہ کرتے رہے ہیں کہ وہ دفاعی ضروریات پر اخراجات کا حجم بڑھائے۔ انہوں نے کئی بار نیٹو سے نکل جانے کی دھمکی بھی دی ہے۔

اس کے علاوہ ٹرمپ نے اس امکان کا بھی اشارہ دیا ہے کہ اگر نیٹو کا کوئی رکن ملک مدد طلب کرے تو ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں فوجی مدد فراہم نہ کریں۔

تاہم ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جنگ شروع ہونے اور آبنائے ہرمز کی بندش کے بعد سے انہوں نے اپنی تنقید میں شدت پیدا کر دی ہے۔ ٹرمپ نے نیٹو ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس اہم اور تزویراتی آبی گزرگاہ کو کھولنے میں اپنا حصہ ڈالیں، لیکن زیادہ تر یورپی ممالک نے اس سے گریز کیا ہے، جس سے ان کے غصے میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

انڈونیشیا: علیحدگی پسند باغیوں نے امریکی پائلٹ کو گولیوں سے بھونا، طیارے کو آگ لگادی

جکارتہ: جکارتہ سے میڈیا ابلاغ کی رپورٹ کے مطابق انڈونیشیا کے شورش زدہ مشرقی صوبے پاپوا میں آج جمعرات کو علیحدگی پسند باغیوں نے ایک امریکی پائلٹ نکولس ایف گوسیلن کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور اس کے بعد غیر فوجی طیارے کو نذر آتش کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق اس واقعے کی تصدیق انڈونیشیا کی علیحدگی پسند مسلح جماعت ویسٹ پاپوا نیشنل لبریشن آرمی کے ترجمان سیبی سامبوم نے اپنے ایک بیان میں کی ہے۔ طیارے نے پاپوا صوبے کے ضلع ہائی یاہوکیمو میں لینڈنگ کی تھی۔ باغیوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر انڈونیشیا نے ان کے زیرِ اثر علاقوں میں سویلین طیاروں کی پروازیں جاری رکھیں تو ایسے حملے مزید کیے جائیں گے۔ ابھی تک انڈونیشیا میں امریکی سفارت خانے نے اس واقعے پر فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ ادھر انڈونیشیا کی ٹرانسپورٹ کی وزارت نے بتایا ہے کہ یہ طیارہ وامینا سے یاہوکیمو جا رہا تھا اور لینڈنگ کے فوراً بعد اس سے رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔ ان کے بقول یہ طیارہ مقامی فضائی کمپنی کی ملکیت تھا جو پاپوا کے دور دراز علاقوں میں خوراک، ایندھن، ڈاک اور دیگر ضروری سامان پہنچانے کی خدمات انجام دیتی ہے۔ دوسری جانب انڈونیشیا کی مشترکہ پولیس اور فوجی آپریشنز کے ترجمان یوسف سوتیجو نے تصدیق کی ہے کہ یاہوکیمو کے ایک ہوائی اڈے پر ایک جلا ہوا طیارہ ملا ہے جسے ایک امریکی پائلٹ اڑا رہا تھا۔ انھوں نے مزید کہا کہ تا حال اس بات کی سرکاری تصدیق نہیں کی جا سکتی کہ طیارے پر حملہ علیحدگی پسندوں نے کیا تھا اور آیا پائلٹ ہلاک ہو چکا ہے؟

شام کی پارلیمنٹ میں مقرر کی گئی 15 خواتین ارکان کون ہیں؟

دمشق: صدر مملکت احمد الشرع کی جانب سے شامی پارلیمنٹ کے لیے نامزد کیے گئے اضافی ایک تہائی ارکان میں خواتین کی نمائندگی 21 اعشاریہ 4 فیصد رہی۔ صدر نے 70 نامزد ارکان میں 15 خواتین کو شامل کیا، جس کے بعد عبوری پارلیمنٹ میں خواتین کی مجموعی تعداد 22 ہو گئی۔

اس عبوری پارلیمنٹ کی مدت ڈھائی سال ہے، جس میں توسیع بھی کی جا سکتی ہے۔ اعلان کردہ نمایاں خواتین ارکان میں معروف شامی اداکارہ روزینا اللاذقانی بھی شامل ہیں، جن کا تعلق صوبہ حماہ سے ہے۔

شامی صدر احمد الشرع پارلیمنٹ میں (آرکائیو تصویر - رائٹرز)

انہوں نے الہیبہ، عزت کا چوک، یاسمین کے انتظار میں، سخت نگرانی، سرخ، بہت سیاہ کوا، بدیعہ کی اولاد۔ سمیت متعدد مقبول شامی ڈراموں میں اداکاری کے جوہر دکھائے ہیں۔ فہرست میں سماجی کارکن عائشہ الدبس کا نام بھی شامل ہے، جو بشار الاسد حکومت کے خاتمے کے بعد نئی شامی انتظامیہ میں دفترِ امورِ خواتین کی سربراہ مقرر ہونے والی پہلی خاتون تھیں۔

بعد ازاں خواتین کے کردار اور شرعی حوالوں سے ان کے بعض بیانات پر وسیع بحث بھی ہوئی۔ اسی طرح ہدیٰ الاتاسی کو بھی پارلیمنٹ کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔ وہ حمص سے تعلق رکھنے والی ماہرِ تعمیرات اور خواتین و بچوں کے حقوق کی کارکن ہیں۔ وہ اس قومی کانفرنس کی تیاری کرنے والی کمیٹی کی رکن بھی رہ چکی ہیں، جو حکومتِ اسد کے خاتمے کے چند ماہ بعد منعقد ہوئی تھی۔

نمایاں ناموں میں اسراء المشہور بھی شامل ہیں، جن کا تعلق دیر الزور سے ہے۔ وہ مٹی کے علوم اور نباتات کی غذائیت کی ماہر ہیں اور اس سے قبل جنرل اتھارٹی فار ایگریکلچرل سائنٹیفک ریسرچ میں محقق اور شعبہ جاتی سربراہ کے طور پر خدمات انجام دے چکی ہیں۔ ان کی متعدد تحقیقی مقالات سائنسی جرائد میں بھی شائع ہو چکی ہیں۔

نامزد خواتین ارکان میں جامعات سے وابستہ شخصیات اور قانونی ماہرین بھی شامل ہیں۔ ان میں لارا قدید کا تعلق دمشق کے نواحی علاقے سے ہے اور وہ اعلیٰ تعلیم کے شعبے کی محقق کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ وہ تعلیمی اور تربیتی پالیسیوں سے متعلق متعدد سماجی اور ترقیاتی اقدامات میں بھی شریک رہی ہیں۔

فہرست میں میڈونا بشارہ بھی شامل ہیں، جن کا تعلق دمشق سے ہے۔ وہ انسانی حقوق، خواتین کے مسائل اور سماجی و فلاحی سرگرمیوں میں اپنی خدمات کے باعث معروف ہیں۔

اسی طرح حنان ابراہیم البلخی کو بھی پارلیمنٹ کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔ وہ 1976 میں دمشق میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے دمشق یونیورسٹی کے کلیۂ ادبیات سے عربی زبان میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی، جبکہ ناروے کی اوسلو یونیورسٹی سے مشرقِ وسطیٰ اور نوآبادیاتی دور کے بعد کے مطالعات (Postcolonial Studies) میں ماسٹرز کیا۔ حنان البلخی 2011 میں شامی قومی کونسل کے قیام کے وقت اس کی رکن رہیں، جبکہ بعد ازاں وہ شامی قومی اتحاد (سیرین نیشنل کولیشن) میں بھی شامل ہو گئیں۔

سابقہ زیرِ حراست خاتون

سابقہ زیرِ حراست رہنے والی شخصیات سمیت مختلف سماجی خواتین کو بھی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اس فہرست میں سماجی شخصیات بھی شامل ہیں، جن میں نجوۃ قصاص شامل ہیں، جو حلب کی رہائشی ہیں اور ترقیاتی منصوبوں اور خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے لیے مشہور ہیں۔ اسی طرح اسماء فرحان السباعی بھی شامل ہیں، جو ایک یونیورسٹی گریجویٹ ہیں اور اپنی والدہ کے ساتھ تقریباً 4 سال تک قید میں رہ چکی ہیں اور سماجی سرگرمیوں کے لیے جانی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ دعوۃ عبدالحمید الاحدب بھی شامل ہیں، جو ایک مذہبی شخصیت کی بیٹی ہیں جن کا حماہ صوبے میں خاص مقام ہے۔ یہ فہرست صرف انہی ناموں تک محدود نہیں رہی، بلکہ ساحلی علاقوں سے بھی خواتین شامل کی گئی ہیں، جن میں سمیۃ مراد مراد شامل ہیں اور خواتین وکیلوں میں سمیرۃ ایمن الوتار نمایاں ہیں۔ دیگر کم معروف شخصیات میں مرفت صبحی توتو، نجوۃ قصاص، فاطمۃ حیدر اور فاطمۃ الیوسف بھی شامل ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ دو تہائی ارکان کے انتخاب کے بعد "مکمل ایک تہائی" کے اعلان کے ساتھ مجلس الشعب کے اراکین کی کل تعداد 210 ہو جاتی ہے، جن میں 140 منتخب اراکین اور 70 وہ اراکین شامل ہیں، جنہیں صدرِ جمہوریہ نامزد کرتا ہے اور یہ سب ایک عارضی انتخابی نظام کے تحت ہوتا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ”صحافت“ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔